کلام الشیوخ شیوخ الکلام

بفضل حافظ حقیقی دیوان مبارک ارشادی زبان ولایت بیان پناه عالمیان شاه جهانیان
عارف بالله معشوق الله الولی الهادی حضرت صاحب قبله خواجه حافظ محمد حبیب علیشاه چشتی رضوی
المدنی الحیدرآبادی ادام الله تعالی برکاتهم و فیضانهم علینا الی یوم الدین

دیوان مبارک ثانی

بسعی تمام و صحیح مالا کلام المتوکل الی ربه المعین شیخ حاجی برهان الدین المتوطن بدالبوسه
ساکن المغفور که غلام حضرت پیر حافظ حبیب دام برکاتهم در سنه ۱۳۰۱ هجریه المقدسه بجزیرهٔ
معموره بمبئی طبع شد

در مطبع مخدوی المرتضوی واقع بمبئی طبع شد

باب الالف

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر وبک نستعین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مین تری در کا گدا ہون میرے خواجہ بابا
نام پر تیری فدا ہون میرے خواجہ بابا

طالب وصل ہون دیدار کا ارمان ہے مجھے
دام الفت مین پھنسا ہون میرے خواجہ بابا

جلد دلوادو مجھی خواجہ عثمان کے لیے
تمسے جو چاہ رہا ہون میرے خواجہ بابا

بادشاہ چھوڑ کے اور کو پہ رکو اپنی
ہین تری در پہ پڑا ہون میرے خواجہ بابا

شہ سلیمان کے لیے میری ہو تقصیر معاف
سر بسر جرم و خطا ہون میرے خواجہ بابا

مجکو اجمیر ہے کعبہ میرا قبلہ اجمیر
تیرا دیوانہ بنا ہون میرے خواجہ بابا

اس حبیب دلخستہ کو عنایت کیجے
ہانکتا در پہ کھڑا ہون میرے خواجہ بابا

یا نظام الحق والدین اولیا
چشم رحمت سے ادہر دیکھو ذرا

ہیں اپنی اپنی حاجتیں لیکر کے سب
در پہ حاضر ہین تیری شاہ و گدا

ہے نہیں تیرے سوا میرا کوئی
چھوڑ کر یہ در کہان جاؤن بھلا

شیئاً انظر الی احوالنا
اس ضعیف خستہ کی کیجے دوا

تیرا سلطان السلاطین نام ہے
کر میری بہر خدا حاجت روا

عاجز و مسکین تری در کا غریب
شیئاً امی ابی روحی فداک
در پہ پڑے کی دستگیری کیجے
رحمۃ للعٰلمین مجھ پر رحم

کیا تیرا دربار ہے صلّ علیٰ
مرحبا یا نور عینی مرحبا
آبرو عزت میری رکھیے ذرا
جلد لیجیگا برائے مصطفیٰ

عاجز و مسکین حبیب خستہ کا
دو جہان مین کون ہے تیری سوا

نہ کچھ پروا ستایش کی نہ طالب نیکنامی کا
ازل سے حق کیا ہی جاکرو صاحبکان حشمت
خدا خود پاس ہے بیشک رگ جان سے قریب اپنے
قیامت تک نہ پورا ہو جو چھیڑون ذکر مین اسکا
کیا خود وقت مجکو آج تیری لن ترانی نے

بہر و شاد و عالم مین مجھے انکی غلامی کا
فلک کو رشک آتا ہی مری عالیمقامی کا
اوسی کو دوجہون سمجھون تو سب ہی اپنی خامی کا
سکینہ پر روشن انکی عنایات مدامی کا
فسونگر تو نہیں کیا ڈھنگ ڈالا ہمکلامی کا

لڑا اگر آنکھہ ہمسی یار نے نشتر یہ فرمایا
رکہا ہی عین کعبہ مین خط تیری غلامی کا

کلیجہ پڑا ہی شاہونکی کہ مطلب انکی برفن سے
ہون گستاخ افضلی فخری نصیری اور نظامی کا

کہیگی آرزو اللہ برلائی قیامت مین
کہ اپنی ہاتھہ سے دامن پکڑلون اپنی حامی کا

١٥ — ١٦

خداوندا حبیب جامی کے اوپر رحم ہو تیرا
مین عاجز ہون کمینہ خواجہ بو اسحاق شامی کا

جہان مین کون ہی کہئے مثال حافظ کا
کہ بے مثال ہی عز و جلال حافظ کا

یہ لن ترانی کی آتی ہی پیہ پی آواز
جو ڈہونڈلی چاہا کہ دیکہون جمال حافظ کا

نصیب ہوئیگی تب اتحاد کی نسبت
مدام کہئے تو دلمین خیال حافظ کا

تمام جسم مین ہو اونکی آنکھہ کی تاثیر
کہ محو دید ہی بس بال بال حافظ کا

ملا ہی جسکی سبب سی فنا فی الشیخ
وصال حق ہی انہین بس وصال حافظ کا

کدہر ہی تو دلِ وحشی کہا ہمارا مان
جمالی دلمین تو اپنی جمال حافظ کا

ہزاروں طائرِ دل دم مین صید ہونے لگے
اوچاٹ ہو دل جا کے باغ جنت مین
کسی بشر کے تئین اسقدر کہان رتبہ

بچھایا کونسا صیاد جال حافظ کا
جو یاد آنے لگا خط و خال حافظ کا
خدا سے ہی نہین معلوم حال حافظ کا

۴

فقط حبیب خطاوار ہے تو کیا ہوا
ہر اک غلام ہی صاحب کمال حافظ کا

۵

جو ہے اسم حافظ محمد علی کا
نحو صرف اس مدرسہ مین نہین ہے
یہان طالبِ علمِ حق کا سبق ہے

وہ ہی نام اللہ محمد علی کا
یہان ذکر ہے فعل اور فاعلی کا
سدا ہو رہا عارفی کاملی کا

۹

حبیب علی ہے غلامِ کمینہ
وصی کے وصی کا خدا کے ولی کا

٦

دلا تو نام لیا کر مدام حافظ کا
ہے تیری خانۂ دل مین مقام حافظ کا

ہوا جو اوسکی گہرانے مین داخل بیعت
عزیزو اوسکو کہو تم سلام حافظ کا

یہ بعد مرگ کے جنت مین حورین کہتی ہین
یہ کون آتا ہے دیکہو غلام حافظ کا

اگر ہے طالب مولی جمالی برزخ شیخ
خیال مین تو رکہہ صبح و شام حافظ کا

برائے دفع مہمات کے ولا ہر شب
ہزار بار پڑہا کر تو نام حافظ کا

جلانا مردہ دلونکو ٹہونکی ہین تیر الفیہ
سنبہال کر تو نکی کرنا ہے کام حافظ کا

ہے دنیا دار یہان کا فقیر سے بہتر
ہزار ریختہ سے بہتر ہے خام حافظ کا

یہ اتصال کہ ہین جسم ہون تو وہ ہی سوچ
یہ میری جان ہے ہمین قیام حافظ کا

خدا کے حکم سے وقت سوال ہونگا
حبیب بندہ عاجز غلام حافظ کا

یا میری حافظ یا میرے مولی انظر الینا ارحم علینا

تیری سوا ہے کون میرا انظر الینا ارحم علینا

حاجت روائی اوسکی ہوئی ہی مشکل کشائی اوسکی ہوئی

جو وقت مشکل درو کے بولا انظر الینا ارحم علینا

تیرے سوائے یا شیخ عالم ہی کون میرا دو نون جہانمین

کونین مین ہی تیرا بہروسا انظر الینا ارحم علینا

اپنی حبیب خستہ کی اوپر رہے دو عنایت تیری شفقت

مین ہون تمہارا مین ہون تمہارا انظر الینا ارحم علینا

غزل
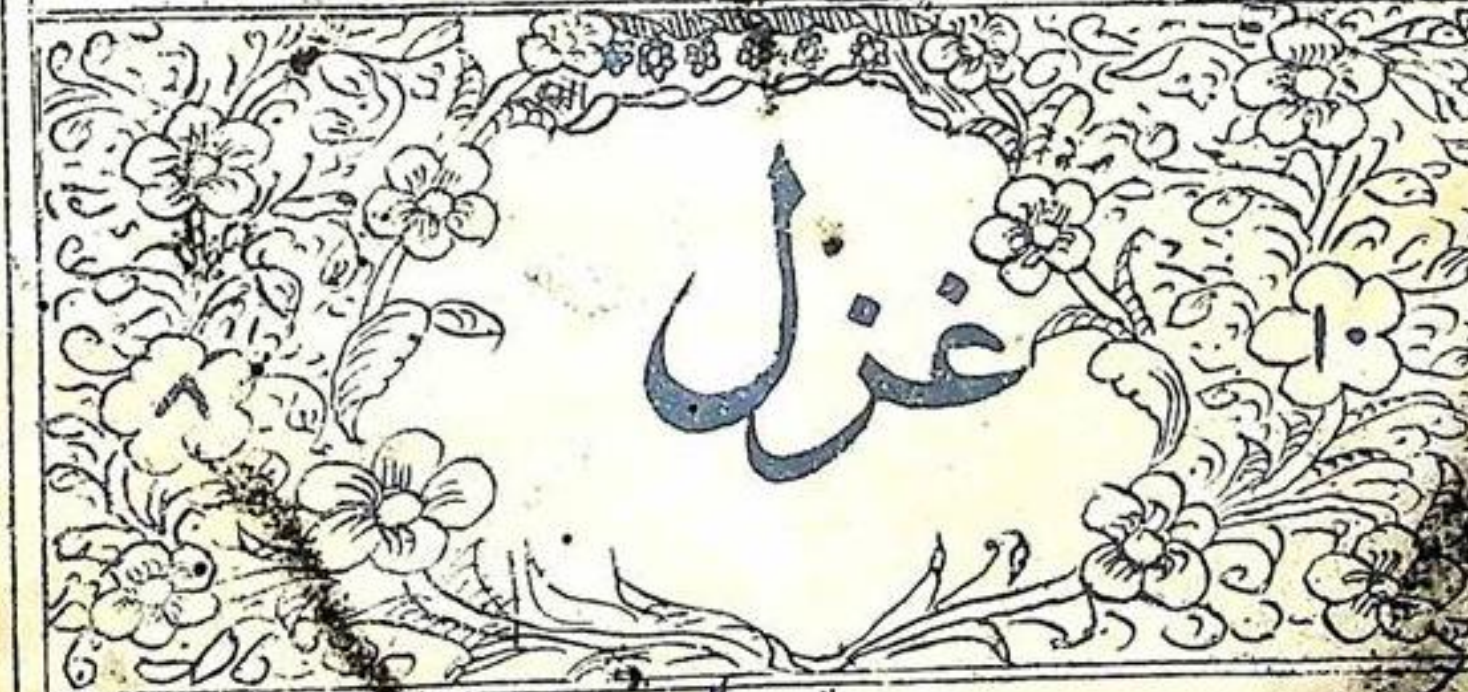
اگر لیوے پیارا ہمارا | چمک جاوے دم مین ستارا ہمارا

مجہے بولتے ہین سگ گوہی حافظ | دلا اوج پر ہے ستارا ہمارا

غضب ناز و انداز غمزے بلاکے | یہ معشوق ہے رشک لیلی ہمارا

اگر تم نہ ہو تو پھر کون ڈہوکے | بھلا کون ہے بولو شیخا ہمارا

مجھے دیکھ ہنس ہنسکے وہ شوخ بولا | ہے گردن مین الفت کا رشتا ہمارا

مجھے اپنے یارونکا دلوادے صدقہ | تو ہے بندا مولی کا ہے شہنشا ہمارا

ہے کاری ہو کچھ پھانک لوادو درد | کہ تو پیر جانے ہے مولا ہمارا

خیالی ہے بس ہین خیال صنم مین | بڑہا اکسقدر اب تو سودا ہمارا

مین صدقے زبان سے ذرا تا بولو | حبیب علی ہے یہ کتا ہمارا

دیا مین وہی اپنے یارونکا صدقہ | کدہر جائے اب یہ بیچارا ہمارا

غزل

۴ | ۹

ہون سگ مین اونکی گلی کا | خواجہ حافظ محمد [illegible] کا

مین نے مانگا وہ مجکو دلایا | کام اوسکا تہا جا علی کا

یار و نعمت یہان لٹ رہی ہے — وقت اب یہ نہین غافلی کا

۱۰ — ہے حبیب کمین نام لیوا
آل احمد خدا کے ولی کا — ۱۰

یا نظام الحق والدین اولیا — چشم رحمت ادہر دیکہو ذرا

اپنی اپنی حاجتین لیکر کہے سب — در پہ حاضر ہین تیری شاہ و گدا

ہے نہین تیرے سوا امید کوئی — چہوڑ کر یہ در کہان جاؤن بہلا

شیخنا انظر الی احوالنا — اس ضعیف خستہ کی کیجئے دوا

تیرا سلطان السلاطین نام ہے — کر میری بہر خدا حاجت روا

عاجز و مسکین تیری در کا غریب — کیا تیرا دربار ہے صل علے

شیخنا امی ابی روحی فداک — مرحبا یا نور عینی مرحبا

در پڑے کی دستگیری کیجئے — آبرو عزت میری رکہئے ذرا

رحمۃ للعلمین مجھپر رحم | جلد کیجئے کا برائے مصطفیٰ

۱۳ عاجز و مسکین حبیب خستہ کا ۱۱
دو جہان مین کون ہی تیرے سوا

رحم کیجئے مجھپہ یا شاہ مینا | کہ دیکھو نہ ڈوبے ہمارا سفینہ
کرون کیا مین لیکر کے باغ ارم کو | مجھے رشک جنت ہی اسدر کا زینہ
دیکھو غیر پر ہی اب سخت مشکل | مدد شاہ مینا مدد شاہ طیبہ
خدا کے سوا غیر کو مین نہ دیکھون | غبار دوئی سی رہے صاف سینہ
نکالو میرے دل سے زنگ دوئی کو | چمک جائے اب میرے دل کا نگینہ
غریبونکو دیجئے مراد دلی | جو ہوتی ہین حاضر بروز آدینہ
مجھے گنج مخفی سے کچھ دیجئے | ہون محتاج بہر دیجئے میرا خزینہ
میرے دلمین دیجئے محبت خدا کی | نکلجائے سب مجھمے یہ حرص و کینہ

مین نادان ہون مجھکو آتا نہین
سکھادو مجھے اپنے گھر کا قرینہ

یہ مفلس جو کچھ مانگتا ہے ملے
مرے سجدہ گاہ ہی تیری در کا زینہ

ہے اللہ جمیل یحب الجمال
کھڑے ہین تیری در پہ سارے حسینہ

معطر کرو جسم خاکی کو مرے
عوض عطر کے اپنا دیجے پسینہ

۸ رہے حشر تک میرا روشن چراغ
مدد شہ صفی شہ سعد شاہ مینا ۱۲

مین تیرا ہون تو میرا اُنظُر اِلینا یا مولی

بحر سے کب ہے قطرہ جدا اُنظُر اِلینا یا مولی

دیکھو میرا خستہ حال ہجر کے غمسے دلپہ ملال

آپ سوا ہے کون میرا اُنظُر اِلینا یا مولی

عرض ہے تمسے عالیجناب میری مدد کو پہونچو شتاب

جسنے حکومت تمکو دیا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

جلدی سن میری فریاد شاہا کر میری امداد

پھر امام علی رضا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ
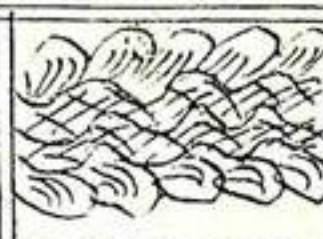
اپنا صدقہ دلوادے جام وصلت پلوادے

یہ سائل ہے در پہ کھڑا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

شاہ خیر آباد کرو یہ دل غمگین شاد کرو
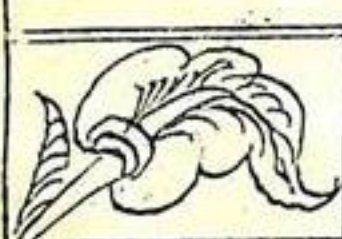
آپکے در کا مین ہون گدا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

شکل دکھا دے اپنی ذرا تڑپ رہا ہے دل میرا
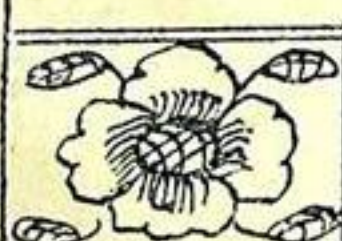
نقاب منھ سے کرکے وا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

ہے یہ بھکاری خستہ جلیب مانگ رہا ہے تجھسے غریب

صدقہ اپنا اسکو دلا اُنظُر اِلَینا یا مولیٰ

ردیف باء موحدہ

۱۴

۱۳

دیوانہ پن پیدا ہوا مخدوم سید خورداب
مری طرف دیکھو ذرہ مخدوم سید خورداب

جو ہے تو اسا آپ کا وہ پیر و مرشد ہے میرا
جسپر ہوا ہون مبتلا مخدوم سید خورداب

طفلی مین آیا اونکی دراب ہے ضعیفی سبر
سن لیجے میرا ماجرا مخدوم سید خورداب

خویش و برادر چھوڑکر جو آپڑا ہون اوسکے در
کچھ خیر ملجائے بھلا مخدوم سید خورداب

باقر امام پنجتن جو اونکے پوتے آپ ہو
مری کرو حاجت روا مخدوم سید خورداب
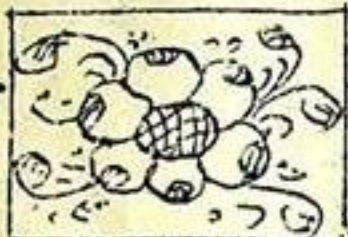
مخدوم سید ماہ کی خاطر سے اب سن لیجے

ملجا ہے میرا بادشاہ مخدوم سید خورداب

حافظ محمد اور علی چشتی نظامی کہیرو ے

ہون نام پر اونکے فدا مخدوم سید خورداب

میری سفارش کیجے اپنے نواسے ذرہ

در کا ہون اونکے مانگتا مخدوم سید خورداب

حافظ ہمارے پیر ہین حافظ ہمارے رہنما

حافظ کے ہون در کا گدا مخدوم سید خورداب

صدقہ نواسے کا تیرے کچہہ بہیک مجکو اب ملے

سائل ہون ہین در پر کہڑا مخدوم سید خورداب

اب اندنون لاچار ہون اور عشق کا بیمار ہون

میرے کرو جلدی دوا مخدوم سید خورد اب

تیرے نواسے کا گدا جائے کدہر وہ بے نوا

دیکھو ادہر بہر خدا مخدوم سید خورد اب

ملجائے میرا بادشاہ ملجائے میرا پیشوا

ملجائے میرا رہنما مخدوم سید خورد اب

عاشق حبیب خستہ پر حافظ کی ہووے ایک نظر

ہون جان و دل سی مین فدا مخدوم سید خورد اب

۱۰ ردیف تاء فوقانی ۱۴

میرے حافظ کی ہے جسپر شفقت
خدا کی ہے بہت اوسپر عنایت

میرے حافظ سے ہے جسکو محبت
اوسیکی واسطے ہے دین کی ثروت

محمد اور علی حافظ ہین میرے
مجھے درکار ہے اونکی حفاظت

میرے حافظ کا جو کوئی گدا ہے
اوسی دونون جہان مین ہیگی نصرت

میرے حافظ کا جو ہے نام لیوا
ہے دائم اوسکے اوپر حقکی رحمت

محمدؐ اور علیؓ کا جو ہے کُتّا
اوسی ہے شیر سے بڑکے شرافت

یہی ایمان ہے یہی ایمان ہمارا
محمدؐ اور علیؓ کی دلسے الفت

بھری ہے خانہ دل مین ہمارے
محمدؐ اور علیؓ کی ہے جو دولت

غلامونکو اونھوکے روز محشر
محمدؐ اور علیؓ کی ہے حمایت

حبیبِ خستہ پر یارب زدنی
محمدؐ اور علیؓ کی ہووے اُلفت

۸ ۱۵

ردیف دال مہملہ

اگرچہ نہین ہین خدا پیر و مرشد
خدا سے نہین ہین جدا پیر و مرشد

فنا اسقدر ہوگئی ذاتِ حق مین
ہے شانِ فنا مین بقا پیر و مرشد

چلا جائیگا باغ جنت مین بیشک
جو دل مین ہو تیری دلا پیر و مرشد

مجھے فخر دین شہ سلیمان کی خاطر
ذرا اپنی صورت دکھا پیر و مرشد

پیاسا کھڑا ہون تیرے سامنے
شراب محبت پلا پیر و مرشد

نہین لیلیٰ عقل کا مین ہون مجنون
کہ دیوانہ اپنا بنا پیر و مرشد

نظر مین نہ آوے کوئی غیر تیرا
مجھے ایسا عاشق بنا پیر و مرشد

حبیبا نکر خوف حافظ ہین تیرے
محمد علی رہنما پیر و مرشد

ردیف راء مہملہ

تجھپہ ہو جاوے اگر اہل فنا کی تاثیر
ہو عدم شکل فنا آوے بقا کی تاثیر

اسلئے چھوڑے سلطنت شاہی کو
بادشاہو نپہ پڑی ہی جو گدا کی تاثیر

جان لے ہستی موہوم کو مطلق معدوم
دیکھ پھر اپنے مین تو نام خدا کی تاثیر

حلِ مشکل کے لیے بھیج محمدؐ پہ درود
تا نظر آوے تجھے صلِّ علےٰ کی تاثیر

وجد مین آکے انا الشیخ انا یار کہو
مجھ مین آجاوے اگر راہنما کی تاثیر

تیری ہر دم مین ہی موجود جلال اور جمال
ہر نفس مین ہے فنا اور بقا کی تاثیر

اولیاؤں سے ڈرو بے ادبی تم نکرو
جان لو اونکی زبانمین ہے قضا کی تاثیر

محتسب قاضی و مفتی تیرے دیوانے ہے
کیا تیری حسن مین ہی یار بلا کی تاثیر

یار ہو باغ ہو بادہ ہو مغنی بھی ہو
جمع عشاق مین ہو شور و نوا کی تاثیر

دے مٹا نقشِ دوئی دیدۂ دل سے تو حبیب
تا نظر آئے تجھے اہل صفا کی تاثیر

مجھکو جو دورِ غم ہے حافظ پیر
اور رنج و الم ہے حافظ پیر

پر کسی سے بھی کچھ نہین ہوتا
تیرا لطف و کرم ہے حافظ پیر

جب سے عاشق بنا ہون مین تیرا
ابتلک چشم نم ہے حافظ پیر

کہیں کہ جنت ہے آپ کا کوچہ — یا کہ باغِ ارم ہے حافظ پیر

ہجر کی آفتین سہون کب تک — کیا یہ ظلم و ستم ہے حافظ پیر

کیا کرون لیکے چتر شاہی کو — سر پہ تیرا قدم ہے حافظ پیر

سگِ در تیرے آستانے کا — مجھکو فغفور و جم ہے حافظ پیر

سجدہ گہ اس حبیب عاشق کی

طاقِ ابرو کا خم ہے حافظ پیر

خدا کا ولی ہے نبیؐ کا وزیر — محمد علی شاہِ روشن ضمیر

تو سلطان ہے ابن سلطان ہے — کھڑے ہین تیرے در پہ شاہ و امیر

فقط ایک مجنون تھا لیلیٰ پہ شیدا — ہین تیری محبت کے کتنے اسیر

طفیل شکر گنج گنجشکر - — نہ سمجھیگا مجھکو ذلیل و حقیر

کوئی حسن خوبی مین اے شاہِ خوبان — نہین تیرا ثانی نہ کوئی نظیر

فقط مین نہین سارے عشاق کو | ثنا محمد علی دلپذیر

مدد سیدی مرشدی ما یکے -

حبیب علی ہے تمھارا فقیر

٧

ہے یہ قندیل شیخ باتدبیر

مجھا سینو پار لگا -

لاکھون تیرے دیوانے

دونون جہان مین کوئی نہین

روشن کیجے میرا چراغ

اپنی اپنی حاجت لیکے

19

خواجہ سلیمان چشتی پیر

تونسہ والی مینڈی پیر

دام محبت کے ہین اسیر

تیرا ثانی تیرا نظیر

چراغ دہلی خواجہ نصیر

در پہ کھڑے ہین شاہ وزیر

ارحم ارحم یا مولا

حبیب علی ہے تیرا فقیر

٢٠

مدد کیجئے میری پیران پیر — بحق محمد علی دستگیر

توئی غوث اعظم ہی محبوب سبحان — نہین تیرا ثانی نہ کوئی نظیر

دو عالم کا حاکم تجھے حق کیا — تیرے در کے گئے ہین شاہ و وزیر

میری یہ تمنا یہی آرزو ہے — محبت مین اپنے کرو تم اسیر

خدا نے دیا ہے وہ رتبہ تمھین — ابھی چاہین مفلس کو کردین امیر

میری ناؤ طوفان مین آئی نکالو — نبی کے نواسے علی کے وزیر

مجھے اپنی دولت سے بھر دیجئے گنج — طفیل شکر گنج و خواجہ نصیر

مین ہنستا ہوا دیون انکو جواب — لحد مین جب آوینگے منکر نکیر

مجھے شاہ نوری کا صدقہ ملے

حبیب علی ہے تمہارا فقیر

۵ ۶

ردیف زاء معجمہ

عاشقوں کا پیشوا ہے خواجۂ بندہ نواز
عارفوں کا مقتدا ہے خواجۂ بندہ نواز

واقف رجع نہو سالک تیرے دربار کا
طالبوں کا رہنما ہے خواجۂ بندہ نواز

پاتے ہیں یہاں آنکر سب اپنی اپنی حاجتیں
منبع جود و سخا ہے خواجۂ بندہ نواز

ہاں مگر اوس وقت مین اونکا نہ تھا ثانی کوئی
فیض بخش اولیا ہے خواجۂ بندہ نواز

عفو تقصیرات کو حاضر ہوا ہے یہ طلب
جو ہوئی اوس سے خطا ہے خواجۂ بندہ نواز

ردیف طاء مہملہ

مرحبا صل علی دیکھو کس شان کا خط
آیا حافظ کے لئے ہیں خواجہ سلیمان کا خط

لکھا محبوب الٰہی نے نصیر الدین کو
ہے عجب ذوق بھرا عشق کے سامان کا خط

حضرت شیخ کلیم اللہ نظام الدین کو
لکھکے بھیجے ہیں کئی بار جو احسان کا خط

فخر دین نور محمد کو جو لکھ بھیجے
اپنے الطاف سے کچھ اور ہی سامان کا خط

بر رخِ شیخ کا رکھہ دلمین ہمیشہ تو خیال
مصحفِ رو پہ نمودار ہو قرآن کا خط

شرف مین افضلِ مخلوق ہوا ہے انسان
ہیگا انسان سے بڑھکے نہ ابو الجان کا خط

دیکھو خطاطی عجب ڈھبکی ہے اہلِ دل کی
ہی یہ کیا ہوش ربا صاحبِ عرفان کا خط

بدر سا جبکہ چمک جائے ستارا اپنا
آئے ذرہ مین نظر مہرِ درخشان کا خط

دلکی کھلا گئی تہی خط کرنہ آئینے کلی
دل ہوا رشکِ چمن دیکھ مہربان کا خط

شیخ کی خدمتِ عالی مین ذرا تو پونچھا
نامہ بر جلد لیجا عاشقِ ہیجان کا خط

شکر کیا اسکا بجالائے حبیب عاصی
ہو گیا پیشِ نظر یہ سگِ دربان کا خط

۵ ۲۳

ردیف ظاء معجمہ

رحم کیجیے طفیلِ احمدِ مختار یا حافظ
کرم کیجیے بحقِ حیدرِ کرار یا حافظ

خدا کیواسطے اپنے غلامونپر رحم کیجے
ہوئے ہم اندنونمین اب بہت لاچار یا حافظ

ہماری ہاتھ پکڑنیکی شرم ہی آپکو شاہا
تمہین آسان ہے میری دین دنیا سنوارنا حافظ

بھکاری ہون سلیمان کا تصدق مجکو دو داتا
میرے مرشد میرے مولا میرے سردارا حافظ

حبیب کمترین عاجز کمینہ کی ہی کیا گنتی
بہت سے ہین تمہاری چشم کے بیمار یا حافظ

دو جہا نمین ہی مجھے تیری حمایت حافظ
اور ہر دم میرے اوپر ہی عنایت حافظ

تجسے جو مانگ رہا تھا وہ مجھی تونے دیا
حبذا اصل علے تیری سخاوت حافظ

کچھ فقط ساتون زمینون پہ نہین مولا
آسمانون پہ بھی ہی تیری حکومت حافظ

سگ دربان بنایا مجھے اپنے در کا
خاکروبی کی دیا میرے کو خدمت حافظ

کوئی سائل تیری سرکار سے خالی نہ گیا
تیری مشہور ہے عالم مین سخاوت حافظ

ہی حفاظت تیری ہر وقت میری شامل حال
روز میثاق سی ہے تیری حفاظت حافظ

کچھ فقط ہند دکن کو کن و مدراس نہین
کل عرب جملہ عجم تیری ریاست حافظ

کب زبان سے ہوا ادا شکر ترا یا خواجہ
ہمکو سب کچھ ہی ملا تیری بدولت حافظ

اوسکی تئین مین نے بڑا صاحب قسمت پایا
جس بشر کے تئین ہی تجہسے ارادت حافظ

بارہا دست مبارک سے جو کچھہ تم نے دیا
آجتک ہے وہ زبانپر میرے لذت حافظ

خوب تقسیم کیا اپنے غلامونکے تئین
ہاتھہ آئی جو تیری حشمت کی نعمت حافظ

کیا کرون شکر ادا بندہ احسان ہون تیرا
کوئی طرحکی نہین مجھہ مین لیاقت حافظ

شکر کیا تیرا بجالائے حبیب عاصی
زندگی اوسکی ہی بس تیری کرامت حافظ

دل ہے دیوانۂ روئے حافظ
جان ہے پروانۂ کوئے حافظ

جسکو حاصل ہے ارادت کامل
اوسمین پیدا ہوئی بوئے حافظ

دیر و کعبہ سے ہمین کیا مطلب
سجدہ گاہ اپنی ہی سوئے حافظ

خیر آباد مین پہونچا دے مجھے

نبولون مین ہرگز خدا تم کو حافظ
نہ سمجھون خدا سے جدا تمکو حافظ

فقیرون کو کچھ بہیک دلواؤ بابا
سناتا ہون اپنی صدا تم کو حافظ

فنا کیجئے ذات مین مجکو اپنے
ہو منظور میری بقا تم کو حافظ

اگر چاہیں ذرہ کو خورشید کر دیں ‏ ‏ وہ رتبہ خدا نے دیا تم کو حافظ

کوئی اپنا قبلہ کوئی اپنا کعبہ ‏ ‏ سمجھتے ہیں اہل صفا تم کو حافظ

غلاموں کو اپنی بہت آپ بانٹے ‏ ‏ جو دربارۂ حق سے ملا تمکو حافظ

نظر سے بناتے ہو پتھر کو پارس ‏ ‏ یہ کیسی ملی کیمیا تم کو حافظ

یہ کہتے محمد علی قطب عالم ‏ ‏ ہیں سب صوفی باصفا تمکو حافظ

سمجھتے ہیں انسان جن و ملائک ‏ ‏ یہ سب مرشد رہنما تم کو حافظ

حبیب علی پر کرم کیجیے گا
خدا نے کیا پیشوا تم کو حافظ

مرشد و راہنما حضرت حافظ حافظ ‏ ‏ رہبر و عقدہ کشا حضرت حافظ حافظ

تو سخی ابن سخی اور کریم ابن کریم ‏ ‏ میں ہوں محتاج ترا حضرت حافظ حافظ

منتظر دید کا ہوں وصل کی امید کا ہوں ‏ ‏ اپنی صورت کو دکھا حضرت حافظ حافظ

ہون خطاوار شرمسار گرفتار گنہ — حال ابتر ہے مرا حضرت حافظ حافظ

اپنی دربار سے کچھ بھیک دلا دی مجھکو — دیکھ سائل ہی کھڑا حضرت حافظ حافظ

دیکھ کشتی میری اب آگئی گرداب مین ہے — پار جلدی سے لگا حضرت حافظ حافظ

دو جہان مین یہ حبیب دلخستہ کے تئین
کون ہے تیرے سوا حضرت حافظ حافظ

بیان کیا کرون لطف و احسان حافظ — ہین خود جان و دل سے ہون قربان حافظ

جو دیکھا نظر بھر کے چوگان حافظ — ہوا شل گو وہ تو عمدطہان حافظ

حکومت دیا ہے خدا اونکو ایسی — ہین جن و ملک نیز یہ فرمان حافظ

کرون کونسے منہ سے تعریف اونکی — نہین کوی تعریف شایان حافظ

خدا کی محبت ہے اونکی محبت — ہے عرفان حق عین عرفان حافظ

بفضل خدا بعد مدت کے آج — میرے ہاتھ آیا ہے دامان حافظ

تجلی برستی ہے حق کی سدا
ہے شانِ خدا روئے خندانِ حافظ

اندھیرا شب ہجر کا کب رہے
چراغ ہدایت ہے دندانِ حافظ

بھلا کیون نہو عید عشاق کی
ہے ماہِ دو ہفتہ گریبانِ حافظ

ہم واپسین قبر مین حشر مین
مری پاس ہے روئے تابانِ حافظ

خدا اونسے راضی نبی اونسے راضی
ہین کیا نیک قسمت غلامانِ حافظ

ہے لیلی کا مدّاح بیچارہ مجنون
مجھے حق بنایا ثنا خوانِ حافظ

فقیر ونسے بہتر مری اہل دنیا
غلامونکی حق مین ہے فرمانِ حافظ

خدایا بحقِ نبی فاطمہؓ
رہے تا قیامت یہ فیضانِ حافظ

حبیب کمین تجھسے لاکھون ہزار

پڑے ہین سگ کوئے دربانِ حافظ

خیر آباد کا صدقہ مجھے دلوا حافظ
جام الفت کا مجھے اپنے تو پلوا حافظ

دلکو اب چین نہین جسم کو آرام نہین
مانگنے بھیک تیرے در پہ ہوا ہون حاضر
اے سخی سوختہ جان تشنہ دہن آیا ہون

اپنے یارونکا تصدق مجھے لوا حافظ
شہ سلیمانکا تصدق مجھے لوا حافظ
جام صلوات ایا بھر بھر کے تو پلوا حافظ

٦

بھوکا پیاسا تیری سرکار مین آیا ہے حبیب
اپنے تو خوان کرم سے اوسے کہلوا حافظ

٢٤

بہت ہون اندنون دلگیر حافظ
[illegible] نہین ہو صورت تمہاری
مین تجھسے مانگتا ہون شاہ تمکو
مری حاجت روائی کیجے جلدی

مدد بہر خدا یا پیر حافظ
بنے دلمین تیری تصویر حافظ
زبان مین ہو مرے تاثیر حافظ
بحق حضرت شبیر حافظ

١٢

حبیب کمترین ہے نام جسکا
سگ کوئے جناب پیر حافظ

٢٥

مانگنے بھیک تیرے در پہ میں آیا حافظ
جو میں مانگا تیرے دربار سے پایا حافظ

اپنے دربار کا صدقہ مجھے دینے کے لئے
خیر آباد میں تو مجھکو بلایا حافظ

خالی مت پھیر مجھے اپنے تو دروازے سے
کوئی خالی نہ تیرے کوچہ سے نہ آیا حافظ

کون ہے تیرے سوا دونوں جہاں میں میرا
اسقدر آنکھ میں میری تو سمایا حافظ

کیوں میرے حال پہ اب رحم نہیں آتا ہے
اتنا رو رو کے تمہیں حال سنایا حافظ

دیکھو جی جاؤنگا میں مارے خوشی کے اسدم
اتنا دیکھوں کہ میری لاشہ پہ آیا حافظ

شاد کر دلکو میرے خواجہ سلیمان کے طفیل
کئی رو رو کے تئیں تو نے ہنسایا حافظ

کسقدر دیر ہے میرے کام میں اے شاہ شہان
میرے ہادی میرے مرشد نے بلایا حافظ

شکر کیا مجھسے ادا ہووے کہ فضل رب سے
تیرا دامن سر اب ہاتھ میں آیا حافظ

جو طلب میں نے کیا تھا وہ مجھے تو نے دیا
تیرے دربار سے میں مانگ کے لایا حافظ

برق و نش حسین قدم عشقکے کو پہنچیں کہاں
آپکو بھول گیا تیرے کو پایا حافظ

یہ گنہگار نمک خوار حبیب عاصی
اوسے نسبت تجھے تیری سرکار سے پایا حافظ

ردیف لام مہملہ

۲۶ ۱۶

مہر کرامت ماہ کمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

صبح شرافت شام وصال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

مشکلیں آسان مری ہوں دلکی مرادیں پوری ہوں

آپکو آسان مجکو محال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

جاؤن دہلی سب کو لیکر محبوب الٰہی کے در پر

عرس مبارک مین ہر سال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

مانگ رہا ہون کچھہ ہر دم آپکے در سے مین پیہم

دیجے مرے حسب حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

بندۂ ناقص جب جاوے خالی نہ پہر کچھہ لے آئے

یہان در پہ ہین حاضر اہل کمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سلطان سلاطین غوث عالم ہی اونکی عنایت مجھپر دایم
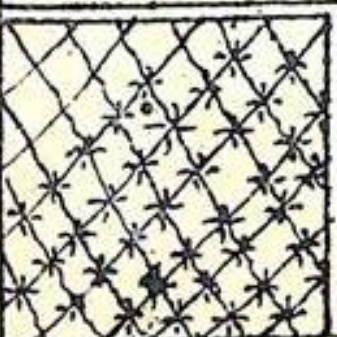
مرے حال حزین پر ہون افضال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سلطان مشایخ سے بولو فرزند رسالت سے بولو

اس سائل کا جو کچھ ہے سوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

مری صفات ضمیمہ کو کیجے بدل حمیدہ سے

تاکہ مبدل ہون افعال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

ملک الفقرا مساکین سی مری طرف سی عرض کرو

ہی آپکو روشن میرا احوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سلطان مشایخ سی بولو فرزند رسالت سی بولو

اس سائل کا جو ہی سوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
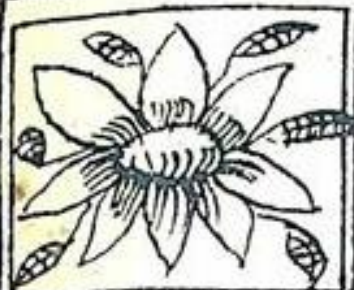
نظام الدین محبوب الٰہ کچھہ اپنا صدقہ جلد دلا

میرا بہت ہی خستہ حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
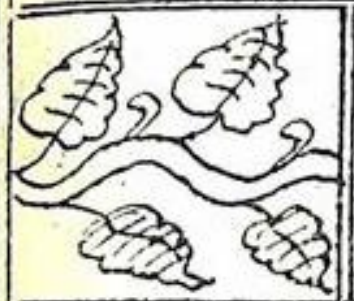
نظام الدین محبوب الٰہ رحم کرو مجھہ پہ للّٰہ

میرا بہت ہی خستہ حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سارے مشایخ اور صوفی آپکے در پہ حاضر ہو

کرتے ہین آکر وجد و حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

بندہ عاجز خستہ حبیب محبوب کے در پہ پڑا ہی غریب

اوسکو دکھاؤ اپنا جمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

برق اوسکے نور سے اب ہی خجل
کرفنا اپنے کو فانی ہو رہو

ظل حق ہی ظل حق ہی تیری ذات
ہے تجہی گر خواہش وصل خدا

یاالٰہ العالمین مالی سواک
ڈوب کر دریائے بے پایان مین

گاہ فانی گاہ باقی ہو رہو
جب تجہے ملجائے کوچہ یار کا

جان کو جانا پہ اپنی کر فدا
دل مین دل ہی دل مین دل ہو دل مین دل

چہوڑ دے یہان باد و آتش آب و گل
ذات تیری بیشبہہ ہے حق کا ظل

ڈہونڈتا جا مرشد کامل سے مل
ہون مین اپنے فعل سے خود منفعل

آپ فانی ہو گیا اور مضمحل
اسمین ہر دم اب رہا کر مشتغل

میری سنلے پہر وہانسے تو نہ ہل
بیٹہہ جا کوچہ مین اسکے مستقل

گر حبیبا عاشق صادق ہے تو
چہوڑ دے سارے جہانکو حق سی مل

ہمارا اگر دے خدائے عالم چراغ روشن مراد حاصل

طفیل حضرت رسول اکرم چراغ روشن مراد حاصل

ہے سر مین جسکے تمہارا سودا تمہارا عاشق بنا سراپا

ہے نور عرفان سے وہ مجسم چراغ روشن مراد حاصل

نصیر دین ہین چراغ دہلی کرین عنایت وہ جسپہ پوری

یہ دل ہوا سرار سے اوسکا محرم چراغ روشن مراد حاصل

اونھونکا کوچہ ہی جائے امن جو آگیا اونکے زیر دامن

حبیب ہونگے اوسکے ہمہم چراغ روشن مراد حاصل

ردیف میم مہملہ

غزل

دربان مجھے بنایا اب شیخ ہر دو عالم
در پر مجھے بٹھایا اب شیخ ہر دو عالم

دربار حافظی مین جس نے ادب سے آیا
سب کچھ اوسنے پایا اب شیخ ہر دو عالم

مین بہی بہٹک رہا تہا وہ ہیر نے مجکو
بس راستا بتایا اب شیخ ہر دو عالم

مین انپڑہ تہا لیکن العلم نکتہ اوکے
معنی مجھے پڑہایا اب شیخ ہر دو عالم

فضل خدا کہ مین نے دربار سے تمہارے
کچھ بہیک مانگ لایا اب شیخ ہر دو عالم

مدہوش مست بیخود یہان سیکرون آچکے ہین
جلوہ تو جو دکہایا اب شیخ ہر دو عالم

ہر شش جہت مین پیارے جسکی طرف مین دیکھا
توہی نظر مین آیا اب شیخ ہر دو عالم

ہر اہل معرفت کو تمسے خدا ملا ہے
مین حق سے تمکو پایا اب شیخ ہر دو عالم

دونون جہانکا حافظ حامی سمجھکے تجکو
مین در پہ تیرے آیا اب شیخ ہر دو عالم

نادان تہا ولیکن فضل و کرم سے اپنے
سب کچھ مجھے سکہایا اب شیخ ہر دو عالم

تیرے سوائے ہمکو آتا نہین نظر ہے
آنکھون مین تو سمایا اب شیخ ہر دو عالم

گرداب مین یہ کشتی بس آ گئی تہی سیری
تو نے مجہے ترایا اب شیخ ہر دو عالم

احسان کا تمہارے کیا شکر اب کرون مین
بگڑے دنکے تئین بنایا اب شیخ ہر دو عالم

محتاج تیرے در سے خالی نہین پہرا ہے
مانگا سو تو دلایا اب شیخ ہر دو عالم

شبلی جنید بیکر مدہوش ہو گئے تہے
وہ جام تو پلایا اب شیخ ہر دو عالم

سوتے پڑے تہے کب سے غفلت کے خواب مین ہم
تو آنکر جگایا اب شیخ ہر دو عالم

یا پیر اسم حی کا تجہمین اثر ہے سارے
مردونکو تو جلایا اب شیخ ہر دو عالم

مردہ دلونکو کتنے فرما کے قم باذنی
ٹہوکر سے تو اٹہایا اب شیخ ہر دو عالم

۵ — ۲۸

جو کچہہ کہ تجہسے مانگا عاجز حبیب کمتر
تو نے اوسے دلایا اب شیخ ہر دو عالم

تماشا گاہ عالم مین رکہین کیون منہ یہ دامن ہم
وہی ساکن وہی مسکن نہ ساکن ہم نہ مسکن ہم

نہ سر رکھتے ہین اپنے دوش پر قاتل نہ گردن ہم
قیامت تک نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑینگے یہ دامن ہم

گدائے خواجگانِ چشت ہین ہم روز اول سے
عجب کیا ہے جو شاخِ سدرہ پر رکھین نشیمن ہم

فریدالدین کا صدقہ الٰہی کچھہ دلا ہمکو
نظام الدین کے در پر مار کر بیٹھے ہین آسن ہم

ادہر وہ یار راضی ہو ادہر اغیار راضی ہون
بنا کر اپنی آنکھون مین لگا ئین ایسا انجن ہم

شفیع المذنبین کی ہمکو امت مین کیا حق نے
چلے جائینگے جنت مین پکڑ کر اونکا دامن ہم

سیاہی نور ظلمت کی ہماری روشنائی ہے

وجود عالم سفلی ہے سانپ اور سانپ کے من ہم

بکثرت دیکھتے ہین شان وحدت کی تجلی کو

موحد ہم مقلد ہم مسلمان ہم برہمن ہم

ہمارا یار ہے آغوش مین اپنی قدامت سے

بفضل اللہ تعالے ہین ہمیشہ کی سوہاگن ہم

یہ تن ہے آئینہ خانہ تو جان ہے جلوۂ جانان

لباس مختلف پہنے ہوے کرتے ہین اپنا آپ درشن ہم

حبیب ہم تو ہمیشہ سے رہا کرتے تھے پردہ نشین

نکل آئے ہین باہر اپنا دکھلانیکو جوبن ہم۔

اکیما کی شان کے ناظر ہین ہم
آپ غائب آپ خود حاضر ہین ہم

خود صراحی خود ہین شیشہ خود شراب
آپ خم اور آپ خود ساغر ہین ہم

خود ہین لڑکا خود جوان خود ہین ضعیف
خود قوی ہین اور خود لاغر ہین ہم

خود ہین مادر خود پدر خود ہین پسر
خود برادر اور خود خواہر ہین ہم

خود ہین دریا خود ہین قطرہ خود ہین موج
خود ہین اندر اور خود باہر ہین ہم

عالم علوی سے لے سفلی تلک
جلوہ گر خود اندر و باہر ہین ہم

خود تجلی خود فنا خود ہین بقا
ذکر ہین مذکور ہین ذاکر ہین ہم

ہم ہی ہین غیب و شہادت آشکا
آپ مخفی آپ خود ظاہر ہین ہم

خود ارادت خود مرید تشنہ لب
خود حبیبا مرشد ماہر ہین ہم

مین ہون تیرا گدا یا غوث اعظم
مجھے صورت دکھا یا غوث اعظم

بچا رنج و الم اور درد و غم سے
پئے شاہ دنی یا غوث اعظم

پئے خواجہ معین الدین چشتی
مجھے اب کچھ دلا یا غوث اعظم

نظام الدینؒ سلطان المشائخ
نہوں مجھپر خفا یا غوث اعظمؒ

حفاظت مین ہون حافظ کی ہر دم
یہی ہے مدعا یا غوث اعظمؒ

مدد اوسکی کئے دونو جہانمین
ادب سے جو کہا یا غوث اعظمؒ

پریشان حال ہون وقت مدد ہے
کرو حاجت روا یا غوث اعظمؒ

حبیب ناتوان خستہ جگر کی۔
کرو عفو خطا یا غوث اعظمؒ

ردیف نون معجمہ

مین ہون ناچار یا معین الدینؒ
سب مین ہون خوار یا معین الدینؒ

آکے در پر تیرے پڑا ہون مین
زیر دیوار یا معین الدینؒ

بخدا بیچہ تمھاری آنکھون کا
دل ہے بیمار یا معین الدینؒ

ہند کے جملہ اولیاؤن کا
تو ہے سردار یا معین الدینؒ

کشتی غم کے دریا سے — کیجیے پار یا معین الدین

وہ تو کنارہ ہے آہ ہم بیٹھے مرہ — کل یوم وار یا معین الدین

مجھسے خستہ ضعیف کو ہووے — تیرا دیدار یا معین الدین

نہین ہے ہند الولی عطائے رسول — تیرا دربار یا معین الدین

اپنے اعمال اپنے حکومت پر — ہون شرمسار یا معین الدین

تجھسے پھر بھیک مانگنے آیا — یہ گنہگار یا معین الدین

تو سخی اور کریم ابن کریم — مین ہون بدکار یا معین الدین

اپنا درگاہ دلانے مجھے صدقہ — ہون مین ناچار یا معین الدین

حال دل عرض کیا کرون تم کو — سب ہے اظہار یا معین الدین

تمکو آسان ہے میرا مطلب دل — مجھکو دشوار یا معین الدین

گرم ہے ہر شہر مین قریہ مین — تیرا بازار یا معین الدین

سو رہا ہون مین خواب غفلت مین | کیجیے بیدار یا معین الدین

جب کمین تیرے کرم کا
ہے نمکخوار یا معین الدین رح

شراب وصلت پلا چکے ہین | کباب الفت کھلا چکے ہین
مجھے وہ آئینہ رو نظر سے | [illegible] دیکھو جمال [illegible] چکے ہین
ہوئے ہین وہ تو خدا کے واصل | جو اپنی ہستی مٹا چکے ہین
کسیکا کب ہے خیال ہم کو | وہ اپنی صورت جما چکے ہین
ہزار لیلی ہے اوسکی مجنون | وہ آنکھ جس سے لڑا چکے ہین
یہ دوست اپنے وہ دلربا سے | مری کہانی سنا چکے ہین
نقاب رخسے اٹھا کے اپنے | غضب کے غمزہ دکھا چکے ہین

مجھے وہ محبوب حق کرم سے

حبیب اپنا بنا چکے ہین

وہ تو کس ناز سے ہر آن بنے بیٹھے ہین
کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِی شَان بنے بیٹھے ہین

باوجودیکہ رہے لاکھون برس تک یکجا
کیا سبب آج جوانجان بنے بیٹھے ہین

یہین آئے ہین جو وہ حضرت حافظ کا لباس
اسلئے کل کے نگھبان بنے بیٹھے ہین

آسمان سات و زمین اپنی حکومت مین لیے
آپ اسوقت کے سلطان بنے بیٹھے ہین

موج طوفان کی آفت سے بچانیکے لئے
میری کشتی کے نگھبان بنے بیٹھے ہین

ہم تمہین جان لئے پردہ امکان کا لباس
پہنکر حضرت انسان بنے بیٹھے ہین

وہ تو اجمیر مین خواجہ بنے دہلی مین قطب
تونسہ مین خواجہ سلیمان بنے بیٹھے ہین

کل وہ دنیا مین حکومت جسے کیا کرتے تھے
آج کیا بے سر و سامان بنے بیٹھے ہین

اب تصدق یہ حبیب دل خستہ کو ملے
تیرے در کے سگ دربان بنے بیٹھے ہین

یا غوث زمان یا قطب زمین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ
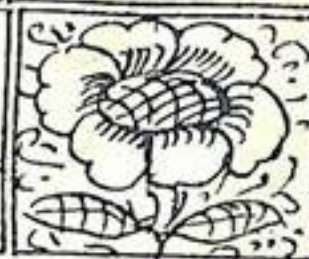
میرا تیرے سوائے کوئی نہین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ
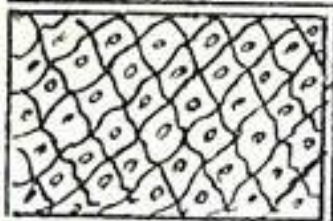
ذرا اپنے جمال سے شاد کرو مرا خانہ دل آباد کرو
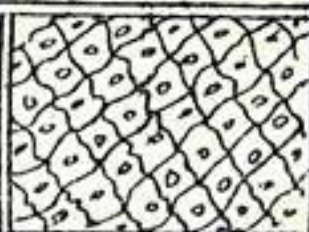
تپ دوری سے دل ہی میرا حزین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ
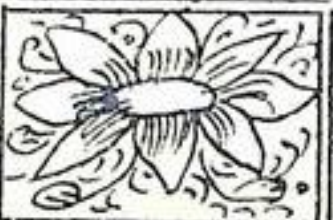
تیرے پاؤن پہ اپنا رکھو نہین سر مجھے آٹھ پہر توہی آئے نظر

اے قطب مشایخ قدوۂ دین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

سارے فخری نظامی سلیمانی کیا کرتے ہین آپکی دربانی

تو نبیؐ و علیؓ کا ہی جانشین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

مجھے اپنے کرم سے کرو مقبول یا والی ہند عطائے رسول
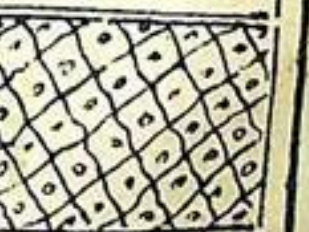
سگ در ہے تمہارا حبیب کمین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

ہو رہی ہین جا بجا میخواریان وصل حق کی ہین یہ سب تیاریان

فخر ہوتا ہے عجائب وجد و حال
ہر جگہ ہر دیس مین ہر بھیس مین
آپ لیلی آپ ہین مجنون مزاج
لے معین الدین چشتی کا لباس

بادہ نوشی مین بھی ہے ہشیاریان
غمزدونکی کرتے ہو غمخواریان
جانتا ہون آپ کی مکاریان
بیدلونکی کرتے ہین دلداریان

ای حبیب حقکی یہ سب محبوب ہین
کبر و یان چشتیان شطاریان

ادہر دیکھتا ہون اودہر دیکھتا ہون
ہر ایک فعل کا آپ مختار ہے
تصدق سے خواجہ محمد علی کے
نہ موقوف انسان جن و ملک پر
بغیر از ترے چین یکدم نہین ہے

تجہے دیکھتا ہون جدہر دیکھتا ہون
مین کسکی طرف خیر و شر دیکھتا ہون
ہر اکجاے اپنا گذر دیکھتا ہون
مین گل مین تجہے جلوہ گر دیکھتا ہون
مین تیرے کو شام و سحر دیکھتا ہون

کہین کو مین خود دیکھتا ہون مکانمین ۔ بہلا کب مین دیوار و در دیکھتا ہون

لگی ٹکٹکی مجکو آٹھون پہر ہے ۔ محبت کا تیرے ثمر دیکھتا ہون

یہ خود جا بجا حیرت کہ دیکھون کسیکو ۔ جو اپنے کو خود بے خبر دیکھتا ہون

سمجھتا ہون لیلی سے مجنون جدا ہے ۔ جب اپنی خودیکا اثر دیکھتا ہون

وصال صنم کو مین کہتا ہون جنت ۔ جدائی کو نار سقر دیکھتا ہون

تو نور خدا ہے تو نور خدا ۔ بظاہر مین شکل بشر دیکھتا ہون

مین عاشق ہون تیرا دل و جان سے ۔ بہلا تجھ سوائے کدہر دیکھتا ہون

حبیبا فنا کر خودی کو مین خود ہین
تجھے مرشد رہبر دیکھتا ہون

جان ہے میری فدائے فخرالدین ۔ دل سے ہون مبتلائے فخرالدین

ہو یہ صورت دلا دم مردن ۔ اپنی صورت دکھائے فخرالدین

نہ نظر آوے دوسرا اک پل | چشم دل مین سمائے فخر الدین
کشف ہو معنی انا انت | سینہ سے جب لگائے فخر الدین
کیون نہ کشتہ ہو تیر مژگان کا | جس سے آنکھین لڑائے فخر الدین
مست و بیہوش ہووین تا بہ ابد | جام جسکو پلائے فخر الدین
ہادی راہ سوے دلیل ہدا | کون ہی اب سوائے فخر الدین
فوق رکھتا ہے شاہ اعلی پر | ایک ادنی گدائے فخر الدین

بخشدے اس حبیب عاجز کو
یا خدا از برائے فخر الدین

وہ آئینہ رو تجھسے غائب نہین | تجھے شانہ پیچے مناسب نہین
سمجھ لو ہے در پیش روز حساب | سنجا لو کہ اپنا محاسب نہین
گنہ کر تلے ہے حق سی ڈرتا نہین | ارے دل یہ تجکو مناسب نہین

فدا دل سے ہین آل یسین کے
یہ محفل مین کوئی نواصب نہین

۵ حبیبا نواب پاس انفاس کر
اگر دم کا اپنے تو حاسب نہین ۱۶۳

اپنے عاشق کی تمہین جان خبر ہی کہ نہین
ہم شب و روز تڑپتے ہین تری فرقت مین
تجھکو اس کافر بدکیش نہ آیا کچھہ رحم
آنکھہ مین مین نے جگہہ کی تیری جون مردم چشم

مری نالہ مین بھلا کچھہ بھی اثر ہی کہ نہین
نخل الفت مین بھلا کچھہ بھی ثمر ہی کہ نہین
تیرے مذہب مین ترحم کا گذر ہی کہ نہین
اب بھی اے چشم نشین مجھہ پہ نظر ہی کہ نہین

۲۱ تیرا جو بے خبر رہتا ہے ای شوخ حبیب
باخبر تجکو مری کچھہ بھی خبر ہے کہ نہین ۱۶۵

جو لیلی کے پردہ مین آئے ہوئے ہین
جو اپنی خودی کو مٹائے ہوئے ہین

[illegible]نونکی صورت بنائی ہوئے ہین
[illegible]ندا کو وہی لوگ پائی ہوئے ہین

نہ سمجھو کہ آنکھین لڑائے ہوئے ہین
مرے دلمین صورت جمائے ہوئے ہین

نہ جانو کہ اُمّی لقب ہے اونہونکا
وہ خود آپ سیکھے سکھائے ہوئے ہین

تجلی اول ہی بس شان اونکی
وہ کسکے سکھائے پڑھائے ہوئے ہین

ہمیشہ سے رہتے ہین ہم پاس اونکے
یہان آکے کیسے پرائے ہوئے ہین

جلا ہی دیا یک تجلی مین کوہ کو
یہ کیسے لگائی بجھائے ہوئے ہین

کیون رب ارنی کی مانگین دعا
شراب محبت پلائے ہوئے ہین

بنے جسکے عاشق ہین روز ازل سے
اونہین کے جلائے بہنائے ہوئے ہین

ذرا دیکھ پھر خدا اسطرف کو
تیرے در پہ دھونی لگائے ہوئے ہین

اُنھین آنکھ سے یہان نہ دیکھا تو کیا
تیری چشم دل مین سمائے ہوئے ہین

جلاؤ مٹاؤ ڈوباؤ تراؤ
یہ پتلے خدا کے بنائے ہوئے ہین

یہ دنیا مین ممکن نہین چشم سر سے
پہروسے جلوہ دکھائے ہوئے ہین

تجھے عاشق نہ تھی تاب دیدار کی
صد الن ترانی کی پائی ہوئے ہین

نبی کو میری عادت وصل تھی
تو جا قاب قوسین آئے ہوئے ہین

تو آئینہ احمدی کے سیوائی
دکھائی دینے نہ دکھائی دئے ہین

جسے ڈھونڈھتے تھے ہر اک دو جہان
اوسی آج اپنی مین پائے ہوئے ہین

ہر اک خانوادہ کے ہین جو فقیر
وہ کچھ اپنے مرشد سے پائے ہوئے ہین

کئے زاہدونکو کئے واعظون کو
وہ تیچھی نگہہ سے گرائے ہوئے ہین

مجھے جسکی تالاش تھی مدتون سے
مری گھر مین تشریف لائے ہوئے ہین

بگڑے نہ دیوے شاہ تو سہ
حبیب ہم تمہارے بنائے ہوئے ہین

۱۴

نمک پروردہ شبیر ہون مین
جو پایا چشت سے جاگیر ہون مین

تصور اسقدر دل مین جما ہے
کسیکی صورت تصویر ہون مین

دل عشاق کو اب قید کرنے
سراسر صورت زنجیر ہونمین

سگ دربان حافظ حق بنایا
بحمد اللہ کہ خوش تقدیر ہونمین

لڑکپن سے بنا ہون دیکھ عاشق
ہوا اور پیر تمہاری پیر ہونمین

فانظر حالنا یا شیخ عالم
نہایت اندہون دلگیر ہونمین

مجھے کچھ اپنے درد عنایت
کہ طفل ناتوان بے شیر ہونمین

کمان ابرو کا ہون تیر نشانہ
تمہاری سامنے نخچیر ہونمین

اثر دے اب میری آہ و فغان مین
اے جانان دیکھ بے تاثیر ہونمین

ہوا تن کا مکان ایسا پرانا
سراپا لایق تعمیر ہونمین

ذرا صورت دکہادے ماہ طلعت
جدائی سے تیری دلگیر ہونمین

اگر خاک قدم ملجائے اونکی
تو جانو کیمیا اکسیر ہون مین

ہماری بات بہاتی ہے اونہو کو
اگرچہ دیکھو بد تقریر ہونمین

مدد العشق فی حال حبیب

۷ کہ تیرے در پہ بے توقیر ہون مین ۴۸

ازل سی عاشق ہوا تمہارا کہانمین جاؤن کسے مین بولون

تمہاری فرقت کا مین ہون مارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

ہے ہاتہہ پکڑے کی لاج تمکو اے پیر و مرشد سنبہالو مجکو

ہے دو جہانمین تیرا سہارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

مین دیکھہ تمکو ہوا ہون حیران کبہی ہون گریان کبہی ہون خندان

بجز تمہارے نہین ہے یارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

مین حال اپنا کسی سناؤن مین درد دل کا کسے دکہاؤن

تپ جدائی سی دل ہے مارا کہانمین جاؤن کسے مین بولون

سبکی نظرون سی گر رہا ہون یہ عرض تم سی مین کر رہا ہون

کہ اوج پر ہو میرا ستارا کہانمین جاؤن کسے مین بولون

نڈوبی دیکہو ہماری کشتی ہے سلیمان پیر چشتی

سنبہال لیجو مجہے خدارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

حبیب عاجز پہ ہی عنایت بیان کرون کیا تیری شفقت

جو ہمسے بگڑو نکو تو سدہارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

محبت کا تیری صلا چاہتا ہون
مین تجکو خلا بر بلا چاہتا ہون

نہ کچہہ پارس و کیمیا چاہتا ہون
مین اپنے کو حق مین فنا چاہتا ہون

مجہے کام کیا ہے عزیز مصر سے
تیرے ہاتہہ پر مین بکا چاہتا ہون

نہ دنیا کا طالب نہ عقبی کا خواہان
خدا سے مین ہر دم لقا چاہتا ہون

تجلی جمالی جلالی ہے مجہہ مین
کہ ہر دم فنا اور بقا چاہتا ہون

عداوت ہے مجکو بہت مین ہی سے
سیان مین تو تیری رضا چاہتا ہون

مجھے کام کیا مسند مخملی سے
تیری در کا مین بوریا چاہتا ہون

مین عاشق ہون کب مجھ ہین ہوش و خرد سے
تجھے دیکھنا بر ملا چاہتا ہون

ہون بیہوش مجھمین نہین ہوش باقی
مین خود آپمین کب رہا چاہتا ہون

یہ ممکن نہین دیکھنا چشم سر سے
جہر وکے سے دیکھا کیا چاہتا ہون

۵۱

حبیبا یہ ہی آرزو میرے رب سے
سگ در مین تیرا بنا چاہتا ہون

خواجہ نظام الدین ہے محبوب رب العالمین

مالک ملک ولایت مصطفٰے کے جانشین

آسمانو نپر حکومت آپ کو حق نے دیا

کچہہ فقط تابع نہین ہے آپکی ساتون زمین

بعد رحلت کے یہہ خدمت آپکو حقنے دیا

اب ہزارون عاصیونکو دیتے ہین خلد برین

جملہ مخلوقات ہین زیر حکومت آپ کے
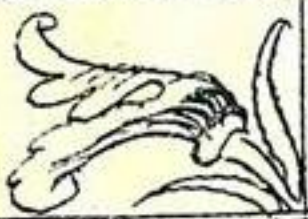
ملتجی دیو و پری سب جن و انسان حور عین

حقتعالی نے بنایا غوث عالم آپ کے

شان عالی کے تئین ای مالک روئے زمین

کیجے سلطان السلاطین حال پر اوسکے کرم

آپکے در کا کمینہ ہے حبیب کمترین

۸ ۵۲

آپ اپنے کو اگر جانا نہین

من عرف کا رمز پہچانا نہین

چو کمر باندھا ہو حقکی راہ مین

ایسا جانا لوٹ کر آنا نہین

عشقکے کوچے مین رہ ثابت قدم

سختیونسے اوسکے گھبرانا نہین

ست ہو واقف سالک فرخندہ خو

چلتے چلتے تہک کے رہجانا نہین

ذاتمین خالق کے جو فانی ہوے
گر گیا کعبہ کو زاہد کیا ہوا
پاؤن اپنے توڑ اوسکے در پہ بیٹھہ

اون فقیرونکو تو آزانا نہین
گہر ملا پر صاحب خانہ نہین
دیکھہ گہبراکے تو ہٹ جانا نہین

بحر وحدت مین حبیب تشنہ لب
ڈوب جانا آپ کو پانا نہین

۴

۵۴

وہ دلمین میرے رہتا ہے دل اوسکے ہاتہہ مین
مین آئینہ مین بیٹہا ہون آئینہ ہاتہہ مین
شکر خدا کہ از مدد بخت کامیاب
آیا ہے دست مرشد دیرینہ ہاتہہ مین
قطرے مین دریا ذرہ مین خورشید ہے عیان
سینہ مین یار یار کے ہے سینہ ہاتہہ مین
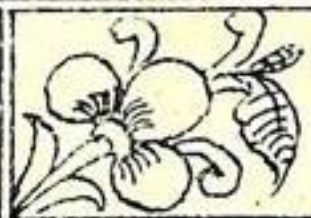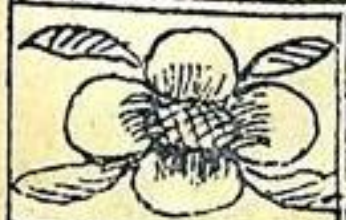
ہمکو بغیر محنت و منت کے یار نے
بیٹھے بٹھائے دیدیا گنجینہ ہاتھہ مین

جلوۂ حق نما معین الدین
رحمت کبریا معین الدین

خلف مصطفٰے معین الدین
قوّت مرتضٰے معین الدین

حاجتین کل روا ہوئین اوسکی
ورد جسنے کیا معین الدین

آپکے در سواے یا خواجہ
نہین کوئی میرا معین الدین

مین بھکاری ہون تجھسے ہے سوال
اپنا صدقہ دلا معین الدین

اپنے دریائے فیض سے مجکو
کیجیے آشنا معین الدین

دو جہانمین حبیب عاجز کو
ہے تیرا آسرا معین الدین

اوسکی صورت دیکھہ کے ہم مست ہوجایا کرین

بے ہجابانہ اگر وہ سامنے آیا کرین

ہو رگ جانسے قرین کیون سامنے آتے نہین

بے تمہارے دلکو ہم کسطرح بہلایا کرین

اسقدر ہر دم حضوری ہو تمہاری ذات کی
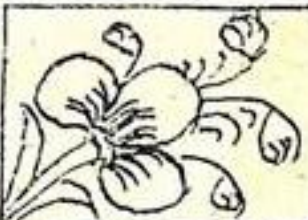
تم ہمین دیکھا کرو ہم بھی تمہین دیکھا کرین

مدرسہ مین عشق کے جا ڈہونڈہتا اوستاد کو

جس کو اوستاد معانی تو سکھلایا کرین

قطرہ دریا ہون کہین ذرہ کہین خورشید ہون

آپ جب انفسکو کا جگ مین پہلادا کرین

کیا ہوئی ہم سے خطا جو تم ہوئے پردہ نشین

اپنا حال دل کہو ہم کس سے جا بولا کرین

غیر سے ملتا ہون کب مین اگذرا ہو لو حبیب

۵۵

۱۱

کسکی صورت دیکھہ کے ہم دلکو سمجھایا کرین

مین ہر دم فنا اور بقا چاہتا ہون
یہ اہل فنا سے دعا چاہتا ہون

جو ہستی کو اپنی فنا چاہتا ہون
تو بعد از فنا کے بقا چاہتا ہون

تیری خاک در مجکو اکسیر ہے
نہ کچھہ پارس و کیمیا چاہتا ہون

ذرا شکل دکھلا دے او ماہ طلعت
مین تیری بلائین لیا چاہتا ہون

خدا سے خدا کو مین خود مانگتا ہون
خودی سے مین بیخود ہوا چاہتا ہون

مبارک ہو عید الضحیٰ مومنونکو
مین تیری پہ قربان ہوا چاہتا ہون

جدہر دیکھتا ہون تو ہی آئے نظر مین
فقط شش جہت ایسا چاہتا ہون

سمجھتا ہون ہے علم نقطہ کے اندر
نہ عالم نہ ملا بنا چاہتا ہون

صنم جان و دل تجھہ پہ قربان کر
محبت کا اپنے صلا چاہتا ہون

نہ جنت کی خواہش نہ باغ ارم کی
فقط ایک تجھسے ملا چاہتا ہون

۱۷

لگا یا ہون غوطہ اسی آرزو مین
جبیں اور بے بہا چاہتا ہون

۵۶

نقاب رخ سے اُٹھا خواجہ معین الدین
جمال پاک دکھا خواجہ معین الدین

درِ جناب سے جا خواجہ معین الدین
نہین ہر کوئی میرا خواجہ معین الدین

پریشان حال ہون مضطر ہون بے سرپا ہون
کرم کرو بخدا خواجہ معین الدین

علیؓ کے لخت جگر فاطمہؓ کے نور بصر
لقب حبیب خدا خواجہ معین الدین

توئی ہر قطب مشایخ نبی ہند ہر تو
مین تیرے در کا گدا خواجہ معین الدین

کسی امیر و شہنشاہ کا ملتجی مت کر
تو اپنے در پہ بٹھا خواجہ معین الدین

تمہارے زیر حکومت ہین آدم عالم
تمام ارض و سما خواجہ معین الدین

ہماری ناؤ کو آفت کے موج وطوفان سے
لگا دے پار ذرا خواجہ معین الدین

سنبھال لیجئے مجھے اب سنبھال لیجئے مجھے
خدا کے واسطے یا خواجہ معین الدین

بہت غریب ہون یا مرشدی و مولائے
جو مانگتا ہون دلا خواجہ معین الدین

جو مانگا تو نے دیا پھر ہی مانگتا ہون مین
یہی ہے کام میرا خواجہ معین الدین

وہ حشر تک کے مریدونکو بخشوا لینگے
غدا ہے روز جزا خواجہ معین الدین

نبی کا خاص نواسہ علیؓ کا پوتا ہے
یہ بادشاہ میرا خواجہ معین الدین

نظر غریب پہ یا خواجہ غریب نواز
کدھر مین جاؤن بھلا خواجہ معین الدین

فقیر ہون میں ترا ہر وقت تجھ سے ہے یہ سوال
کچھ اپنے گھر سے دلا خواجہ معین الدین

کریم مجھ پہ کرم کر رحیم مجھ پہ رحم
دے درد دل کی دوا خواجہ معین الدین

فقیر ہون تیرے در پر سوال کرتا ہون
تو اپنے گھر سے مجھے کچھ دلا معین الدین

تمام ہند کے خوش ہو اولیا بولے
یہ آیا ہند کا اب بادشاہ معین الدین

یہ آیا ہند کا سلطان یہ آیا والی ہند
نصیبہ ہند کا بس تجھ سے کھلا معین الدین

تمہارے آنے سے اجمیر تا بمطلع شمس
خدا کے نام کا ڈنکا بجا معین الدین

نبیؐ نہین ہو و لیکن نبیؐ کے نائب ہو
نبی ہند کہین تو بجا معین الدین

ہوا قدم سے تمہارے یہ ہند صد آباد
جو مردہ دل ہین انہونکی دوا معین الدین

یہانکا راج گیا کفر ہو گیا تاراج
تجھی سے دین کا ڈنکا بجا معین الدین

کہو گا ہنسکے نکیرین تم ٹھہر جاؤ
الہی تو آتا ہے مولی میرا معین الدین

نبیؐ کے خاص نواسی علیؑ کے نور العین
لقب حبیب خدا آپکا معین الدین

جو پوچھا کون ہے معشوق حق حبیب اللہ
تو ہر طرف سے یہ آئی صدا معین الدین

علاج اپنا نہو گا کبھی ارسطو سے
ہے حملہ درد کے اپنی دوا معین الدین

برا ہون نیک ہون جو کچھہ ہون مین تیرا ہون | نہین ہر کوئی سیرا تجھسے ہا معین الدین

گنہگار سگ در حبیب عاشق کو
خدا کیواسطے صورت دکہا معین الدین

۱۳ ۵۸

حضرت مخدوم سید مشتاق علی صاحب المشہور بہ شاہ جہید امیا نصاحب
قدس سرہ العزیز المبارک ہمارے قبلہ عالم پیر حضرت صاحب قبلہ
خواجہ حافظ محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی قدس سرہ الابدی
کے دادا پیر ہین مزار پر انوار قصبہ کہیرے شریف نواح لکہنو مین
واقع ہے تولد مبارک حضرت مخدوم کا سنہ گیارہ سو تین ہجری
المقدسہ مین ہوا اور وفات شریف اونیسوین ماہ رجب المرجب
سنہ گیارہ سو ستاون ہجری مین ہوا گل باغ جنان مین سنہ
وفات شریف نکلتا ہے المقصود مفصل احوال مبارک

حضرت مخدوم جھید امیانصاحب قبلہ کا حبیب الاولیا شریف

مین ہمارے خواجہ اور ہمارے حضرت صاحب قبلہ قطب الاقطاب

خواجہ حافظ سید محمد حبیب علیشاہ چشتی الحیدرآبادی ادام اللہ

تعالے برکاتہ العالی علے سائر العالمین و جمیع المفارق

الطالبین الی یوم الدین نے تحریر کئے ہین اور یہ غزل

مبارک حضرت مخدوم کی شان عالی مین نظم فرمائی ہی وھوھذا

غزل

۱۳ — ۵۸

کتنا تیرے پوتے کا ہون مشتاق علی جھیدامیان

کب تک یہ آفت مین رہون مشتاق علی جھیدامیان
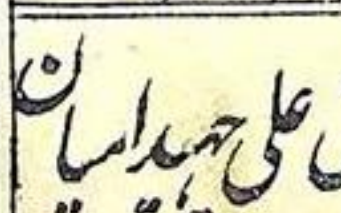
میری سفارش کرکے تو پوتے سے اپنے کچھہ دلا

بدہون براہون اونکا ہون مشتاق علی جھیدامیان
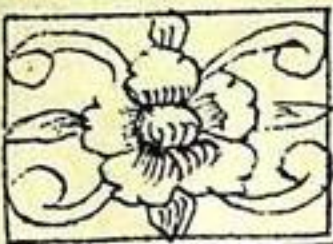
اپنے برُے افعال پہ خود آپ ہی روتا ہون مین
بنتی نہین اب کیا کرون مشتاق علی چہیدا میان
سب کچہہ عیان ہے آپکو جو کچہہ گذرتی مجہہ پہ ہے
ترک ادب ہر گز کہون مشتاق علی چہیدا میان
رنج و مصیبت تابکے دوریگی آفت تابکے
کس سے مین اب جا کر کہون مشتاق علی چہیدا میان
ہے آرزو میری یہہ مرشد سے اپنے دمبدم
کچہہ مانگ کر لاتا رہون مشتاق علی چہیدا میان
سیّد ہمارے حال پر اب رحم کی کیجے نظر
دیکہو بہت دلگیر ہون مشتاق علی چہیدا میان
ہوویتے گے اوپر آپکے امی ابی کو کر فدا
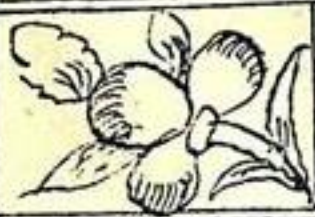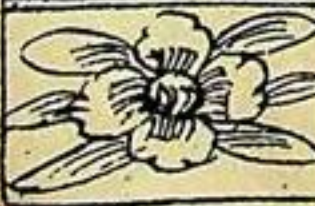
بیٹھا سگ در بنکے ہون مشتاق علی چھیدا میان
دلکو میرے ہے بیکلی کر رحم یا ابن علی
یہ رنج کب لگ مین سہون مشتاق علی چھیدا میان
اے جد ہمارے شیخ کے پوتے سے اپنے بولیو
کچھ بھیک مین پاتا رہون مشتاق علی چھیدا میان
بہر خدا بہر خدا حافظ کے در سے کچھ دلا
دیکھو بہت ناچار ہون مشتاق علی چھیدا میان
سارا زمانہ آپکے پوتے سے نعمت پا رہا
کچھ اونکی دولت مین بھی ہون مشتاق علی چھیدا میان
سُنلے حبیب خستہ کی الحدیہ کیواسطے
حافظ سے کچھ پاتا رہون مشتاق علی چھیدا میان

بار امانت اپنے سر پر اوٹھائے ہم ہین — وہ گنج معرفت کو حاصل کہان ہے ہم مین

قطعہ

بولا کسی نے محمل لیلی کی آرہی ہے — مجنون نے ہنسکے بولا محمل کہان ہے ہم مین

ہی نام میرا لیلی لیلی تو ہے میری مین — اس فن عاشقی کا کامل کہان ہے ہم مین

در پہ جو آئے سائل اوسکو تئین نہ جہڑکو — مسئول کون تبلا سائل کہان ہے ہم مین

یہی مراقبہ ہی یہی ہے شغل اپنا — مشغول ہم ہین اپنے شاغل کہان ہے ہم مین

جب دار پر چڑہائے منصور کو اوسی دم — در پردہ یار بولا قائل کہان ہے ہم مین

وہ کہہ رہا ہی مجہکو مین سن رہا ہون اسکو — اسرار معنوی کا قائل کہان ہے ہم مین

عارف کا قلب و قالب جملہ روح ہوئے — تب ہی یہ بولے ہم سا کامل کہان ہے ہم مین

دل دیدے ہین اپنا جانکو فدا کئے ہین — بتلائے کوئی ہمسا عاقل کہان ہے ہم مین

جو شئی ہے وہ ہم ہی ہین جو چیز ہے ہم ہی ہین — اس عمر خارجی مین داخل کہان ہے ہم مین

ہم ہین حبیب اپنے محبوب نام اپنا

اوس ذات کبریا کا واصل کہان ہے ہم ہین

کیف واہملہ

علی کے پوتے نبی کے دلبر تم اپنا صدقہ مجھے دلا دو

ہوا ہون حاضر تمہارے در پر تم اپنا صدقہ مجھے دلا دو

نہین ہے صبر و قرار جی کو ہے بیقراری کا اور عالم

تپ جدائی سے دل ہے مضطر تم اپنا صدقہ مجھے دلا دو

کریم ابن کریم تم ہو غفور تم ہو رحیم تم ہو

یہ کیا گذرتی ہے دیکھو مجھپر تم اپنا صدقہ مجھے دلا دو

تمہارے در پر گئی جوانی اب آن پہونچی ہے شام پیری

یہ عمر گذری تمہارے در پر تم اپنا صدقہ مجھے دلا دو

دلادو صدقہ نظام دین کا نصیر دین اور فخر دین کا
نہین تو پھوڑونگا سر کو در پر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
مجھے تصدق دلادو اپنا نہین تو مارونگا چیخ ایسی -
کرونگا برپا مین شور محشر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
علم ہے لطف و کرم تمہارا گیا نہ محروم تمسے سائل
ہے یہ طلب میری تمسے رہبر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
ہوا ہے دل غم سے پارہ پارہ کہ بات کرنیکا ہے نہ یارا
بہت ہے احوال میرا ابتر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
یہ عرض ہے اے شہ زمانہ میرے محمد علی سے آخر
شرائب صلت مجھی بلاکر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
حبیب عاجز کا دوجہانمین نہین ہے حافظ سوائے تیرے

یہ بوجھہ بھاری ہی میرے سر پر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

٩ ٦١

فریاد کر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
فرقت مین چل رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

لاچار ہو گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
مدہوش بن گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

دلوادو مجکو صدقہ مولانا فخر دین کا
مفلس ہون مانگتا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

طفلی گئی جوانی آئی ہی اب تو پیری
لاچار ہو گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

طالب وصال کا ہون مطلوب سے ملادو
آوارہ پھر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

صدقہ جناب سید چھیدا میان کا دیجے
سائل ہون مانگتا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

مجھکو تری جدائی ہرگز نہین گوارہ
فرقت مین رو رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

آفت رسیدہ جان ہون ہجر کی بدولت
خواہان وصال کا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

حال حبیب مضطر ہی اندنون نہین ابتر
نظرون سے گر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

کسقدر ہے ناتوانی آپکے بیمار کو
بیٹھکر تکیہ لگایا سایۂ دیوار کو

واعظا ہے عاشقونکا مذہب ملت جدا
جانتے ہین باغ جنت کوچۂ دلدار کو

کردیا اظہار میرا حال دل اب اشک نے
مین سمجھتا ہون قیب اس چشم دریا بار کو

اشتیاق یار ہے اسطرح ہر کو اے حبیب
خلد مین جا ڈہونڈہتا ہون روزن دیوار کو

مئے حب حافظ پلا کر تو دیکھو
کہ مستانہ اونکا بنا کر تو دیکھو

غضب مین جو آوین ہین کو اوٹہین
غلامونکو اونکے ستا کر تو دیکھو

نکل جائیگی حرص دنیا کی دلسے
فقیرونکی صحبت مین آکر تو دیکھو

ابہی بہول جاؤگے باتین بنانا
ذرہ سامنے اونکے آکر تو دیکھو

یہ عاشق ابہی وجد کرنے لگینگے
کوئی راگ انکو سنا کر تو دیکھو

ابہی پہر حافظ کا آجائے اوسپر
کوئی دلکو میرے دوکھا کر تو دیکھو

فقیروں نسے حافظ محمد علی کے

ذرہ کوئی آنکھین لڑا کر تو دیکھو

حبیبا محبت ہے جنکو خدا سے

بہلا دلکو اونسے لگا کر تو دیکھو

۶

سب خطا مصطفےٰ معاف کرو

تم خطا بخش ہو غریب نواز

روز و شب غرق معصیت مین ہون

ہون گنہ گار کر رہا ہون گنہ

عرض خدمت یہ ہے کہ بندہ سے

۶۳

کل گنہ مرتضےٰ رض معاف کرو

اب تو مری خطا معاف کرو

ابتو بہر خدا معاف کرو

جرم میرا شہا معاف کرو

جو کہ سر زد ہوا معاف کرو

سب گناہ اس حبیب بندہ کے

ہند کے بادشاہ معاف کرو

۱۶

۶۴

انتظاری ہے یار آجاؤ

بیقراری ہے یار آجاؤ

روز شب آپکے خناب سوا | آہ وزاری ہے یار آجاؤ

قیس و فرہاد کے سنے قصے | میری باری ہے یار آجاؤ

آپکے لطف اور عنایت کا | فیض جاری ہے یار آجاؤ

سب رقیبونکے سامنے ابتو | میری خواری ہے یار آجاؤ

اس ضعیفی مین کیا میرے سر پر | بوجھ بھاری ہے یار آجاؤ

تمسے آب تمکو مانگتا ہون مین | یہ بھکاری ہے یار آجاؤ

آپکے ہاتھ سے جو پی تھی شراب | وہ خماری ہے یار آجاؤ

لگی دوری کی دلمین سینے مین | اب کٹاری ہے یار آجاؤ

جسکو کہتے ہین سب حبیب | یہ نزاری ہے یار آجاؤ

آپکے ہجر مین یہہ درد والم | مجھپہ طاری ہے یار آجاؤ

آپکے عاشقون کا مجمع ہے | جان نثاری ہے یار آجاؤ

گر نہ آوین ہمارے پاس حضور | شرمساری ہے یار آجاؤ
خواہش وصل مین ہم اپنی عمر | سب گذاری ہے یار آجاؤ
آپ آنے سے بادشہ میرے | رستگاری ہے یار آجاؤ

اپنے عاجز حبیب سے ملنا۔
یادگاری ہے یار آجاؤ۔

۶۴
مجھے یہ کیسی بلا نے گھیرا حسین میری مدد کو پہونچو
بہت ہین دشمن مین ہون اکیلا حسین میری مدد کو پہونچو
ترے سوا نہین ہے میرا نہ کوئی ہادی نہ کوئی حامی
ہے دو جہا نمین تیرا وسیلہ حسین میری مدد کو پہونچو
مین اپنا احوال کیا بتاؤن فسانہ دل کا کسے سناؤن
بہت پریشان دل ہے میرا حسین میری مدد کو پہونچو

تمام حق کے جو اولیا ہین تمہارے در کے ہی مانگتا ہین

تم ہی ہو مرشد تم ہی ہو مولا حسین میری مدد کو پہونچو

مجھے تو آل عبا کی خاطر امام موسیٰ رضا کی خاطر

جمال اپنا تو مجھکو دکھلا حسین میری مدد کو پہونچو

تم ہی ہو استاد اہل معنی تم ہی ہو سر خیل اولیا کے

ہمین تو راہ طریق بتلا حسین میری مدد کو پہونچو

ہمارے دل کی یہ مدعا ہے ہماری تجھسے یہ التجا ہے

حبیب عاجز کمین ہے تیرا حسین میری مدد کو پہونچو

۹

الفت کا مزا تم کسی پروانہ سی پوچھو

جبتک نہ جلے عشق مین عاشق نہ کہو نگا

صحبت مین ہو حقکی بیگانہ کی ہمیشہ

۶۵

فرہاد کی اور قیس کے افسانہ سی پوچھو

جلنے کا مزا دیکھہ کے پروانہ سے پوچھو

ہرگز نہ کہین تم کسی بیگانہ سے پوچھو

تا اپنی حقیقت تمھین معلوم ہو پوری | ایعاقلو جا کر کسی فرزانہ سے پوچھو

اس رہ مین جب پانون رکھو پیچھے نہ ہٹیو | گر بات ہی کم ہو کسی مردانہ سے پوچھو

مستو تمھین حال نظر آویگا اوسکا | ایعاقلو ملکی کسی مستانہ سے پوچھو

آباد رہے حقکی محبت مین سدا دل | معمور یہ دلکی کسی ویرانہ سے پوچھو

ذرات پرستش مین ہین ہم ایک صنم کے | اے برہمنو جا کسی بتخانہ سے پوچھو

کر سکیگا نہ سنا ہو غم عشق کا احوال
عاشق یہ حبیب دل دیوانہ سے پوچھو

ردیف ہای ہوز

واجب لباس امکان مین آیا الحمد للہ الحمد للہ

کثرت مین وحدت ہمکو دکھایا الحمد للہ الحمد للہ

گھر مین ہمارے وہ شوخ آیا الحمد للہ الحمد للہ

پردہ دوئی کا رخسے اوٹھایا الحمد للہ الحمد للہ

وہ پاس میری مین پاس اوسکو وہ آئینہ ہی مین روبرو ہون
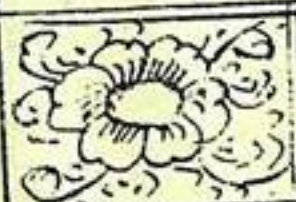
کوئی نہین ہے اپنا پرایا الحمد للہ الحمد للہ

رہتا ہے وہ تو ملک قدم مین کسطو سے اب آیا عدم مین
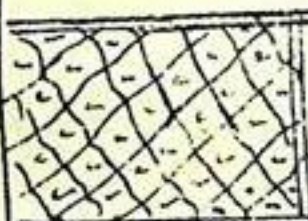
کیا غیب سے وہ تشریف لایا الحمد للہ الحمد للہ

اگر لباس وہ مختلف مین پہنا ہی خرقہ کس شخصیت کا

کیا خوب شکل انسان مین آیا الحمد للہ الحمد للہ

تہی دہوم جسکی کون و مکانمین لولاک آیا بس جسکی شانمین

شکل عرب مین تشریف لایا الحمد للہ الحمد للہ
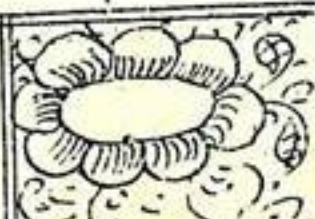
وہ قطب وحدت ہو کرکے آیا اور نام اپنا حافظ بتایا

چشتی نظامی فخری کہایا الحمد للہ الحمد للہ

ابتو حبیبا محبوب اپنا مقصود اپنا مطلوب اپنا
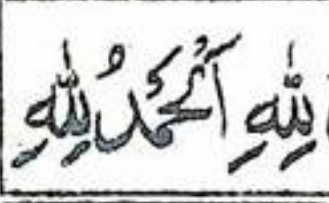
پردے مین صورت اپنی دکہایا الحمد للہ الحمد للہ

ردیف یائی تحتانی

اے تصدق تیری اجمیر بسانیوالے
سر جہکاتے ہین تیری در پہ زمانیوالے

ہم کہڑے ہین تیری دروازے پہ دامن پہیلائے
اک نظر اک نظر اے ملک دلانیوالے

مے کوثر کا کوئی جام ادہر بہی ساقی
دل بہڑک اُٹھا ہے اے آگ بجہانیوالے

راہ مین غول بیابان کا ہی کہٹکا مجکو
ساتھہ ہو رہ مری اور رہ بتانیوالے

مین بہی معتقد ہون ابخواجہ معین چشتی
مجہے مہلت نہین دیتے ہین زمانیوالے

والی ہند ہو تم قطب مشائخ ہو تم
مثل عیسے کی ہو مردونکو جلانیوالے

کوئی آتا ہی تیری در پہ کوئی جاتا ہی
اب سے لنگ کے توجہو کی ہین زمانیوالے

مانگنے بہیک تیری در پہ تو آیا ہی حبیب

دی تصدق میری بگڑی کے بنانیوالے

۷

۶۹

خواجہ سلیمان پیر کلان تو سہ والے سنگڑ والے

ہمکو دیکھو غوث زمان تو سہ والے سنگڑوالے

حال ہمارا مضطر ہے آپکو سبکو کچھہ ظاہر ہے

ارحم ارحم شاہ شہان تو سہ والے سنگڑوالے

تم ہو میرے شیخ کبیر میرے مرشد یا مرے پیر

حال مرا ہے تمکو عیان تو سہ والے سنگڑوالے

محمد علیشاہ خیر آبادی اُنظر الینا یا هادی

نورِ محمد فخر جہان تو سہ والے سنگڑ والے

مجکو کچہہ ارشاد کرو یہ دل غمگین شاد کرو

چمکا دیجے میری دوکان تو سہ والے سنگڑوالے
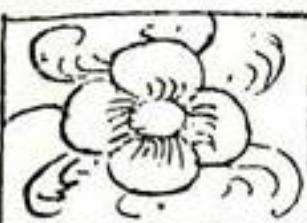
آپکے در پر آیا ہون عمر مین اپنی گزار اہون
جاؤن مین تمکو چھوڑ کہان توسہ ولے سنگڑ والے
اپنے حبیب خستہ پر لطف و کرم کی کیجے نظر
رحم کر و اب قطب زمان توسہ والے سنگڑ والے

تو نور خدا ہے تو ابن علی
محمد علیشاہ چشتی ولی

تیری خاکپا مجکو اکسیر ہے
ہر اک درد کی ہے دوا اے ولی

تیرا نام ہے ورد جان ہر نفس
تیری بات لگتی ہے دلکو بھلی

خدا کے لئے کیجئے جلد حاصل
یہ عاجز کمین کی مرادِ دلی

سبب کیا جو صورت دکھاتے نہین
مجھے پڑگئی ہے بہت تلملی

کرون عرض مطلب تو حاجت نہین
ہو آگاہ راز خفی و جلی

کسیکو دیا آپنے تاج و تخت
کسیکو دیا عارفی کاملی

گناہ گار ہون عفو تقصیر ہو
برائے محمد برائے علیؓ

تری ذات ہی گنج اسرارِ معنی
عیان تیرے چہرہ پہ ہے کا ملی

تری بات سننے سی عشاق کی
کنول سی کہلا کرتی دل کی کلی

بصارت بصیرت ہوئی اوسکو حاصل
تری پاؤں پر جسنے آنکھین ملی

مبارک ہے زاہد کو بس حور و غلمان
مجھے رشکِ جنت ہی تیری گلی

اگر بوریا تیرے در کا ملے
مین جانونگا ہے مسند مخملی

محمد علی کا غلام کمینہ
حبیب علی ہے حبیبِ علی

آیا ہون در پہ حضرت خواجہ نظام دین کے
اور دیکھنے کو تربت خواجہ نظام دین کے
سلطان کل مشائخ حق نے کیا ہے تم کو

ملتی ہے گہر سے نعمت خواجہ نظام دین کے

اب جان و دل سے اونپر کیونکر نہ ہون مین قربان
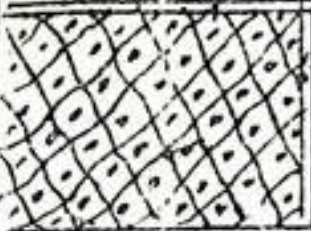
پایا ہون در سے دولت خواجہ نظام دین کے

سارے نظامی فخری حاضر ہین اونکے در پر

لینے کو خیر و برکت خواجہ نظام دین کے

قسمت مین جسکے ہووے وہ آکے لے ادہر سے

لٹتی ہے یان ولایت خواجہ نظام دین کے

کچھ بہیک اونکے در سے ہین مانگنے کو آیا

ہوجائیگی عنایت خواجہ نظام دین کے

ہے ساتون آسمان سے ساتون زمین تلک سب

ہین زیر دست قدرت خواجہ نظام دین کے

ہژدہ ہزار عالم ہے اونکے زیر فرمان
اور تابع حکومت خواجہ نظام دین کے

محشر کے دن اوٹھینگے کہتے ہوئے لحد سے
ہم ہین غلام حضرت خواجہ نظام دین کے

جو مانگنے کو آیا ہے بھیک اونکے در سے
بس ہو گیا عنایت خواجہ نظام دین کے

خواجہ نصیر دین سے حافظ تلک یہ سبکو
در سے ملی خلافت خواجہ نظام دین کے

ہان ذات پاک اونکی ہے رحمتِ دو عالم
ملتی ہے در سے عزت خواجہ نظام دین کے

ہو جائین میرے دلکے مقصد مراد حاصل

یارب برائے حضرت خواجہ نظام دین کے

عاجز حبیب خستہ در پہ ہوا ہے حاضر

کچھ مانگنے کو حضرت خواجہ نظام دین کے

یارب دے مجھے الفت محبوب الٰہی کی
ہاتھ آئے میری دولت محبوب الٰہی کی

پامال کیا جنے شاہوں کو جو دہلی کے
اللہ ری یہ طاقت محبوب الٰہی کی

سلطان مشائخ ہیں سالار ولایت ہے
حق پاس ہے یہ عزت محبوب الٰہی کی

ہیں سارے زمانہ میں جتنے کہ نظامیہ
ملتی ہے انہیں نعمت محبوب الٰہی کی

کمزور نہ جانو تم اے دوستو میرے کو
ہے دلکو میری قوت محبوب الٰہی کی

فقراؤ مساکین کے سلطان ہیں ہمیشہ
کیا جانے کوئی عظمت محبوب الٰہی کی

سب جن و ملک انسان رہتے ہیں سدا ان کے
ہے اونکے تئیں ہیبت محبوب الٰہی کی

سرکار نظامی میں جو آیا ارادت سے
حاصل ہے اوسے بیعت محبوب الٰہی کی

اب عاصی ہزارون ہی فردوس مین جا بیٹھے | ہر روز یہ ہی عادت محبوب الٰہی کی

۸
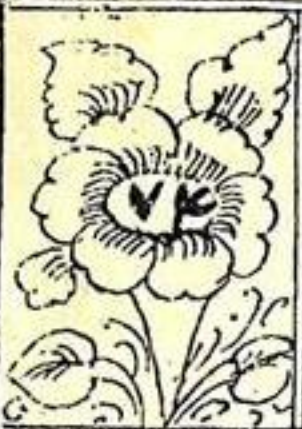
ناچیز حبیب اپنے محبوب کا کہتا ہے
ہے اوسکو بہت الفت محبوب الٰہی کی

۷۴

تیرے در کی بس ہی مجھے دار بانی | محمد علیشاہ چشتی نظامی
ذرا آب وصلت سے سیراب کیجے | ستاتی ہے از بس یہ تشنہ دہانی
ہے فرہاد و مجنون کے قصے جدا ہی | بڑی ہے یہ سب سے ہماری کہانی
سمجھتے ہین کعبہ تمہین اپنا قبلہ | جو ہین اہل حق اور اہل معانی
تو ہی مجھکو لغزش سی گرنے نہ دیوے | سنبھالو کہ از حد ہے اب ناتوانی
روا کیجئے جملہ حاجات اپنی | جہا مین ہو جبتک مری زندگانی
بھکاری ہون کچھ بھیک دلوا در سے | کرم کیجئے مجھپہ اے یار جانی

گنہگار عاجز حبیب حزین پر

تم اپنے کرم سے کرو مہربانی

جد تیرا حیدرِ کرار ہی حافظ مولیٰ
نانا جان احمدِ مختار ہی حافظ مولیٰ

لاکھوں بسمل تیری محفل مین ہزارون ہین شہید
شور ہی گرمیٔ بازار ہی حافظ مولیٰ

قُم باذنی کی صدا آتی ہی ٹہوکر مین تیری
کیا قیامت تیری رفتار ہی حافظ مولیٰ

شہ سلیمان کی تصدق سی ہو تقصیر معاف
یہ گنہ گار خطاوار ہے حافظ مولیٰ

رشکِ خورشید تیرا چہرۂ نورانی ہے
دیدِ حق آپکا دیدار ہی حافظ مولیٰ

اوسکو دکھلا دے ذرا اپنا جمالِ انور
جو تیری چشم کا بیمار ہے حافظ مولیٰ

سکڑون مست محبت ہین ہزارون ہین ہوشیر
گہر تیرا خانۂ خمار ہے حافظ مولیٰ

جو کہ آیا تیری دربار سی خالی نگیا
گیا تیرے فیضکی سرکار ہی حافظ مولیٰ

بیشبہہ مرشدِ عالم ہے مگر میرے لئے
رومی و شبلی و عطار ہے حافظ مولیٰ

فخرِ دین نور محمدؐ کے لئے رحم کرو
بندہ تقدیر سی لاچار ہی حافظ مولیٰ

مین تو ہون قطرۂ ناچیز تو ہی ابر کرم
تجکو آسان ہے مجھے دشوار ہی حافظ مولی

لوگ کہتے ہین جسے بندۂ مسکین حبیب
وہ تیرے در کا نمک خوار ہے حافظ مولی

رحم کیجئے مجھپہ محبوب باری
نہو جائے دیکھو کہین میری خواری

ذرا مجھے ملجاؤ اے شاہ خوبان
میری عمر گذری ہے فرقت مین ساری

اے سلطان مشائخ کے دیکھو گدا کو
ضعیفی کی حالت مین یہ آہ وزاری

تیری ذات ہی رحمت جملہ عالم
یہ صفتین تمہاری ہین اوصاف باری

جہگڑا ہے سب عاشقانِ خدا کا
اے محبوب تیری جو نکلی سواری

چمک جائے قسمت کا اپنی ستارا
اگر دیکھ پاؤن مین صورت تمہاری

میرا مدعا ہے میری یہ تمنا
رہے حالت وجد مین ہوشیاری

تصدق سے گنجشکر کے خدایا
رہے تا قیامت یہ فیضان جاری

اے محبوب یزدان حبیب علی کو
تمہاری عنایت کی ہے انتظاری

ہین در پہ تیرے مرشد رہبر کئے ہمسے
عاشق ہین تیری سبط پیمبر کئے ہم سے

جان نظر کی آئے ہین لیے ہاتھہ مین سر کو
بیٹھے ہین تیری در پہ لاور کئے ہم سے

صورت کو تیری دیکھکے وہ غیرت لیلی
مجنون سے بنے ہوگئی ششدر کئے ہم سے

مسجد نہین بت خانہ نہین مے کی دوکان ہے
یہان مست ہین آزاد قلندر کئے ہم سے

اے دوست سنو ایسی سخی کا یہ ہے دربار
مفلس تھے بنے آکے تونگر کئے ہمسے

کیا جانون کسے پیر مغان مست بنا دے
ہین ہاتھہ مین لیے شیشہ و ساغر کئی ہم سے

معلوم نہین کسپہ بہت پیار ہے انکا
یہان سیکڑون بیٹھے ہین مسافر کئی ہم سے

تصویر برابر نہین کھنچتی ہے اونکی
حیران و پریشان ہین مصور کئی ہم سے

اسجا سے قدم دیکھو تو اوٹھتا نہین کسکا
یہان بیٹھ گئے آکے بہادر کئی ہم سے

کچھ خوف ہمین اپنی گناہونکا نہین ہے
بخشائینگے وہان شافع محشر کئی ہم سے

چلتا نہین ہے زور یہان سانس اوسکے
رستم سے یہان ہوگئے لاغر کئی ہم سے

سب عمر کئی خواہش دیدار صنم مین
در پر ہین لگائے ہوئے بستر کئی ہم سے

زنجیر یا طوق محبت ہے گلے مین
یان ہین لئے آنکے زیور کئی ہم سے

چشتی ہون نظامی ہون سلیمانی ہون فخری
صد شکر کے یہان لائے مقدر کئی ہم سے

جب جا حبیب عشق کے کوچہ مین پہونچا
بیزار ہوئے خویش و برادر کئی ہم سے

حیدرآباد دکن مین تو ہے
نوجوان پیر کہن مین تو ہے

والی ہند معین الدین ہو
آیا اجمیر کے بن مین تو ہے

مانگتا ہون مین تجھی سے تجھکو
میرے ہر شعر و سخن مین تو ہے

ہر تعین مین نئی شان لیا
آیا ہر مرد مین زن مین تو ہے

تو ہی ہے مین ہون فقط وہم گمان | میرے ہر تار بدن مین تو ہے
چہچہاتی ہے یہ کہہ کے بلبل | گل مین سنبل مین چمن مین تو ہے

تو حبیب اور توئی ہے محبوب
جسم مین جان مین تن مین تو ہے

پلادے مجھے ساقی سدا حضور رہے | اور ایسا جام دے ہر دم مجھے سرور رہے
بڑا وہ اکمل کمل ہے شیخ کامل ہے | ہمیشہ قرب ہو دائم جسے حضور رہے
جو کوئی عاشق صادق ہو اپنے مرشد کا | نہ دیکھے آنکھ اوٹھا کر اگرچہ حور رہے
جو اہل دل ہین اونہین ہوتی ہے تجلی حق | خدا کے فضل سے دل انکا کوہ طور رہے
کسیکی نیکی بدی سے نہین ہے اونکو کام | جو بیشعور ہین کب اونکی تئین شعور رہے
ہمارے رخ پہ ہے عکس جمال مصحف و | اونہین کی چشمون کا آنکھون مین اپنی نور رہے

ہر ایکدم اونہین فیضان ہو رہا ہے حبیب

اگرچہ ظاہر امرشد سے اپنے دور رہے
میری مدد کو سدز محشر حافظ حافظ ہے
سایہ افگن میرے سر پر حافظ حافظ ہے
جن و انسان حور و غلمان کہتے ہین سارے گبرو مسلمان
حق کا ولی اور ابن حیدر حافظ حافظ ہے
جانو اوسکا کام ادا حاجت اوسکی ہو گی روا
وقت مشکل جسکی زبان پر حافظ حافظ ہے
شان محمدؐ اور علیؑ کی لے آئے ہین حضرت نے
جمال دین کے علم کا دفتر حافظ حافظ ہے
کعبۂ مسلمین قبلۂ جان ہر خانۂ تن مین روح روان ہے
ہمکو تیرا روئے انور حافظ حافظ ہے۔

جنکی حمد کی شان مین آیا یُطَہِّرَکُم تَطہیرا ہے
نور مجسم جسم مطہر حافظ حافظ حافظ ہے۔

چال ہے اونکی حق کی پسند رتبہ عالی ایسا بلند
دوست خدا کا سبط پیمبر حافظ حافظ حافظ ہے

پورا ہوگا اوسکا سلوک گر ہو ملاک یا مملوک
جسکا حامی ہادی رہبر حافظ حافظ حافظ ہے

نفع ملیگا اوسکو خوب ہر طالب پاویگا مطلوب
جسکا حبیبا مرشد اکبر حافظ حافظ حافظ ہے

۸۰
مجھے تیری فرقت گوارا نہین ہے
کوئی تجھسا مجھکو پیارا نہین ہے ۸۱

ذرا کیجیے انصاف تا کے جدائی
یہ دل ہی میرا سنگ خارا نہین ہے

بھلا کون ہر وقت مشکل کے دیکھو
جو مرشد کو اپنے پکارا نہین ہے

بھلا حسنِ خوبی مین آماہِ طلعت
کوئی اور تجھسا دل آرا نہین ہے

عرب روم بغداد اجمیر توسہ
یہ کس جائے تیرا پکارا نہین ہے

سگِ در بنا یا اگر وائے قسمت
تیرے در پہ اپنا گذارا نہین ہے

نکل آؤ پردے سے باہر نکل کے
یہ دلمین کسیکا اجارہ نہین ہے

حبیبِ علی کو میرے پیر حافظ
دو عالم مین تجھ بن سہارا نہین ہے

میری التجا ہے خدا کے ولی سے
محمد علی سے محمد علی سے

اگر قرب حق تجھکو منظور ہووے
ولا رکھ تو حافظ محمد علی سے

جسے بوریا او سکے در سے ملے گا
اوسے کام کیا مسندِ مخملی سے

نہ خالی پھرا اونکے دربار سے کوئی
جو مانگا سو پایا مین اونکی گلی سے

محبت ہے کامل تو سب کچھ ہی حاصل
نہ ذکرِ خفی اور سرِ جلی سے

ہین کچھ مانگ کے اونسے لے آؤنگا اب | صبا مجھکو لیجا پھر اوسکے گلی سے

حبیب علی مانگ لے دین و دنیا
محمد علی سے محمد علی سے

سخاوت کے دریا محمد علی | کرامت مین یکتا محمد علی
تمہارے سوائے تمہارے سوائے | نہین کوئی میرا محمد علے
ہون بگڑا ہوا مجھکو آکر بناؤ | پئے شاہ توسہ محمد علے
خدا کے لئے جلد کشتی کو میری | لگا دے کنارا محمد علے
ہوئی اوسکی مشکل تو یکدم مین آسان | جو تجھکو پکارا محمد علی
پریشان خاطر ہون بس اندوہین | مدد کیجے مولا محمد علی
رہون تا کبے ہجر کی آفتو نمین | ذرہ شکل دکھلا محمد علی
ہوا ہے نہوگا کوئی حشر تک | شرافت مین تجھسا محمد علے

بہکتا پھرے کب تلک یہ حبیب
اسے راہ بتلا محمد علے

محمد مصطفے سالار دین ہے
نبی ہے رحمۃ للعالمین ہے

تمامی اولیا کل انبیا بھی
اوسی دربار کے سب خوشہ چین ہے

نبی الہاشمی مکی قریشی
کہ دربان جسکا جبرئیل امین ہے

زمین و آسمان مین مچ گئی دہوم
گیا جب عرش پردہ نازنین ہے

محبت ہے حبیب احمد سے جسکو
اوسکے واسطے خلد برین ہے

محمد کا سایہ محمد علی ہے
حقیقت مین دیکھو خدا کا ولی ہے

نبی کا نواسا علی کا ہے پوتا
وہ آل نبی ہر وہ حق کا ولی ہے

گنہگار ہون کیجئے عفو تقصیر
نہایت ہے درد کو اب تلملی ہے

وہ ہی قطب وحدت ہی شان رحمت — وہ آل نبی ہی وہ ابن علی ہے
ولا اپنی بخشش کو روز قیامت — محمد علی ہے محمد علی ہے
ملا چین و آرام دونو جہان مین — جسے آبرو تیرے در سے ملی ہے

میرے پیر حافظ محمد علی کا
غلام کمینہ حبیب علی ہے

تیرے در کے سوا یا حافظ چشتی — نہین کوئی میرا یا حافظ چشتی
ہون گرچہ برا یا حافظ چشتی — پر ہون مین ترا یا حافظ چشتی
آفات سماوی سی ہمکو — تو جلد بچا یا حافظ چشتی
ستار عیوب گنہ گار ان — دربار تیرا یا حافظ چشتی
تو شاہ ولایت کا پوتا — مین تیرا گدا یا حافظ چشتی
تیرے در پہ ضعیفی آ پہونچے — کہان جاؤن بھلا یا حافظ چشتی

کشتی ہے ہماری طوفان مین — تو پار لگا یا حافظ چشتی

کر عفو برائے فخر الدین — میری جرم و خطا یا حافظ چشتی

گر سارا زمانہ مجھسے پھرے — تو مت ہو خفا یا حافظ چشتی

دیدار کا تیرے طالب ہون — صورت کو دکھا یا حافظ چشتی

مین کس سے کہون بیماری لگی — مری کیجے دوا یا حافظ چشتی

سب رنج و مصیبت دور ہوئی — جو در سے پڑا یا حافظ چشتی

سب مشکل اوسکی آسان ہے — جو ورد رکھا یا حافظ چشتی

کر رحم حبیب خستہ پر
از بہر خدا یا حافظ چشتی

فلک زیر شانِ محمد علی ہے — ملک دربانِ محمد علی ہے

خرید و یہان دین و دنیا کا سودا — یہ کیا کاروان محمد علی ہے

سنا حسن یوسف کی تعریف جیسی
تو آیا گمانِ محمد علی ہے

ملک کہتے ہین چلیو راہ ادب سے
یہ دیکھو مکان محمد علی ہے

کوئی مست مدہوش عاشق ہی اونکا
کوئی مدح خوان محمد علی ہے

مریدونکو اونکے نہین خوفِ محشر
یہ کیا عز و شان محمد علی ہے

ملایک کہینگے بروزِ قیامت
یہ آیا نشان محمد علی ہے

ہر ایک خادم حافظ دین و دنیا
گل بوستانِ محمد علی ہے

وہ فیضان عالی ہر اوس بادشہ کا
ہر ایک جا دوکان محمد علی ہے

یہ ہندو دکن اور پنجاب و کوکن
ہر ایک خاندان محمد علی ہے

حبیب علی خلق کہتے ہین جسکو
سگ آستانِ محمد علی ہے

یہ کشتی پار کرو میری معین الدین اجمیری
بڑی سرکار ہے تیری معین الدین اجمیری

ہمیشہ وصل ہو ہر دم مجھے تیری حضوری ہو
نہ ہووے مجھکو مہجوری معین الدین اجمیری

مجھے صدقہ دلا دے خواجہ قطب الدین کاکی کا
کہ ہر دم یاد ہے تیری معین الدین اجمیری

بہت ہون اندنون مضطر اغثنا مرشد میرے
خبر لیجے جلد اب میری معین الدین اجمیری

میرے خواجہ میرے مولا تمہارے پاس آسان ہے
مجھے ہے سخت مجبوری معین الدین اجمیری

ملے یک جام ایسا ساقی کوثر کے صدقہ سے
مجھے دائم ہو مخموری معین الدین اجمیری

تیری در پر مین بیٹھا ہون ضعیفی ناتوانی مین
نہ ہووے مجھکو معذوری معین الدین اجمیری

کہانتک انتظاری تاب کیجے مجھکو پریشانی
کرو حاجت میری پوری معین الدین اجمیری

حبیب اللہ بندہ کو جمال اک دم دکھلا دے
ستاتی ہے تیری دوری معین الدین اجمیری

نظر خواجہ معین الدین چشتی
ادہر خواجہ معین الدین چشتی

عنایت ہو میری آہ و فغان مین
اثر خواجہ معین الدین چشتی

مجھے اب بھیک دینی دیر ہرگز — نگر خواجہ معین الدین چشتی رح

تصدق آپ پر ہین میرے مادر — پدر خواجہ معین الدین چشتی رح

ولا دو باغ سے اپنے مجھے تم — ثمر خواجہ معین الدین چشتی رح

مجھے کعبہ مجھے قبلہ ہے تیرا — یہ در خواجہ معین الدین چشتی رح

تمامی اولیا مثلِ ستارہ — قمر خواجہ معین الدین چشتی رح

گلستان مین تمہارے ہووے میرا — شجر خواجہ معین الدین چشتی رح

میری اس راہ مین مضبوط باندھو — کمر خواجہ معین الدین چشتی رح

حبیبِ کمترین پر رحم کی ہو
نظر خواجہ معین الدین چشتی

نبی کے نواسے علی کے پیارے — محمد علیشاہ حافظ ہمارے

تمہاری کہاکے کسی جا پکارین — بُری ہین تمہارے بھلے ہین تمہارے

توہوتی ہی یکدم مین حاجت روائی
مرے پیر و مرشد جو تمکو پکارے

جوانی گئی در پہ آئی ضعیفی
یہ عاجز پڑا ہے تمہارے سہارے

ذرہ پار کر دیجے اب مری کشتی
پڑی ہے یہ دریائے غمکے کنارے

نظر کیجیے اوسپہ لطف و کرم کی
حبیب علی ہے تصدق تمہارے

اوسکے کوچہ مین جا نہین سکتے
جا کے پھر وہانسے آ نہین سکتے

گھر بار پاس ہر ولی کے ہے
دلکو کیا کھینچ لا نہین سکتے

حکم حقسے یہ دوستان خدا
قبر سے کیا اوٹھا نہین سکتے

پیر کامل مرید کو اپنے
کیا خدا سے ملا نہین سکتے

شیخ خود اپنی صورت اصلی
ہر بشر کو دکھا نہین سکتے

جب تلک یہ مرید تشنہ نہو
جام مستی پلا نہین سکتے

گر کوئی آدمی امین نہو
کیمیا بہی بتا نہین سکتے

لوح محفوظ جسکے ہاتہہ مین ہو
کیا لکہے کو مٹا نہین سکتے

اہل حق اپنے کل مریدونکو
دیکہتے ہین کہا نہین سکتے

جو ہین محبوب اس زمانہ کے
کیا وہ مردے جلا نہین سکتے

بوالہوس ہر مرید کو مرشد
رب سے ہرگز ملا نہین سکتے

جو کہ مرشد کی مار مین آیا
کوئی اوسکو بچا نہین سکتے

ہووے جسپر عنایت مرشد
اوسکو کوئی ستا نہین سکتے

جز جناب حضور پاک شیخ
کوئی کامل بنا نہین سکتے

گر کوئی ہو مرید نافرمان
پیر تب بہی گرا نہین سکتے

اس حبیب کمین عاجز کے
کوئی دل کو دوکھا نہین سکتے

۹۲

مجھکو مطلب ہے نہ اب سیّات نے حسنات سے
کام ہے دونون جہانمین مجکو تیری ذات سے
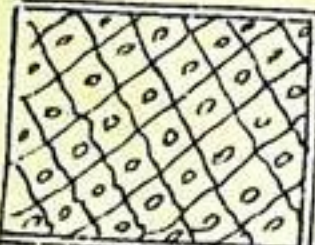
المدد شیخ دو عالم حافظ دنیا و دین
استعانت چاہتا ہون اپنی سب حضرات سے

جمع تہے ایک آئینے مین مختلف شکلون کے ساتھ
کہینچ لایا وہ سکندر نے ہمین ظلمات سے

سب تیری بر آئینگی یکدم مین امید دلی
ملتجی ہر دم رہا کر چشت کی سادات سے

دیکھ لے چشم بصیرت سے تو اپنے یار کو
دید کعبہ کی کیا کر بیٹھ کر عرفات سے

ہو رہا ہے ہستیٔ موہوم کا دل مین خیال

رہنما جلدی بچاؤ مجھکو اس آفات سے

سات ہے میرے وہی رہتے ہین جسکے پاس ہم

کیا غرض ہے ہمکو بولو قافلہ کے سات سے

ذات مین ہے جو فنا اور دید مین جو ہے محو

بے تعلق ہو گیا ہے نفی اور اثبات سے

ہین پوجاری ایک بت کی جان و دل سے اے حبیب

١٠

ہے سری ابرو مین قاتل یہ کیسی جلادی

٩٣

یہ طرفہ دیکھو فرزند کر رہے ہے فسادی

اوٹھون جہان سے جب لیکے توشہ ایمان

مین جان تجھ پہ لگا دون یہ روز ہے میری شادی

ہوا ہے کام ہمارا بحق خرقۂ شیخ

جو روکے بولا مین انظر الینا یا ہادی

ہین در پہ آپکے آیا ہون دادخواہی کو

اے دادرس فریاد سن لیجے میری فریادی

ہمارے حال پہ یا شیخ اب رحم کیجے

بحق خواجہ اجمیر و شاہ بغدادی

میرے پہ سخت ہی مشکل اے پیر حاضر باش
ے دستگیر نہو جائے میری بربادی

رحم کرو میری اوپر بوقت پاک ای شیخ
کر اس غلام کی ہو جائے خانہ آبادی

کبھی تو راہ بھٹکنے ہوئی نہ جاوینگے
ہمارا حافظ مولا ہے خیر آبادی

مدد حباب محمد علی ولی اللہ
عدو تو کرنے لگا ہے میرے شدادی

تمام عمر گذار ہی تیری غلامی مین
حبیب عاجز و مسکین حیدر آبادی

رب عرب بنکی جو آیا مراجی جانتا ہے
شاہِ اجمیر کہا یا مراجی جانتا ہے

یار جب سامنے ایا میرا جی جانتا ہے
اپنی صورت جو دکھا یا میرا جی جانتا ہے

جب تصور تیرا آیا میرا جی جانتا ہی
جو مزا دلنے اوٹھایا مراجی جانتا ہے

تیرا ہی شہرہ تہا پھر کیونکہ ٹرہی یہ جالیں
کے نسیم پردہ مین آیا مراجی جانتا ہے

غیب سے آکے شہادتمین کیا اپنا ظہور
مختلف تشکل دکھایا مراجی جانتا ہی

ہون گنہ گار ولیکن نہین پروا کچھہ بہی
تو ہی بخشیگا خدایا مراجی جانتا ہے

خوبرو سارے زمانے کے مین دیکہا لیکن
پہر نہ تجہسا نظر آیا مراجی جانتا ہے

راہ کو بہولکے بہٹکا تہا مگر کیا کہنا
جسنے یہ راہ پہ لایا مراجی جانتا ہے

دیکھو نسبت ہے مہیری یار کی بس صیادی
دام مین جسنے پہنسایا مراجی جانتا ہے

نہین معلوم کہ کس وجد مین ہے کہتا ہون
پیر کامل نظر آیا مراجی جانتا ہے

دیکہکر خندۂ گل ناز سے بلبل نے کہا
تو ہر ایک جا نظر آیا مراجی جانتا ہے

اپنا ہر تار نفس ہاتہہ مین جسکے ہے حبیب
ناچا مین جیسا نچایا میراجی جانتا ہے

جو اس جہان مین لیل و نہار باقی ہے
تو جب تلک دل عاشق مین پیار باقی ہے

خزا مین دیکھو تو کیا باغبانکا ہے یہ کرم
ہمارے واسطے باغ و بہار باقی ہے

پہر اجو اوسکے لئے اے جنون بیابانمین
تو اب تلک مرے پاؤن مین خار باقی ہے

لیا ہے لاکھونکو صیاد دام مین اپنے
مجھے تو ہنس کے کہا یہ شکار باقی ہے

گیا جو موسم گل ہو گئی خزان ساری
ہمارے باغمین ابتک بہار باقی ہے

پلایا ساقی نے ہمکو جو ایک جام شراب
کہ ابتلک میرے سرمین خمار باقی ہے

تمہارے روے و کاکل کا اے گل خوبی
مجھے تو شام و سحر انتظار باقی ہے

دم اخیر ہے حاجت روا ادہر آؤ
فقط تمہارا مجھے انتظار باقی ہے

ہم اپنے وقت کے منصور ہین بلا شبہہ
فقط ہمارے لئے ایک دار باقی ہے

تمہارے عشق نے جامہ کی دہجیان جو اڑائین
نہ جسم زار پہ اب ایک تار باقی ہے

تمہین تو ڈھونڈھتا پھرتا رہا زمانے مین
حبیب ایک فقط کوئے یار باقی ہے

دیکھ کے اونکو ہمتو کانپ رہے
آجتک ہم رقیبو ہانپ رہے

آپ تھے ہین تھا اور نہ تھا کوئی
مین ہوا گم تو آپ ہی آپ رہے

سب سے زائد ہو پیر کی الفت
نہوئے اوسکی در کی پیمایش
شاید آجائے وہ نصیبے سے
اوسمین روشن چراغ عرفان ہو

خویش و مادر ہو یا کہ باپ رہے
عمر گذری ہم اوسکو مانپ رہے
دل مین امید رکھکے ٹانپ رہے
جسم سالک کا مثل چہانپ رہے

یار آغوش مین ہے اپنے حبیب
ہے یہ غفلت جو اوسکو ڈہانپ رہے

قطب المدینہ یا شیخ یحییٰ
جسکو مین آیا اب پار کیجے
عطر و اگر کے دیو عوض مین
گنج شکر کے گہر سے دلادو
چمکادو جلدی اب تو ہمارے

مین ہون کمینہ یا شیخ یحییٰ
میرا سفینہ یا شیخ یحییٰ
اپنا پسینہ یا شیخ یحییٰ
ہمکو دفینہ یا شیخ یحییٰ
دل کا نگینہ یا شیخ یحییٰ

حرص و ہوا کو دل سے نکالو | اور کبر و کینہ یا شیخ یحیی

مین سر سے چلتا جا کر کہ دیکھون | بازار مینہ یا شیخ یحیی

۵۰ ۹۸

اے خواجہ حبیب خستہ ہی تیرے

در کا کمینہ یا شیخ یحیی۔

میری خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی | تمہین کل اولیا کی دیا حق نے شہنشاہی

خطاب رحمۃ اللعالمین حق سے ملا تمکو | فریدالدین نے دیڈالی تمہین کل ہند کی شاہی

نظام الدین ہمنے حقتعالی سے دعا کی ہے | خداوند دو عالم سید بدہر چہ کہ تو خواہی

حکومت مین ہے تیری جن انسان ملائک سب | ہی تیری بادشاہت ماہ گیکر کے تا ماہی

۸ ۹۹

حبیبا اولیا غوث و قطب جتنے ہین دنیا مین

ہی سب کے دلمین یہ شبہہ تمہاری منزل و جاہی

اپنی شکل دکھایا کرتے | اپنا دیوانہ بنایا کرتے

دل سے دل اپنا ملایا کرتے — آنکھہ سے آنکھہ لڑایا کرتے

راہ کو بھول بھٹکتا ہو کوئی — راستا اوسکو بتایا کرتے

اشک کے بدلے شب فرقت مین — آنکھہ سے خون بہایا کرتے

اپنے عشاق کو شاہ خوبان — آپ ہنس ہنس کے رولایا کرتے

جو کبھی مری کہانی اوسکو — قصہ مجنون کا سُنایا کرتے

ایکدم مین دل پژمردہ کو — قُم باذنی سے اوٹھایا کرتے

۷

زاہد خشک کو بھی مثل حبیب

اپنا دیوانہ بنایا کرتے

۱۰۰

ہجر کے غمسے چھڑادی جو چھڑانا ہی تجھے — وصل کا جام پلادی جو پلانا ہی تجھے

خاک قدمونکی تیری یار عوض سرمہ کے — مری آنکھہومین لگادی جو لگانا ہی تجھے

لن ترانیکی نکر خوش سخنی ہمسے تو — اپنا دیدار دکھادی جو دکھانا ہی تجھے

غیر کی شکل مرے دلمین نہ آجائی کہین
اپنی تصویر جما دے جو جمانا ہے تجھے

کب تلک رنج و تعب مین تیری فرقت کے رہون
اپنے رو تو نکو ہنسا دی جو ہنسانا ہی تجھے

قبر پر آکے ذرہ رشک مسیحا مجکو
ایک ٹھوکر سی جلا دو جو جلانا ہی تجھے

خواجہ سلیمان حافظ چشتی
پار لگاؤ میری کشتی

فخر جہان اور نور محمد
دیکھو میرا حال زشتی

اَحَدٌ دَّ اَحَدٌ دَّ اِرْحَمْ اِرْحَمْ
نفس عدو سے ہو اب گشتی

میرے آقا پشت و پناہ
دونو جہان کے میرے پشتی

در پر تیرے حاضر ہین
ہندو مسلمان سارے گشتی

۶ کہتے ہین جسکو چشتی بہشتی ۱۰۲

رحم اب احمدِ مختار کیجئے
کرم یا حیدر کرار کیجئے

سلیمان زمان حافظ کا صدقہ
ہماری ناو جلدی پار کیجئے

جما کر دل مین طالب شکل مرشد
اوسے تو اب گلے کا ہار کیجئے

ملا کر عین و شین و قاف کو تم
یہہ نسخہ وصل کا تیار کیجئے

سوا اپنے درکے پیر حافظ
کسیکا مت مجھے لاچار کیجئے

۸ حبیب خفتہ کو اے ماہ خوبان
جگا کر اب اوسی ہوشیار کیجئے ۱۰۳

گنجینۂ اسرار الٰہی تو ہے
اور حکم دہ امر و مناہی تو ہے

سارے ارض و سما پہ ہی حکومت تیری
اور سلطنت شوکت و جاہی تو ہے

سلطان مشائخ ہی تیری ذات پاک
معشوق ہی محبوب الٰہی تو ہے

یا رحمۃ عالمین یا خواجہ نظام
ہم عاجزونکی پشت و پناہی تو ہے

سلطان

سلطان سلاطین تجھے کہتے ہین
یا خواجہ نظام دین محبوب الہ
بنتے ہین تیرے در سے قطب او افراد

حق پاس سے لایا بادشاہی تو ہے
بیداد دلونکی داد خواہی تو ہے
بخشندہ فیض لا متناہی تو ہے

کیونکر نہ تصدق رہی تجہ پہ حبیب
مرشد ہے امام و قبلہ گاہی تو ہے

میرے پیر حافظ محمدؐ علی کی
کلام خداؑ اور کلام محمدؐ
مرے سینہ مین دلمین لخت جگر مین
پڑے طوق گردنمین اور پاؤنمین
بفضل خدا سب مریدو دلمین
جماعت مین کل اولیا اصفیا کے

ہے تنویر حافظ محمد علی کی
ہی تقریر حافظ محمد علی کی
ہے تصویر حافظ محمد علی کی
ہے زنجیر حافظ محمد علی کی
ہے تاثیر حافظ محمد علی کی
ہے توقیر حافظ محمد علی کی

محبت کی دلمین یہ عشاق کے | لگی تیر حافظ محمد علی کی

۱۲ جو الہام حق ہے بلاشک حبیب
ہے تدبیر حافظ محمد علی کی ۱۰۵

مین تیرے در کا گدا ہون یا نبی | نام پر تیرے فدا ہون یا نبی
رحمۃ اللعالمین کیجے رحم | رنج و غم مین مبتلا ہون یا نبی
یا شفیع المذنبین فریاد رس | معصیت مین مین بہرا ہون یا نبی
دستگیری کیجئے شاہ امم | اندنون بدست پا ہون یا نبی
علم اسرار آلہی کیجئے وا | بے لکھا اور انپڑا ہون یا نبی
مجکو صدقہ فاطمہؓ کا دیجئے | مانگتا در پر کھڑا ہون یا نبی
اور ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کا | تسپر صدقہ مانگتا ہون یا نبی
پار جلدی کیجئے میرا جہاز | بحر عصیان مین پڑا ہون یا نبی

بادشاہان جہانسے کیا غرض
تیرے در کا مانگتا ہون یا نبیؐ

رنج و غم مین بیکسی کیحال مین
نام تیرا پڑہ رہا ہون یا نبیؐ

با ادب اور دست بستہ حال دل
عرض تمسے کر رہا ہون یا نبیؐ

اس حبیب خستہ کی لیجئے خبر
آپکے در کا گدا ہون یا نبیؐ

اب دکہا شکل دل آرا ہے مجھے
کہ تیرے ہجر نے مارا ہے مجھے

ایسے نبیؐ کا تو مین ہون امتی
کانپ گیا دیکھہ نصارا ہے مجھے

کوئی نہین ہی مزا اب و ادرس
آپکے در کا ہے سہارا ہے مجھے

چہوڑ نجاؤ رہو نزدیک اب
تم سوا دم بہر نہین یارا ہے مجھے

قبلہ ہے کعبہ ہے میری رہنما
آپکی صورت کا نظارا ہے مجھے

سوتے ہوئے لیلی سے مجنون کہا
شکل دکہا اپنی دوبارا ہے مجھے

مجہبا جہا نمین تو نتہا زشت رو
دوڑتا ڈرتا ہوا حاضر ہوا
یار کے سرکار کا ادنی گدا
قتل ہوا سامنے دلدار کے
ایک نظر آنے لگا ہر طرف
حسن مقید مین ہر مطلق عیان

خوب وہ مشاطہ سنوارا مجھے
ہنستے ہوے جب وہ پکارا مجھے
دکہتا ہے اسکندر و دارا مجھے
تیغ ہے ابرو کا اشارا مجھے
روم و حلب بلخ و بخارا مجھے
آیا نظر مین جو نگارا مجھے

۱۰۶

قلزم وحدت مین پڑا ہون حبیب
ملتا نہین جسکا کنارا مجھے

۱۰۷

پلاسا قیا مجکو وہ جام آبی
ہمیشہ رہون مست و مدہوش ساقی
یہ سائل کھڑا کر رہا ہے سوال

نکلجائے جس سے یہ دلکی خرابی
شراب طہورا کا ہون مین شرابی
کہ تیرے در سے مجھکو رکابی

جو رہتی تہے مدت سے پردو نمین ہم
دل و دیدہ لخت جگر ہی کباب

نکل آئے باہر ہوئی بے حجابی
یہ سب کہہ رہے ہین شرابی کبابی

۱۳

حبیب کمین ہے تمہارا غلام
خبر لیجئے آکے اوسکی شتابی

۱۰۸

یہ اپنی دعا ہے حافظ جی سے
کوئی دنیا چھوڑ ہوا تارک
اس عاجز مسکین کمتر کو
دوا انجھ ہیم سکے جسنے پڑا
سب کام ہوئے ہین اوسکے روا
خالی نہ پھرا خالی نہ گیا
کچھہ اور نہ ہوا کچھہ اور بنا

ہر شام و پگاہ ہے حافظ جی سے
جب عشق ہوا ہے حافظ جی سے
سب کچھہ ہے ملا ہے حافظ جی سے
سب سیکھہ لیا ہے حافظ جی سے
جو عرض کیا ہے حافظ جی سے
جو آکے ملا ہے حافظ جی سے
کچھہ جسنے پڑا ہے حافظ جی سے

کوئی دین لیا کوئی دنیا مانگا — کوئی حق سے ملا ہی حافظ جی سے

توصیف اونہو نکی کس سے ہو — جب یہ راضی خدا ہی حافظ جی سے

کوئی عاشق صادق کو حق کا — عرفان ہوا ہے حافظ جی سے

جو دلکی مراد اونسے چاہا — سب کام ہوا ہے حافظ جی سے

سب ہند و دکن پورب کوکن — کیا شور مچا ہے حافظ جی سے

ناچیز حبیب خستہ کمین نے
کچھہ مانگ لیا ہے حافظ جی سے

نہ تنہا فقط اک مری جان ہے — ہزاروں ہی جان تجھہ پہ قربان ہے

نبی کا نواسا ہے پوتہ علی کا — تو سلطان ہے ابن سلطان ہے

دیا ہے تجھے حق نے ایسی حکومت — دو عالم تیرے زیر فرمان ہے

یہ کہتے ہیں انسان و جن و ملائک — محمد علی فخر دوران ہے

کنیز کہ ہین حورین تو غلمان غلام — تیرے حکم مین جن و انسان ہے

نہ کر خوف محشر حبیب کمین تو
مدد پر تیرے شہ سلیمان ہے

قصیدہ

کون ہے میرا تمہارے در سوا — رحمت اللعالمین دیکھو ذرا

آسرا ہے ہمکو تیری ذات کا — رحم کر بندے پہ محبوب خدا

تیرا سلطان السلاطین نام ہے — رحم کرنا مجھپہ تیرا کام ہے

تیرے در کا آسرا ہی مجھکو بس — یا نظام الدین میری فریاد رس

دستگیری کیجیے شاہ زمن — یا نظام الدین بحق پنجتن

دستگیر بیکسان دیکھو ادہر — یا نظام الدین لو میری خبر

رحم کی مجھپہ کرو جلدی نگاہ — یا نظام الدین محبوب اله

بادشہ مجہپر تمہارا کرم ہو
اب تو سلطان المشائخ رحم ہو

تم ملک فقرا مساکینون کے ہو
اور سلطان کل سلاطینون کے ہو

یا نظام الدین چشتی اب میری
پار جلدی کیجئے کشتی میری

آپکے درکا ہے بندہ خانہ زاد
یا نظام الدین سنو تم میری داد

سب بھلے ہین نیک ہین یک مین ہون بد
یا نظام الدین ہے وقت مدد

جلد سن لیجے میری فریاد کو
یا نظام الدین پہنچو داد کو

در پہ حاضر ہے تمہارے یہ غلام
یا نظام الدین کیجے اسکے کام

اپنے در سے کرکے بہیجو مجہکو شاد
یا نظام الدین میری اب دیجو مراد

عقد حل ہون اس دل غمگین کے
واسطے خواجہ فریدالدین کے

حلِ مشکل کیجئے میری ضرور
یا نظام الدین ادہر دیکہو حضور

یہ حبیب خستہ ہے تیرا غلام

المدد یا شیخنا خواجہ نظام

شجرۂ طیبات سلسلۂ چشتیہ بہشتیہ قدس اسرارہم

شجرہ شریف چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام اے تاج بخشِ اولیا
رحمتِ عالم محمد مصطفیٰ

السلام اے حضرتِ مشکلکشا
کر مدد مجھپر علیؓ شیر خدا

السلام اےخواجہ بصری حسن
کر عنایت مجکو حبِ پنجتن

السلام اے عبد واحد ابن زید
رنج و غم مین ہو گیا ہون سخت قید

السلام حضرت فضل ابن عیاضؒ
کر عطا میرے تئین زہد و ریاض

السلام اے مقتدا اے اولیا
خواجہ ابراہیم ادہم بادشاہ

السلام اے عشق کی ہو می کشتی
یا سدید الدین حذیفہ مرعشی

السلام اے عالم ہر طیر و سیر — حضرت خواجہ امین الدین ہبیر

السلام حضرت علو دینوری — جلد مطلب میرے دلکی لاؤ بر

السلام اے چشتیونکے تاج سر — خواجہ بو اسحاق چشتی نامور

السلام اے چشتیونکے پیشوا — یا ابو احمد شہ ہر دو سرا

السلام اے دردمندونکی دوا — حضرت خواجہ محمدؐ رہ نما

السلام اے یوسف چشتی میری — یار جلدی کیجئے کشتی میری

السلام ایخواجہ مودود چشت — روضۂ دل ہو میرا رشک بہشت

السلام اے پیر ما حاجی شریف — رنج و غم سے ہو گیا ہوں میں نحیف

السلام اے خواجہ عثمان ہرونی — دو جہان سے کیجئے مجکو غنی

السلام اے ہلوی قطب مدار — خواجہ قطب الدین کعکی بختیار

السلام اب شاد میرے دلکو کر — یا فرید الدین یا گنج شکر

السّلام اب رحم کی کیجے نگاہ
یا نظام الدین محبوبِ الٰہ

السلام اب ہوئی تازہ میرا باغ
یا نصیر الدین کرو روشن چراغ

السّلام اب دور ہو رنج و تعب
یا کمال الدین علامہ لقب

السّلام اب کیجئے میری مدد
یا سراج الدین محبوب صمد

السّلام اب شاد ہو قطب حزین
حضرتِ شیخ المشائخ علم دین

السّلام اب دفع ہو میری بلا
شیخ محمود عرف راجن پیشوا

السّلام اب بخشدے میری خطا
شاہ جمال الدین حمّن رہ نما

السلام اب رحم کر شیخ انام
جب حسنؓ ہے اور محمدؐ تیرا نام

السّلام اے مظہر اللہ الصمد
المدد شیخ محمد المدد

السّلام اے قطب مشرب السلام
رحم کر یا شیخ یحییٰ ذو الکرام

السّلام اے راحتِ جانِ علی
شہ کلیم اللہ جہان ہادی ولی

السّلام اے زینتِ اورنگ چشت
یا نظام الدین ہو تازہ میرا کشت

السّلام اے کاشفِ سرِ نہان
المدد یا فخرِ دین فخرِ جہان

السّلام اے دافعِ رنج و بلا
خواجۂ نور محمد با صفا

السّلام اے حضرتِ روشن ضمیر
تو سوئے خواجہ سلیمان دستگیر

السّلام ہے مجکو از بس بیکلی
خواجۂ حافظ محمد یا علی

۱۱۲ اس حبیبِ خستہ کا دلشاد کر
یک نظر اے شاہ خیر آباد کر ۱۲۸

شجرۂ شریف منظوم چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اوس خالقِ اکبر کے لئے
شان پیرونکی بنائی جسنے

تہا کسی وقت مین در پردۂ غیب
کیا پہر اپنے کو ظاہر لاریب

ہر تعین مین تشخص کا لباس / پہنا کس خوبی سے وہ رب الناس

سب شیونات ہین اوسکی ہرجا / کعبہ و دیر مین ہے جلوہ نما

اوسکے ہر رنگ مین ہی رنگینی / اوسکے ہر گل مین ہی نکہت بھینی

خود کسی جا کہا ربِّ اَرِنِیْ / لن ترانی کی کہین خوش سخنی

کہین وہ شکل عرب بن آیا / نام احمد پہ پڑا صلّ علےٰ

اسد اللہ علے کہلایا / باپ حسنین کا خود آپ بنا

گہہ حسن بصری کے خرقہ مین شاد / عبد واحد کو کیا کچہہ ارشاد

کبہی ہو خواجہ فضیل ابن عیاض / ابن ادہم سے لیا خوب ریاض

نام رکہہ خواجہ سدید الدین کا / فیض پہیلایا امین الدین کا

کبہی ہو خواجہ علو دینوری / زیر فرمان کیا دیو و پری

ابو اسحاق وہ بنکر چشت / دیا سب اپنے مریدونکو بہشت

پہنکر وہ ابو احمد کا لباس / گیا خود خواجہ محمدؐ کی پاس

آپ لے یوسف چشتی کا جمال / خواجۂ مودود کو بخشا ہے کمال

بنکے خود خواجۂ حاجی شریف / کیا عرفان بیان خوب لطیف

بنکے خود خواجۂ عثمان ہرون / شاہ اجمیر کو بخشا جو بن -

خود معین الدین حسن سجزی ہو / بس خلافت دیا قطب الدین کو

حضرت خواجہ فرید الدین ہو / کیا محبوب نظام الدین کو

آئے صورت مین نصیر الدین کے / بنگئے کام کمال الدین کے

پہنکے خرقہ سراج الدین کا / دیا روشن کیا علم الدین کا

شیخ محمود ملقب راجن / اوسکا فرزند جمال الدین جمن

نام رکہہ حسن محمد اپنا / جانشین شیخ محمد کو کیا

آپ یحیی المدنی بن آیا / پہر کلیم اللہ جہان بادی ہوا

شاہِ اورنگ نظام الدین ہو
اوسنے تعلیم کی فخر الدین کو

نام رکہہ نور محمدؐ اپنا
بادشاہ خواجہ سلیمان کو کیا

شان حافظ کی وہ لیکر آیا
خود محمدؐ بعلے کہلایا

خیر آباد کیا اپنا مکان
ہوا محبوب حبیب دوجہان

شجرہ شریف منظوم چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول و آخر تمہین تو ہو
باطن و ظاہر تمہین تو ہو

ہان یہ حبیبِ مضطر کے
حافظ و ناصر تمہین تو ہو

شانِ محمدؐ سے علے عیان
خلق کے رہبر تمہین تو ہو

خواجہ سلیمان پیر کلان
اظہر و اطہر تمہین تو ہو

نورِ محمد فخرِ زمان　مہرِ منور تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ فخر الدین　حقکے صفدر تمہین تو ہو

شاہِ نظام الدین یکتا　خلق مین بہتر تمہین تو ہو

حضرتِ شیخ کلیم اللہ　جگ مین برتر تمہین تو ہو

قطبِ مدینہ اے یحیٰی　سب کے دلبر تمہین تو ہو

شیخ محمد قطبِ زمان　حق کے دلاور تمہین تو ہو

حسن محمد پیر جہان　حسن مین خوشتر تمہین تو ہو

شاہ جمن جمال دین　خلق کے افسر تمہین تو ہو

حضرتِ راجن شہ محمود　حق کے ذاکر تمہین تو ہو

علم الدین او شیخ سراج　علم کے دفتر تمہین تو ہو

کمال دین او شیخ نصیر　نور مطہر تمہین تو ہو

نظامِ دین محبوبِ الٰہ — عشق کے محضر تمہین تو ہو

حضرتِ شیخ فرید الدین — سب کے بہتر تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ قطب الدین — ماہِ منور تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ معین الدین — ہند کے سرور تمہین تو ہو

عثمان ہرونی حاجی شریف — حق کے غضنفر تمہین تو ہو

قطب الدین مودود جہان — فیض کے مظہر تمہین تو ہو

شیخِ زمان بویوسف چشتی — دین کے ناصر تمہین تو ہو

خواجہ محمد مرشدِ پاک — خلق مین شاکر تمہین تو ہو

اَبیِ احمدِ ناصرِ دین — شاہ مظفر تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ ابو اسحاق — چشت کے سرور تمہین تو ہو

خواجہ علو اور امینِ دین — شاکر و صابر تمہین تو ہو

خواجہ سدید اور شہ ادہم — طبیب وطاہر تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ شاہِ فضیل — خلق کے زیور تمہین تو ہو

عبد واحد ابن زید — مرشد اکبر تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ حسن بصری — بصر کے مبصر تمہین تو ہو

راکب دُلال شاہ نجف — علی حیدر تمہین تو ہو

احمد مرسل حق کے حبیب

شافع محشر تمہین تو ہو

شجرۂ شریف چشتیہ بہشتیہ منظوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد علیشاہ الٰہی تو ہو — میرے مولا آپہی تو ہو

خواجہ سلیمان پیر کلان — تونسہ کے آقا آپہی تو ہو

نورِ محمد مہر کرم | لطف کے بیضا آپہی توہو

دہلی کے خواجہ فخر الدین | مرشد یکتا آپہی توہو

نظام دین اورنگ بدے | خیر و تقوی آپہی توہو

کلیم اللہ شیخ جہان | حق سے گویا آپہی توہو

قطب مدینہ محی شرع | حضرت یحییٰ آپہی توہو

شیخ محمد چشتی بلبشک | مرشدِ دانا آپہی توہو

حسن محمد قطبِ زمان | مرکزِ عقبیٰ آپ ہی توہو

شیخ جمال الدین حمن | حسن مین یکتا آپہی توہو

شیخ محمود ملقب اجن | مہر تجلے آپ ہی توہو

حضرت خواجہ علم الدین | علم کے دریا آپہی توہو

شیخ سراج الدین چشتی | محب مولا آپ ہی توہو

کمال دین علامہ لقب
عالم یکتا آپہی تو ہو

حضرت خواجہ نصیر الدین
ناصر دنیا آپ ہی تو ہو

نظام دین محبوب الٰہ
فرید مولے آپہی تو ہو

قطب الدین کاکی اوشی
قطبِ معلّیٰ آپہی تو ہو

حضرت خواجہ معین الدین
خواجۂ والا آپ ہی تو ہو

شجرہ چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد مصطفےٰ میری خبر لو
رسول کبریا میری خبر لو

علی شیر خدا میری خبر لو
ذرا مشکل کشا میری خبر لو

ہو کل کے پیر خواجہ حسن بصری
امام دوسرا میری خبر لو

ذرا سے عبد واحد ابن زید
پیئے شیر خدا میری خبر لو

فضیل ابن عیاض یار ریاضت
یہی ہے التجا میری خبر لو

امان الارض ابراہیم ادہم
بلخ کے بادشاہ میری خبر لو

سدالدین خدیفہ مرعشی اب
برائے ھَل اَتیٰ میری خبر لو

امین الدین ہبیرہ شاہِ بصرہ
بحقِ مرتضیٰ میری خبر لو

علوی دینوری عالی مراتب
پئے شاہِ دنی میری خبر لو

ابواسحاق چشتی خواجہ دین
امام اولیا میری خبر لو

ابواحمد شہنشاہ فرسافت
گلِ باغِ رضا میری خبر لو

جناب شیخ دین خواجہ محمد
جہانکے پیشوا میری خبر لو

ابویوسف عزیزِ مصر معنیٰ
تمہارا ہون گدا میری خبر لو

جناب قطب دین مودود چشتی
اسیر غم ہون آ میری خبر لو

مدد حاجی شریف زندنی ہو
ہون بندئی بلا میری خبر لو

دہائی خواجہ عثمان ہرونی کی ۔ حبیب اللہ کا میری خبر لو

معین الحق معین الدین چشتی ۔ سراپا ہے بلا میری خبر لو

جنابِ خواجہ قطب الدین کاکی ۔ ہو قطب اولیا میری خبر لو

فرید الدین مسعود شکر گنج ۔ ہو زہد الانبیا میری خبر لو

نظام الدین سلطان المشائخ ۔ کہ محبوب خدا میری خبر لو

نصیر الدین چراغِ دہلوی اب ۔ نصیر الاولیا میری خبر لو

کمال الدین علامۂ عالم ۔ علیم و رہنما میری خبر لو

سراج الحق سراج الدین چشتی ۔ سراج الاولیا میری خبر لو

جناب خواجہ علم الحق و الدین ۔ ہو دریا علم کا میری خبر لو

جناب شیخ محمود عرف راجن ۔ گدا ہوں آپکا میری خبر لو

جمال الحق والدین شیخ جمن ۔ پئے آلِ عبا میری خبر لو

حسن ہے یا محمد نام نامے — دلیل المتقیا میری خبر لو

محمد چشتی اے شیخ زمانہ — ادہر دیکھو ذرا میری خبر لو

مدد قطب مدینہ شیخ یحیی — برائے مصطفےٰ میری خبر لو

کلیم اللہ جہان آبادی چشتی — کلیم کبریا میری خبر لو

نظام الحق والدین زیب اورنگ — دکن کے شہنشاہ میری خبر لو

جناب خواجۂ فخر الدین چشتی — شہ ملک ولا میری خبر لو

ترحم خواجۂ نور محمد — ہوں اب بیدست و پا میری خبر لو

مدد پیر کلان خواجہ سلیمان — شہ تونسہ ذرا میری خبر لو

تمہیں حافظ محمد یا علی ہو — امام و پیشوا میری خبر لو

شجرۂ منظوم قادریہ عالیہ

۱۴۱ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۱۶

الٰہی تصدق تیری ذات کا — محمد کی الفت ہو مجکو عطا

الٰہی بحق علی ہدیٰ — مددگار میرے ہون شیرِ خدا

الٰہی بحقِ امامِ حسین — رہون مین ہمیشہ بہ آرام چین
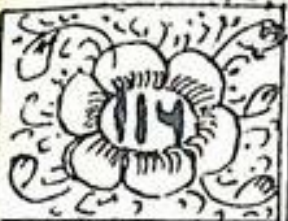
الٰہی وہ سجادِ زین العباد — رکھین اس گنہ گار کے دلکو شاد

الٰہی جنابِ امام ہمام — مددپر ہون باقر علیہ السلام

الٰہی ہو اب گرم میری دُکان — پئے جعفرِ صادق رازدان

الٰہی ہو اب جلد سے میرا کام — مددپر ہون موسیٰ کاظم امام

الٰہی طفیل سے علی رضا — ہو ضامن کہ صدقہ سے دفع بلا۔

الٰہی پئے شیخ معروف کرخ — نہ آئے میرے پاس آفات چرخ

الٰہی بحق بنجۂ الاُسد — ہو سرّی سقطی کا مجھپر کرم

الٰہی نہ دلمیں میرے آئے کید
سدا خوش رہیں مجھسے خواجہ جنید

الٰہی ہو رحمت تیری بحساب
بلطف ابوبکر شبلی جناب

الٰہی رہوں سبکے دلمیں عزیز
پئے عبد واحد بن عبد العزیز

الٰہی ابی الفرح یوسف سدا
کریں جلد حاصل میرا مدعا

الٰہی ابی الحسن ہنکار سے
مجھے عشق احمد کی دولت ملے

الٰہی فدا شامی و رومی ہے
علی بن مبارک جو مخزومی ہے

الٰہی مجھے غوث صمدان کی
محبت ملے شاہ جیلان کی

الٰہی مجھے سہروردی کی خاطر
رحم کر پئے بونجیب عبد قاہر

الٰہی پئے شیخ عمّار یاسر
عطا کر مجھے جام الفت کا ساغر

الٰہی مجھے آفتوں سے بچا
پئے نجم دین کے جو مشہور کبریٰ

الٰہی مجھے مجد دین کے لئے
تو اب بخشدے جو گناہ ہم کئے

الٰہی مرے حال پر کرم کر — بحق علی لالا اب رحم کر

الٰہی مرادین وہ دیوین ولی — جو ہین احمدِ جوزقانی ولی

الٰہی پئے نوردین بالکبیر — رہون عشق احمدمین ایم اسیر

الٰہی پئے شاہ سمنان کے — علاالدولہ قطب فنستان کے

الٰہی ملے غوث کی واربانی — پئے شیخ محمود اور مزدقانی

الٰہی رہون ساتھ ایمان کے — کہ سید علیشاہِ ہمدان کے

الٰہی پئے خواجہ اسحاق ختلان — عنایت ہو بندیکو ابنی ایمان

الٰہی مری دلمین ہو اوسکا نقش — جو سید محمد ہین اور نوربخش

الٰہی محمد علی نوربخش — میری کر گنہ اونکے صدقہ سی بخش

الٰہی طفیل محمد غیاث — ندا ئی مری لب پہ اب الغیاث

الٰہی حسن اور محمد کے پئے — ہمیشہ بجی دلمین یا ہو کے نئے

الٰہی

الٰہی مرے دلمین ہی خوف از حد
مجھے بخشدی بہر شیخ محمد

الٰہی لگا بار میرا سفینہ
پئے شیخ یحییٰ قطب مدینہ

الٰہی رکھین لطف ارشاد کے
کلیم اللہ شاہ جہان آباد کے

الٰہی نکالین وہ دلکی مراد
کہ شیخ نظام الدین اورنگ آباد

الٰہی بہت جلد نعمت ملے
محب النبی فخر دین سی مجھے

الٰہی روا جملہ حاجات ہو
مدد خواجہ نور محمد کرو

الٰہی تو کر پار اب میری کشتی
پئے شاہ تونسہ سلیمان چشتی

الٰہی عنایت ہو اونکی ولی
جو ہین پیر حافظ محمد علی

الٰہی حبیب علی پر رحم
رہی پیر حافظ کا اوسپر کرم

حبیب العارفین

۱۱۷ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۶

بعد حمد خالق ارض و سما — بعد نعت حضرت خیر الوریٰ

عرض کرتا ہے حبیب خاکسار — خدمت احباب مین با انکسار

یہ رسالہ ہے حبیب العارفین — مشتمل بر حال عرس اہل دین

معنی لفظ عَروس عِرس عُرس — سن لیجئے تا کام آوے وقت پرس

ہے عروس آیا ز بسی جان لو — اسکے معنی دولہ تم پہچان لو

عِرس ہے ہان پر سے دلہن کی ذات — عُرس ہے جو جشن سو وہ ہے برات

۱۴ دربیان تحقیق عرس ۱۱۸

اب بیانسے یہان غرض کچھہ اور ہے — عرس کی تحقیق کا اب دور ہے

اولیا نقل مکان کرتے ہین جب — طالب انکی فاتحہ کرتے ہین سب

عرس اوسکا نام ٹھرا کس لئے — وجھہ اوسکی مخبرا اب سن لیجئے

اولیاء اللہ کے مرتے نہین ‏ شک نہ لاؤ اسکو تم جانو یقین

بلکہ جب نقل مکان کرتے ہین وہ ‏ زندہ رہتے ہین نہین مرتے ہین وہ

جب مجرد جسم سے ہوتے ہین وہ ‏ مثل دولہن لحد مین سوتے ہین وہ

ذاتِ حق سے اونکا ہوتا ہے وصال ‏ عام لوگو نپر نہین کھلتا یہ حال

جیسے فرماتے ہین حضرت مولوی ‏ بھی اسی مضمون کو اندر مثنوی

آمد آن وقتیکہ من عریان شوم ‏ جسم بگذارم سراسر جان شوم

نقل جب کرتے ہین خاصانِ خدا ‏ جلوہ گر ہوتا ہے فیضانِ خدا

یک تجلی خاص اونپر ہوتی ہے ‏ ہوش ہر فرد و بشر کی کھوتی ہے

سال مین جو حلت کے دن ای ذیشعور ‏ اوس تجلی کا تو ہوتا ہے ظہور

ایسا جلوہ ان پر اور دنمین کہین ‏ غیر عرس اولیا دیکھا نہین

اسلئے اسدن کا ٹھہرا عرس نام ‏ اس سے ہون تا بہرہ ور ہر خاص و عام

در بیان آداب عرس

حضرت شیخ المشایخ نور حق
رحمت باری کی جو ہین مستحق

ہی محمد انکا نام اور چشتی ہین
طالبونکے واسطی وہ کشتی ہین

ایک ہی اونکی کتاب مستطاب
ہی ادب ہین طالبونکی وہ کتاب

اوسمین یون ارشاد فرماتے ہین وہ
راہ حق اسطرح دکہلاتے ہین وہ

اولیا اللہ کے اعراس کا
تم کرو حق رعایت سب ادا

تا مدد سے اونکی تم ہو بہرہ ور
دسترس حاصل ہو تمکو خیر یہ

اولیاؤنکے تم ایام وفات
یاد رکہو مثل فرض اور واجبات

بلکہ وہ وقت اور گہڑی بہی کہو یاد
اوسگہڑی اوسدن اندر وی اعتقاد

جو تمہین مقدور ہو کہانا پکاؤ
یا کہ شیرینی بصدق جان منگاؤ

فاتحہ دلواؤ اونکے نام پر
چست باندہو تم کمر اس کام پر

عرس مین ارواح پاک اولیا ہوتے ہین حاضر بلا وشک ذرا

خیر اونکے نام پر جو کرتے ہین صدق سے اوسکا پہ دل سے لیتے ہین

دیتے ہین اونکو دعا ارواح پاک ورنہ پہر جاتے ہین ہوکر دردناک

گر مزار اونپر نہ طالب جا سکے اور نہ خدمت کچہہ بجا وہ لاسکی

حسب مقدور اپنے وہ سامان کرے فاتحہ اونکا بصدق جان کرے

گر نہوئی یاد رحلت کی گہڑی رات دنمین رحلت اونکی جب ہوئی

فاتحہ دے اونکا دن یا رات کو ہاتہہ سے کہووی نہ اس حسنات کو

گر نہ اوسکو یاد روز او ماہ ہو وقت رحلت سے نہ وہ آگاہ ہو

جب جب کا ماہ آوے طالبو پہلی رات آدینہ کی یا روز ہو

انبیا اور اولیا کی روحون پر فاتحہ دلواکے ہو تم بہرہ ور

قطب الاقطاب جہان نیکوئی ہین نصیر الدین چراغ دہلوی

عرس اونکا حضرت گیسو دراز ‏ ‏ کرتے ہیں کس دہوم سی با صد نیاز

جب جہانمین آتا تہا ماہ صیام ‏ ‏ ہوتی جب اٹہارہوین شب نیکنام

کہانا کہلوتے تہے اونکے نام پر ‏ ‏ خرچ کرتے تہے بہت اسکام پہ

ونکو بہی دیتے تہے اونکا فاتحہ ‏ ‏ فاتحہ کا کرتے تہے یون خاتمہ

فاتحہ دینے مین ہان اے طالبو ‏ ‏ ہین برابر رات دن تم جان لو

اور جانو رات دن آیندہ کے ‏ ‏ ہین برابر فاتحہ کے واسطے

طالبو نسے گر کوئی محتاج ہو ‏ ‏ نیک بختی ہین مگر سرتاج ہو

جو میسر ہو اوسے کہانا پکائے ‏ ‏ فاتحہ دیکر وہ کہانا آپ کہائے

عرس سب کا گر نہ اوس سے ہو سکے ‏ ‏ ہو رعایت بعض عرسونکی کرے

جو کرے اسطرح عرس اولیا ‏ ‏ اجر دیگا دو جہان مین کبریا

عمر دولت اوسکی ہووےگی زیاد ‏ ‏ پاویگا وہ دو جہانکی وہ مراد

اور نہ محتاج خلایق ہوگا وہ | مورد افضال خالق ہوگا وہ

اس عمل سے عاقبت ہوگی بخیر | اس جہانمین بہی نہو محتاج غیر

ہے حدیثونمین یہ مضمونِ صحیح | ترجمہ اوسکا سنو مجسے صریح

ہر بشر کا حشر ہوگا اوسکے ساتہہ | ہوگی دنیا مین محبت جسکے ساتہہ

عرس کے آداب سارے ہو چکے | جو کہ مطلب تہے وہ بارے ہو چکے

اب قصیدہ عرسونکا لکہہ اے حبیب
تا سعادت دو جہانکی ہو نصیب

کہتا ہون بعد حمد خدا مصطفےٰ کا عرس | سلطان دین سید ہر دو سرا کا عرس

اول ہے عرس سبع مین پانچ ہین الاعز یہ | ہے سبکے پہلے شافعِ روز جزا کا عرس

یعنی ہے دوسرے کو شہ دین کا فاتحہ | اور تیسرے کو خواجہ فضیل صفیا کا عرس

پہر چودہوین کو فضل خدائے کریم سے | ہوتا ہے بختیار شہ رہ نما کا عرس۔

کرتا ہون جاودن لسی اسی ماہ نیک مین
چوبیسوین کو شیخ کلیم خدا کا عُرس

ہے جسکا نام شیخ محمد ولی حق
انتیسوین کو کرتے ہین اوس رہ نما کا عرس

شہر ربیع الثانی کی بھی چھبیسوین کو ہے
اسحاق شاہ چشت شہ اولیا کا عرس

اٹھارہوین کو کرتے ہین اس ماہ مین ضرور
خواجہ نظام دین حبیب خدا کا عرس

ہوتے ہین اب جمادی اول مین عرس دو
چھبیسوین کو شاہ بلخ رہ نما کا عرس

کرتے ہین فرط شوق سے اکیسوین کو ہم
ہے حق سراج دین شہ پیشوا کا عرس

دو عرس ہین جمادی ثانی مین دوستو
غرہ کو خواجہ ناصر الدین اولیا کا عرس

اور بست و ہفتم ہے مذکور کو دلا
ہے فخر دین مظہر نور خدا کا عُرس

ماہ رجب مین ہوتے ہین ہر سال عرس پانچ
کرتا ہون اس مہینہ مین ان اولیا کا عرس

مودود چشتی قطب زمان جسکا نام ہے
غرہ کو ہے اوسی مہ ارض و سما کا عرس

خواجہ معین دین شہنشاہ ہند کا
اس ماہ کے چھٹی کو ہے اوس بادشاہ کا عرس

دسوین کو عرس خواجہ حاجی شریف ہے — دریائے لطف مخزن حلم وحیا کا عرس

پہر تیرہوین بفضل خداوند دو جہان — ہوتا ہے خواجہ یوسف اہل صفا کا عرس

مقبول حق خواجہ محمد ہے جنکا نام — ہے نصف ماہ کو اوسی اہل بقا کا عرس

دو مرشدونکے عرس ہین ماہ صیام مین — اٹھارہوین کو شیخ نصیر اولیا کا عرس

اکسوین کو شاہ نجف کل کے پیشوا — ہے عرس علی ولی مرتضیٰ کا عرس

شوال کی ہے پانچوین عثمان ہرونی — جانو یقین عارفونکے پیشوا کا عرس

عرس حسن البصری ساتوین کو ہے — اور چودہوین حذیفہ اہل بقا کا عرس

ذیقعدہ مین بہی چار ہین عرس بایقین — ہے بارہوین نظام دکن رہنما کا عرس

اور بست ہفتم مہ مذکور بہی ہے — شیخ کمال معدن علم عطا کا عرس

پہر بست ہفتم مہ ہذا کو دوستو — جانو یقین شیخ حسن رہنما کا عرس

انیسوین کو خواجہ محمد علی ولی — سلطان خلق رہبر شاہ وگدا کا عرس

نیز بیسوین کو ہی صدر دین یقین جانو اسکا عرس * بائیسوین کو شیخ کمال اہل ... کا عرس *

وہ شاہ خیر آباد ہے مرشد جہان کا
کیونکر کرے نہ خلق اوس اہل خدا کا عرس

آل نبی ہے حافظ قرآن پاک ہے
ہے باعث نجات اسی رہنما کا عرس

ذی الحجہ شریف مین ہوتی ہین عرس دو
پہلی تیسری کو ایسے ولی رہنما کا عرس

جسکا جناب نور محمد خطاب ہے
اور بیسوین کو شیخ جمال اولیا کا عرس

یہ تین عرس ماہ محرم مین ہین ضرور
تاریخ مختلف مین ہے ہر رہنما کا عرس

چوتھی کو ہے جناب حسن بصری کا وصال
کرتا ہون وس خلیفہ مشکل کشا کا عرس

اور پانچوین فرید شکر گنج کی نیاز
عجز و نیاز سے ہے اُس اہل خدا کا عرس

پھر چودھوین کو عرس علاؤ دین نور کا ہے
سلطان ہند ارشد اولیا کا عرس

تاریخ بست و ہفتم ماہ صفر کے بیچ
ہوتا ہے عبد واحد اہل خدا کا عرس

بائیسوین کو حضرت محمود کی نیاز
چھبیسوین کو حضرت علم الہدا کا عرس

اور بست و ہشتمین کو ہے یحییٰ نامدار
مقبول بارگاہ رسول خدا کا عرس

اور ساتوین کو خواجہ سلیمان تونسوی
خدمت ہے یہی جب سے مجھے سال بھر کی یہ
اللہ سے دعا ہے یہی روز و شب میری

محبوب حق و عاشق مشکل کشا کا عرس
کرتا ہون جان و دل سے ہر ایک اولیا کا عرس
یون ہی کیا کرون مین ہر ایک چشتیا کا عرس

رقعۂ مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحم کر الٰہی وقار النسا پر
مدد تجھ پہ ہون شاہ ملک عرب
بحق علی سید المسلمین
حوالے علی رضا کے کیا
کرین تیری امداد بارا امام
خدایا بحق نبی الانام

ملے شاد و خرم وہ پھر مجھ سے کر
ہون سایہ فگن پنجتن روز و شب
رہے عیش و عشرت سے وہ مہ جبین
ضمانت مین پنجتن کے تجھکو دیا
رکھین تیری اولاد کو تا قیام
سدا چشتیون کا ہو تجھ پر کرم

عنایت رکھیں تجھ پہ پیران پیر
بحق حسین و حسن دستگیر

حسن بصری اور عبدالواحد تمہیں
سبھی آفتوں سے بچا کر رکھیں

میری جان رکھے تجھے قاضی فضیل
براہیم شاہ بلخ کے طفیل

سدید و امین اور علو دینور
تجھے دشمنوں سے کریں بیخطر

پئے حضرت خواجہ اسحاق چشت
ہو سرسبز دل تیرا مثل بہشت

ابو احمد ابن فرسنافتہ
کریں تیرے اعمال پرداختہ

مدد تیری خواجہ محمد کریں
ابو یوسف چشتی انعام دین

ہو مودود چشتی کا تجھپر کرم
کریں دور حاجی شریف اسکے غم

تیری خواجہ عثمان ہرون سدا
کریں دستگیری بعین رضا

تصدق سے اجمیر کے یا خدا
وقار النسا کی ٹلے سب بلا

بحق شہ ہند خواجہ معین
کریں لطف تیرے پہ اب قطب دین

شکر گنج دیوین وہ گوہر کا گنج — نہووے کسی طرح کا اوسمین رنج

ہنسی اور خوشی سے سبھی ہونگے کام — ہر دارین مین تیرا ضامن نظام

نصیر الدین روشن کرین پھر چراغ — کمال الدین تازہ کرین دلکا باغ

سراج الدین محمود صاحب جمال — کرین مال کا نیک تیری مآل

خدایا یہ شیخ خواجہ حسن — ہو انجام مقصد بوجہ حسن

ہو شیخ محمد و یحییٰ کلیم — مددگار ہر دم بفیض عظیم

نظام الدین اورنگ زیب رضا — کرین تیری حاجات جملہ روا

کہ فخر جہان فخر دین کے لئے — تیری سب بلائین میری جان ٹلے

جو نور محمد نگہبان ہین — مددگار خواجہ سلیمان ہین

کنیز کہ محمد علی کی کیا — حفاظت مین حافظ کی تجکو دیا

تو زندہ رہی یکصد و بست سال — خوشی اور صحت سے ائے ذو الجلال

رہے آل و اولاد تیری مدام
بحقِ محمد علیہ السلام

اسی جان با بانہ موقوف کر
کر نام خدا کا تو دیکھے اثر

فقط یا سلام ہے پسندیدہ خو
صد و یازدہ بار پڑھ با وضو

حبیب علی کی دعا ہو قبول
خدایا بحق محمد رسولؐ

روایات

جبکہ آتا ہے یہ عرس یکتا
خلق میں ہوتا ہے شہرہ برپا

آکے ہر ملک سے سب خاص و عموم
کرتے ہیں روضۂ اقدس پہ ہجوم

منتیں نذریں چڑھاتے ہیں سب
جو مرادیں ہیں وہ پاتے ہیں سب

طارم عرش سے رب العزت
اپنے محبوب کی خاطر رحمت

ہاتھ سے جو کے ہے بھیجا آتا
جلوہ عشاق کا یوں چمکاتا

بہر تسبیح و برائے تہلیل　　مجتمع ہین ملک رب جلیل

حور و غلمان بصد عز و وقار　　خوان رحمت لیئے بہر نثار

کچھ ملائک گل فردوس سے ہار　　لیکے ہاتہون مین یہ کہتے ہین پکار

جمع ہو جائین برائے یک جا　　شاہ اجمیر ہے دولہ بنتا -

کوئی کہتے ہین اسے شاہنشاہ　　ہے بلا شک وہی ہند کا شاہ

تر زبان ذکر سے رہتا ہے کوئی　　خواجہ بابا اونہین کہتا ہے کوئی

کوئی کہتے ہین اونہین خواجہ کلان　　حالت درد مین ہوکر گریان

دل سے صدقے جو کوئی ہوتا ہے　　خواجہ چشتی بھی اونہین کہتا ہے

جوشش عشق مین ہندی سندی　　اونہین کہتے ہین نبی الہندی

کوئی عارف اونہین باصدق و صفا　　بادشاہ کہتا ہوا ہے آتا

جاذبہ شوق کا رہتا ہے جنہین　　وہ تو ہند الولی کہتے ہین انہین

اور کوئی اونکو بصد صدق لی | شوقین کہتا ہے اےخواجہ جی
پیر چشتی جو اونہین کہتا ہے | ساجتین اپنی وہ سب پاتا ہے
اور ہے خواجہ بزرگ اونکو کہا | ملکی عرفانی بصد صدق و صفا
اور کوئی اونہین باعشق وسرِ قا | شوقین کہتا ہے اے میری حضور
سب اونہین قطب مشایخ بولو | یہ خطاب نبوی ہے جانو
یہ جو مخصوص معین الدین کا | لقب چشتی جہان نین پہیلا -
یہ بہی ارشادِ نبی جانئے گا | نکتہ باریک ہے پہچانئے گا
خواجہ عثمان نے بعزو کرام | سنجستی ترغیب فقر اونکا نام
پیر کے پاس رہی بیس برس | نہوئے اونسے جدا ایک نفس
بارہا خواجہ عثمان ہر دن | دیکہو فرمائے زبان سے یہ سخن
تو ہی محبوب خدا خواجہ معین | ہے تفاخر تیرے سے میرے تئین

میرے خواجہ کو جو اپنے ہمراہ ‏ ‏ ‏ لیگئے کعبہ کو عثمان ذیجاہ

آکے درحین طواف اور دعا ‏ ‏ ‏ ہاتھہ خواجہ کا پکڑ کہنے لگا

یاخدا خواجہ معین الدین کو ‏ ‏ ‏ اب مین تفویض کیا ہون تجکو

ایکدن کعبہ کے زیر میزاب ‏ ‏ ‏ کہ دعا کرتے کھڑے تھے وہ جناب

حق مین خواجہ کے وہ کرتی تھے دعا ‏ ‏ ‏ وہانپہ آواز یہہ ہاتف نے دیا

کہ معین الدین حسن سنجری را ‏ ‏ ‏ کرد مقبول خدائے دانا

میرے ایہ دوست تہہ دلمین ملول ‏ ‏ ‏ ہان کیا خواجہ معین کو مین قبول

وہان سے جب شہر مدینہ آئے ‏ ‏ ‏ ساتھہ مرشد نے اونہین لے آئے

عرض کی جاکے بالحاج تمام ‏ ‏ ‏ باادب ہو کے صلوۃ اور سلام

آئی آواز کہ وعلیک سلام ‏ ‏ ‏ یاقطب خواجہ معین الاسلام

بولے خوش ہو کے یہ مرشد اونکو ‏ ‏ ‏ خوب تکمیل کو پہونچا اب تو

الغرض عرس کے جب ہوے ان ایام
شہر و قریون سے بڑی شور و ان سے
پیدل آتا ہے کوئی کوئی سوار
جکڑیان گاتے چلی ہین کوئی
منہہ پہ گرتا جو ہے اوسمین غبار
سیڑیان پا چکے ہین اے خوشخو
اوسکے اوپر سے جو کر جائے گذر
درِ نقارہ و نوبت خانہ
رحمت خاص خدا کی اوسپر
اوسکے آگے ہے بلند دروازہ
سجدہ گاہ فقرا ہے وہ در

جمع ہوتے ہین وہان خاص و عام
آتی ہے میدنی کس ورزدن سے
تا سپر خواجہ کے ہونے کو نثار
آرزو پاتے چلے ہین کوئی -
ہے فدا عنبر چین مشک تتار
ناک گھستے ہین وہان پر مہ رو
ہے وہ اپنی خودی سے باہر
ہے حقیقت در رحمت خانہ
بس اوترتی ہے جو آوے در پر
چرخ تک جسکا گیا آوازہ
قبلہ اہل فنا ہے وہ در

سر جو اوس در پہ دہرے رستے ہین | جیتے جی گویا مرے رہتے ہین

جسنے سر اپنا رکہا اوس در پر | در مقصود کو پہونچا جا کر

آگے دو ڈیگین نصب ہین اوسجا | ذی مراد آنکی ہے پکوانا

اوسکی لذت کو جو کہائے جانے | بامراد اپنی جو پائے جانے

مانتے ہین اوسی مقصد کے لئے | پائے مقصد کو جو اوسکو بہر دے

اوس سے بہتر کوئی لذت ہی نہین | ایسے حلوے مین حلاوت ہی نہین

اوسکے آگے ہی وہان شام چراغ | اوسمین روشن ہی ہر اک شام چراغ

جسنے دیکہا اوسنے یہ کہنے لگا | روشنی ایسی تو دیکہا نہ سنا

ایک ہے وہانپہ جو مجلس خانہ | مئے وحدت کا وہ ہے پیمانہ

عاشقان عشق بہرے بیٹھے ہین | سیکڑون وہان نگہرے بیٹھے ہین

ایک ڈیرا ہے وہان دلبادل | آب رحمت کا چتر یا بادل

ہین قنادیل جو اوسمین لٹکے
آیت النور کے ہین وہان جلوے

رات کو ہوتا ہے اوسجا پہ سماع
رقص و حالت کا وہانپر اجماع

وہان رہتے ہین سبھی صوفی و رند
عربی و عجمی ہندی و سند

کوئی زاری و بکا کرتا ہے
کوئی حق حق کی صدا کرتا ہے

راگ کا ختم ہے جب دم ہوتا
سبکو شربت ہین پلاتے اوسجا

ختم ہوتا ہے وہان کڑکے پر
رقص ہے پیر و جوان لڑکے پر

یعنی ہے رجز کی ہندی کڑکا
جسکے سننے سے ہو دلکو دہڑکا

اور چہٹی ماہ رجب کی وہان پر
خاتمہ راگ کا ہے اے خوشتر

پگڑیان خواجہ کے در سے اونکو
ملتی ہین جو ہین مشایخ خوشخو

باندہ کر سر پہ وہ دستار سفید
ملتے آپسمین ہین وہ مثل عید

روضہ پاک پہ سب ہین آتے
اور مرقد کے تصدق جاتے

شادیانے ہین بجاتے اوسدم　　ختم جب ہوتا ہے قل کا بہم

ایکدر سامنے ہی سمت حضور　　دیدے جسکی ہون آنکہین پرنور

ایکدر اور ہے اے پاک گہر　　مسجد شاہ جہانی ہے جدہر

ایکدروازہ چہتری ہی جان　　جہانگیرکیطرف اوسکو پہچان

سولا کہنے کیطرف ہے ایکدر　　عشق بازون کا وہان پر ہی سر

ایک دروازہ میان اور ہی وان　　حسن کا اوسکے ہو کسطرح بیان

اور ہے سمت کچہری یکدر　　جمع ہوتے ہین وہان سب دنبہر

دو ہین دروازہ لنگرخانا　　یاد رکہیو تو اوسے اے دانا

آتش بٹتی ہی وہان پر ہر روز　　وہان کا ہر روز ہے مثل نوروز

من و سلوا کی ہو لذت جسمین　　اوسکی تعریف کی قدرت کسمین

مجلسے خانہ کے اندر یک در　　ہے تصور مجہے اوسکا اکثر

ایک ہی دہانہ عجائب کھڑکی — دیکھکر عشقکی آتش بھڑکی

الغرض ایک ہی کھڑکی او سجا — جملہ دروازے وہان ہین گیارا

وضع مین شوکت و شانئین یکسر — چرخ فلکے برج جیسے ہین وہ برتر

ہے لکہا خواجہ حمید الدین کے — یعنی ملفوظ مین یہ ہے اونکے

ایک شب خواب مین پیغمبر نے — آنکر خواجہ معین اللّٰدین سے

ایسا فرمائے کہ اے خواجہ معین — ہی حقیقت مین میری دین کا معین

کیا سبب سنّتین سب کر کے ادا — ایک سنت کو میرے ترک کیا

صبح ہوتی ہے ملک شام خطام — تہا مرید ایسی وہ خواجہ کا غلام

ایک لڑکیکو وہ بہیجا حق جو — لائے تہے دار حرب سے اوسکو

ایک راجہ کی تہی صاحبزادی — اوسکی قسمت مین تہی یہ آزادی

گرچہ ظاہر مین وہ آئی تہی اسیر — لیک باطن مین عجب تہی تقدیر

بس اونہین لیکے سعین الاسلام ۔ بی بی اُمّتہ اللہ رکہا نامی نام

حسب حکم نبوی لیکے وہین ۔ اپنی خدمت مین رکہے اونکو تئین

اونسے پیدا ہوئین اک بدر کمال ۔ حضرتہ حافظہ بی بی جمال

گنبد پاک مین شرقی جانب ۔ قبر اون بی بی کی ہی ایطالب

وہانکے خدّام ہین لڑکے بالے ۔ گرد ہین چاند کے گویا ہالے

جہالرا ایک ہے وہان پانی کا ۔ ہی وہ جان بخش دل فانی کا

ہی کمین وہان جو محمدؐ کا پسر ۔ ہی بجا اوسکو کہین گر کوثر

چار کامل کے جو پائین ہی مزار ۔ ہین وہ مشہور وہان چارون یار

سامنے گنبد اقدس کے وہان ۔ سنگ مرمر کی ہی مسجد ای میان

سنگ مرمر کی ہے ظاہر مسجد ۔ باطناً نور کی ظاہر مسجد

طول اوس مسجد انور کا سنو ۔ نوّدو ساٹھہ ہین گز شرعی دو

ہین اٹھارہ وہ گزِ شرعی سے — عرض مین اسکو تو باور کرلے

چاردہ سالکی کوشش مین تمام — اوسکی تعمیر نے بنائے اتمام

فرش ہی صحن مین سنگ مرمر — گویا اوسمین ہے تجلی کا اثر

عرض اوس صحن کا کیا خوب نفیس — گزِ شرعی سے وہ ہے ستائیس

کوئی گنبد نہین استور کی ہے — عرض و طول نہ اسدور کی ہے

گویا قدرت کی ہے سانچے مین ڈہلی — دلکو ہر ایک کی لگتی ہے بہلی

در و دیوار سے اوسکی لامع — پرتو ماہ حقیقت طالع

کلس اوس گنبد انور کا عجب — نہین استورہ کا تارہ وم جلب

رفعت و شان مین ہے زیبائی — ہے اشارہ طرف یکتائی

راگ پیچلے کو جو ہوتا ہے وہان — مست رہتے ہین وہان رقص کنان

اسقدر لطف سماع ہے اوسجا — کہ کسی نے کہین دیکہا نہ سنا

کیونکہ سرکار یہ ہے معدن چشت — اور دربار یہ ہے مخزن چشت

ہے یہ دستور ہمیشہ وہان پر — جس سی عاشقکی ہو صدمہ جان پر

لوگ سب بعد عشا آتے ہین — خوف فرقت سی مری جاتے ہین

روضہ اطہر کے اموری کے قبل — یہی معمول ہے جاری یہہ شغل

جبکہ پڑہتے ہین کڑک کے کڑکا — عشق کا جس سے اوٹھی ہی بہڑکا

کہتے ہین جتنے کہ ہین پیر و جوان — حالت جذب مین ہوکر نالان

کب سحر ہویگی میرے مولا — شوق مین کرتے ہین سب واویلا

چاندنی شب شب دیجور ہوئی — قبر آنکہون سے جو مستور ہوئی

نیند کسطرح غریبون کو آئے — لحد پاک جو آنکہون مین سمائی

پہر وہ چاندیکا کٹہرہ دیکہون — شوق سے جاکے مین آنکہونکو ملون

شامیانے جو لحد پر ہین کہڑی — دلکو عشّاق کے کرتے ٹکڑے

کب مین دیکھون وہ غلاف زرین
یا خدا جلد سحر ہوئے کہین

جبکہ گھڑی صبح کا تارا چمکا
عشق بازون کا ستارا چمکا

ہوئے عشاق کے دلکو شادی
دیتے باہم ہین مبارکبادی

دوستو وقت سحر آ پہنچا
ابن احمد یہ پڑھ ہو صل علےٰ

یہہ ہمیشہ ہے وہان کا دستور
آ کھڑے ہوتے ہین خواجہ حضور

کرتے روشن ہین در گنبد جب
ہوتے حاضر ہین وہان خادم سب

جبکہ ہوتا ہے صبح کا تڑکا
پھر تو عاشق کا کلیجا پھڑکا

روبرو کہکے اذان وقت سحر
کھولتے در کو ہین اے پاک گہر

اولیا غوث و قطب باندہے ہات
عرسمین رہتے ہین حاضر دن رات

روبرو گنبد انور کے جا
ہاتہہ باندہے ہین کھڑے سب فقرا

کوئی گریان ہے کوئی خندان ہے
کوئی مضطر ہے کوئی حیران ہے

کوئی کرتا ہے نفی و اثبات
کوئی مشغول ہے در اسم ذات

کوئی بیٹھا ہے تخلیے مین محو
کوئی ارباب سکر اہلِ سہو

فیض پاتا ہے کوئی روحانی
معنوی اور صوری جسمانی

کوئی کرتا ہے طواف گنبد
کوئی ہوتا ہے فدائے مرقد

کوئی چوکھٹ پہ رکھے سر روتا
عرض حاجت کوئی دلسے کرتا

ہاتھہ باندہی کوئی کہتا یا شاہ
حال پر میرے کرو جلد نگاہ

کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے
لوٹتا دلکا یہان بستا ہے

یہ تصرف ہے نرالا اوسکا
کہ کسینے کہین دیکہا نہ سُنا

قبر مین رہ کے حکومت کرنا
اونکے ہاتہو مین ہی جینا مرنا

آنکہہ ملتی ہے یہان اندہے کو
بانجہ پاتی ہے یہان بچے کو

کوڑ کوڑیکا یہان جاتا ہے
صدق دلسے جو کوئی آتا ہے

معنوی فیض ولایت اونکا | ہفت اقلیم مین کیسا چمکا
آ چلے روز جو طالب آوے | اوسکی تکمیل یہان ہو جاوے
ہوتی ہے تربیت روحانی | جو کہ اسدر کی کرے دربانی
وردکی اپنے دوالو لوگو | اپنے مقصود کو پالو لوگو
کوئی اسدر سے تو خالی نہ گیا | کوئی اسگہر سے تو خالی نگیا
جب پیمبر نے حکومت اوسکو دی | ہوا تب ہند مین وہ ہند الولی
والی ہند کیا جبکہ نبی | آیا تب ہند مین وہ ہند ولی
اور محمدؐ کا نواسا ہے وہ | اسد اللہ کا پوتا ہے وہ
ذرہ اوسدر کا ہے مثل خورشید | نور اسگہر کا ہے مثل جمشید
جہتر اسدر سے کوئی در ہی نہین | جہتر اس گہر سے کوئی گہر ہی نہین
پہر خدا ہمکو دکہائے اجمیر | پہر خدا ہمسے بلائے اجمیر

یا خدا جلد لیجا پہر اجمیر
ہوینگی اوسکی مرادین حاصل
چلو اوس شاہ کا جلوہ دیکہو
اپنے مقصود وہان پاؤگے
پاؤگے چلکے وہان تاج و تخت
پاؤگے چلکے وہان فقر و غنا
حاجتین سبکی روا ہوتی ہین
حق کیا جسکو ولایت کا امام
جب سے اجمیر مین ہی تخت نشین
یا الٰہی بطفیل احمد
یا الٰہی بطفیل احمد

یا خدا جلد دکہا پہر اجمیر
عرسمین ہوگا جو جاکے شامل
میرے سرکا وہان سودا دیکہو
اپنے مطلوب وہان پاؤگے
پاؤگے چلکے وہان دولت و بخت
پاؤگے چلکے وہان سر خدا
مقصد بن سبکے ادا ہوتے ہین
ہے وہی خواجہ معین الاسلام
ہر گدا اوسکا ہے فغفور چین
میرے مطلب ہین نہو اب تو دیر
عشق خواجہ مین مری عمر ہو تیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر | تشنہ لب ہون مجہکو کردے تو سیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر | اپنی الفت مین میرے دلکو گہیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر | دور کردے میری قسمت کا پہیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر | مجہے اس در سے تو خالی مت پہیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر | مجہکو اسکہر سے تو خالی مت پہیر

کب تلک غم یہ اوٹہاؤن خواجہ | کب تلک تجہکو سناؤن خواجہ

اسطرح کا تو ہے مجہے بیخود کر | جز خدا کے نہ کوئی آئے نظر

بیکس و عاجز و مسکین ہون مین | اور بہت رنج سے غمگین ہون مین

غمکے دریا سے نکالو خواجہ | میری کشتی کو سنبہالو خواجہ

آپڑی سخت بہنور مین یہ ناؤ | اپنے الطاف سے تم پار لگاؤ

مین دکہ مین ہون بہت خستہ حال | رنج و غم کو تو میرے دل سے نکال

کب تلک درد مصیبت مین رہون
میرا اسدرکہ سوا کوئی نہین
اس مصیبت مین پکارون کسکو
کون اگر میرے امداد کرے
گو برا ہون مین برا ہون تیرا
ہمکو اسدر کے سوا در ہی نہین
گرچہ آلودہ عصیان ہون مین
مانگتا ہون تیری در کا صدقہ
میرا مطلوب مجھے ملجائے
مجکو ملجائے میرا شاہنشاہ
مجکو ملجائے میرا حافظ دین

کب تلک رنج وصعوبت مین رہون
میرا اس گہر کے سوا کوئی نہین
درد دل اپنا دکہاؤن کسکو
کون اگر میرا دلشاد کرے
جاؤن اسدر کے سوا کونسی جا
ہمکو اس گہر کے سوا گہر ہی نہین
پہر ہی الطاف کا تشنا ہون مین
مانگتا ہون تیرے گہر کا صدقہ
میرا محبوب مجھے ملجائے
مجکو ملجائے میرا رہنما
مجکو ملجائے میرا قطب زمین

یا احد اپنی تو وحدت کے لیئے
بخشدے ہمکو تو کثرت کے لیئے

بطفیل شہ لولاک لما
بطفیل ہمہ علی شیر خدا

فاطمہ کا مجھے کچھہ دے صدقہ
اور خدیجہ کا بھی کچھہ دے صدقہ

صدقہ جلد بجا تو اے بار خدا
اپنے حسنین کا مجھکو دلوا

زین عباد کا کچھہ دے صدقہ
یعنی سجاد کا کچھہ دے صدقہ

حضرت باقر و جعفر کے لیئے
کچھہ تو دے سبط پیمبر کے لیئے

حضرت موسی کاظم کے طفیل
حضرت ضامن ثامن کے طفیل

رحم کر مجھپہ تقی کی خاطر
لطف کر مجھپہ نقی کی خاطر

حسن عسکری و مہدی کا
اپنے الطاف سے دلوا صدقہ

چشت کے مرشد دلشاد کا صدقہ
تا رہے دل و مقصد سے بھرا

صدقہ تو خواجہ حسن بصری کا
مجھکو تو یہیں یارب دلوا

عبد واحد کا عطا ہو صدقہ | تا میرے نیک ہو دین و دنیا

فضل سے خواجہ فضیل ابن عیاض | اے خدا مجکو عطا کر تو ریاض

اور شاہ بلخی ابراہیم | ابن ادہم کے لئے بخش کریم

صدقہ خواجہ سدید الدین کا | صدقہ خواجہ امین الدین کا

اب علو دینوری کا صدقہ | حشر تک سلسلہ ہوے میرا

بطفیل شہ اسحاق چشت | سلسلہ کر دو داخل بہشت

ناصر الدین ابی احمد کیلئے | رحم کر خواجہ محمد کے لئے

حضرت یوسف چشتی کیلئے | ہو روان زورق مطلب میرے

یا ودود از پئے خواجہ ودود | سلسلہ کو میرے رکہہ تو خوشنود

بطفیل شہ حاجی شریف | صدقہ دے کہ کہڑا ہی یہ نحیف

مقتدا صاحب عرفا نکے لئے | ہروئی خواجہ عثمان کے لئے

صدقہ خواجہ معین الدین کا
ہو میرے سلسلہ کو عشق خدا

جلد یا خواجہ معین الدین اب
دے لگے بر لاو ہمارے مطلب

صدقہ مجکو تو ئی اجمیر کا دے
یا کہ الفت تیری تامرگ رہے

یاد کہا دے مجھے جلوہ اپنا
یا مجھے کر دے تو شیدا اپنا

قطب دین خواجہ فرید الدین کا
صدقہ خواجہ نظام الدین کا

صدقہ خواجہ نصیر الدین کا دے
کر دے روشن تو چراغ اب میرا

لطف سے شیخ کمال الدین کے
ہمپہ اسرار خدائیکا کہلے

صدقہ تو شیخ سراج الدین کا
کر عنایت مجھے میرے مولا

ہمکو ہلجاوے پی علم الدین
دید انوار سموات و زمین

بطفیل شہ راجن محمود
جلد بر ائین ہمارے مقصود

صدقہ خواجہ جمال الدین کا
یا الٓہی مجھے جلدی ہو عطا

اور حسن خواجہ محمدؐ کے لئے

مجھیہ اب شیخ محمدؐ کے لئے

شیخ یحییٰ المدنی کا صدقہ

مہر ہو شیخ کلیم اللہ کی

شاہ اورنگ نظام الدین کا

خواجہ نور محمدؐ کے لئے

دے سلیمانِ زمان کا صدقہ

صدقہ مجکو میرے ہادی کا

یعنی اے حافظ خیر آبادی

جب محمدؐ علی ہی آپ کا نام

ای شہنشاہ ولایت جلدی

سینہ گنجینہ عرفان کردے

کر نظر لطف کے خالق میرے

اپنی درگاہ سے یارب دلوا

تا بر آئے میری امید دلی

صدقہ اور دے فخر الدین کا

عفو سب میری خطائین کردے

یعنی وہ پیر کلان کا صدقہ

اپنی الطاف سی کر ہمکو عطا

آپکے در پہ ہو ہمین فریادی

ہو ظہور اسمون کا سب مجھین تمام

کیجئے میری مرادین پوری

خالی مت پھیرئے اپنے در سے
کوئی خالی نہ گیا اس گھر سے

تیری سرکار مین سائل ہون مین
اور عنایات کے قابل ہون مین

نظرے کن تو برین خستہ حبیب
ہے بہت عاجز و بیچارہ غریب

روایت

۲۸ ۱۲۲

تارکین کے ہین شہ فرخ پے
نام خواجائی حمید الدین ہے

اونکے ملفوظین ہیگا یہ لکھا
چشم بینا سے ذرا دیکھئے گا

ایک شب خواب مین پیغمبر نے
آنکر خواجہ معین الدین سے

ایسا فرمائے کہ اے خواجہ معین
ہے حقیقت مین مرے دین کا معین

کیا سبب سنتین سب کرکے ادا
ایک سنت کو میری ترک کیا

صبح ہوتی ہی ملک شام خطام
تہا مرید یسے وہ خواجہ کا غلام

ایک لڑکے کو وہ بہیجا حق جو
لائے تھے دارب حرب سے اوسکو

ایک راجہ کی تہی صاحبزادی
اوسکی قسمت مین یہ تہی آزادی

گرچہ ظاہر مین وہ اے اسیر
لیک باطن مین عجب تہی تقدیر

بس اونہین لیکے معین الاسلام
بی بی امۃ اللہ رکہا نامی نام

حسب حکم نبوی لیکے وہین
اپنی خدمت مین رکہی اونکی تئین

اونسے پیدا ہوئین اک بدر کمال
حضرت حافظہ بی بی جمال

بارہا خواجہ عثمان ہرون
ایسا فرمائے حقیقت مین سخن

تو ہے محبوب خدا خواجہ معین
ہے تفاخر تیرے سے میری تئین

میرے خواجہ کو جو اپنے ہمراہ
لیگئے کعبہ کو عثمان ذیجاہ

آکے در وقت طواف اور دعا
ہاتہہ خواجہ کا پکڑ کہنے لگا

یا خدا خواجہ معین الدین کو — مین نے تفویض کیا ہے خدایا تجھکو

ایک دن کعبہ کے زیر میزاب — خود دعا کرتے کھڑے تھے دو جناب

حق مین خواجہ کے وہ کرتے تھے دعا — وہان یہ آوازہ یہ ہاتف نے دیا

کہ معین الدین حسن سنجری را — شاد ہو ہمنے قبول اوسکو کیا

ہے مرا دوست نہو دلمین ملول — ہان کیا خواجہ معین کو مین قبول

وہانسے جب شہر مدینہ آئے — ساتھہ مرشد کے اونہین لے آئے

عرض کی جا کے صلوٰۃ اور سلام — آیا روضہ سے نبی کے یہ پیام

با خوش الحان کہ وعلیک السلام — یعنی اے قطب مشایخ ذی نام

یہ جو مخصوص معین الدین کا — لقب چشتی جہان مین پھیلا

یہ بھی ارشاد نبی جانیئے گا — نکتہ باریک ہے یہ پہچانیئے گا

کہے مرشد نے یہ خوش ہو اونکو — خوب تکمیل کو پہونچا اب تو

ہو حبیب آپکا یکتا محبوب
کیا عجب آپ ہو حقکے مطلوب

۱۴۹ ۱۲۳

روایت

شیخ کامل محمد صدیق — نقشبندی بدخشی باالتحقیق

مجمع الاولیا ہے اونکی کتاب — اوسمین فرماتے ہین وہ عالیجناب

خواجہ ہند الولی معین الدین — ایسا فرمائے ہین سنو بیقین

جو کہ میرا مرید خاص ہوا — یا مخصص میرے مریدونکا

مین نہ فردوس مین رکھونگا قدم — تا نہ جنت مین جائین کل یہ ہم

یہ روایت ہی اوسمین ہیگی صریح — عارفان خدانے کی تصحیح

آئی ہاتف سے یک بیک آواز — سنئے عشاق صوت راز و نیاز

اے معین الدین ہمدم ملئے — سید ہم انچہ خود تو فرمائی

عرض کی شیخ نے خدائے کریم ہین مرے جو مرید ذی تسلیم

یا مریدونکی میرے ہوئین مرید یا کہ شجرہ سے قرب ہوئی پدید

یعنی جو جو طریق شجرہ سے آنکر کے ملین گے میرے سے

بخش اپنی کرم سے رب کریم کہ تیری ذات ہی غفور و رحیم

آئی آواز اے معین الدین جو کہ تیرا مرید ہے بیقین

یا مریدونسے تیرے تا محشر جو کہ بیعت کرینگے سرتاسر

تیرا باعث جو درمیان آیا ہمنی یکدست سبکو بخشدیا

یہ روایت بہی اوس کتابمین ہے سن لے ایدل عبث تو خوابمین ہے

سات ترسائی ذی ریاضت تہے نخل پربار باغ خلوت تہے

شہر بغداد مین گئے تہے وطن خلش خار غم سے تہے ایمن

تین لقمونسے کرتے تہے افطار چہہ مہینے کے بعد روزہ دار

خلق کو اونسے اعتقاد ہوا — ہو گئی تہی دلونمین اونکے جا

بسبب نفس کے صفائی کے — اور ریاضات بیریائی کے

اونکو کشف قلوب تہا حاصل — کہ نہ تہا پردہ خفا حایل

پاس خواجہ کے ایکدن آئے — اک نظر اپنے جو فرمائے

بید کی رنگ ہو گئی لرزان — خوف خواجہ سے دل ہوا بستان

ہلنے والا پہ جبکہ سر رکہا — خواجہ دو جہان نے فرمایا

غیر حق حق نہین یہی حق ہے — ذات بیچون ہے اور مطلق ہے

کر رہے ہو عبادت اغیار — دیدہ دلمین کیا پڑا ہی غبار

کئی ساتون نے عرض اے شہ دین — خوف آتش سی ہم ہین نزار و حزین

دلمین پوجا کہ ہے مقدم جائے — نہ ہمین آخرت مین آگ جلائے

اونسے خواجہ نے تب یہ فرمایا — کہ کرو بندگی رب ہدیٰ

نہ تمہین آگ پہر جلائیگی | نہ کبہی دام مین پہنسائیگی

عرض کی گرچہ یہ سخن حق ہے | اپنے کی عبادت حق ہے

تمکو خواجہ اگر نہ آگ جلائے | حق ہے ایمان ہمارا آپ پہ آئے

تب یہ فرمائے آپنے بخدا | نہین آتش کو اسقدر زہرا

کہ میری کفش پا کو آگ جلائے | سر مو اوسمین کچہہ تفاوت آئے

نہ کہ خود مجکو آگ سے ہو گزند | سنکے یہ بات کی اونہون نے پسند

گر کرامت یہ اک نظر ہو عیان | ہم بہی اک پل مین ہونگے ذی ایمان

سنکے یہ بات پہکی وہ رہبر | کفش چرمی کو آگ کے اندر

اور آتش کو یہ خطاب کیا | کہ نہ کفش معین کو آگ جلا

آتش گرم دم مین سرد ہوئی | گرد تنکلیک خاک گرد ہوئی

ساز دمساز راز ہو گیا ساز | اور ہاتف سے آئے یہ آواز

کفش محبوب کی میرے جو جلائے
ایسا زہرا کہانسے آتش لائے

پردۂ تنگ اوٹھا جو تھا حائل
ساتون اسلام مین ہوے داخل

صحبت خواجہ کا وہ گل پہولا
ہوئے ساتون ولی ملکِ ولا

یا الٰہی طفیل خواجہ کے
بخشدے جو گناہ ہمنے کئے

یا الٰہی پئے معین الدین
کر عنایت مجھے تو صدق و یقین

یا الٰہی بحق ہندِ ولی
مجھسے راضی رہین محمدؐ علی

مجھکو یا رب مثال پروانہ
عشق خواجہ مین کر تو دیوانہ

تیری درکا ہے یہ حبیب کمین
خواجہ خواجگان معین الدین

روایت

ایک روایت ہے یہ عجیب و غریب
اوسکو کرتا ہے اب بیان حبیب

تہا نہایت نجیب یک افغان
خیر آباد مین تہا اوسکا مکان

ایک لڑکا ہوا اوسے پیدا
عاقل و ذی کمال اور دانا

سیرتِ نیک صورتِ زیبا
بحر خوبی کا تہا درِ یکتا

قرۃ العین باپ کا گر تہا
ماں کے بہی نور تہا وہ آنکہونکا

الغرض جبکہ وہ جوان ہوا
عقد کا باپ کو خیال آیا

کرکے تجویز ایک مشاطہ
کہا نسبت تو اوسکی اچہی لگا

یعنی عالی ہو خاندان اوسکا
حسن مین بہی ہو وہ حسین یکتا

سنکے لڑکے نے باپ سے یہ کلام
کہا کیجے نہ عقد کا پیغام

جو تجرد مین ہے مزا حاصل
دوسری شئی یہ کب ہے دل مائل

میری شادی نہ کیجیے بابا جان
مجہکو اسبات کی نہین ارمان

مار لونگا کروگے گر شادی
عین شادی مین ہوگی بربادی

باپ نے اوسکو خوب سمجھایا | جب نہ مانا تو رو کے کہنے لگا

گر تو شادی نہ کی تو اے بیٹا | نام آگے چلے میرا کیسا۔

کیون ہی شادیسے تجکو ننگ و عار | کیون ہے اسطرح دل تیرا بیزار

الغرض رو کے باپ نے یہ کہا | مردمی مجہہ مین نین ہی اے بابا

میری بدنامی ہو نہ جائے کہین | اپنے بیگانے ہونگے چین و جبین

دلمین کچہہ سونچکر چلا گہر سے | تا کرون عرض ابن حیدر سے

پاس حضرت کے کانپتا آیا | گہر سے گہبرا کے ہانپتا آیا

سر کو خواجہ کے پاؤن پر رکہکر | کہا بیٹے کا حال رو رو کر

مجہپہ اے شیخ رحم کی جا ہے | میرے لڑکے کا حال خستہ ہے

میرا کوئی نہین تمہارے سوا | شک نہین جائیگا اے آقا

آگئی کشتی میری طوفانمین | غرق ہون شاہ بحر حرمان مین

رحم آیا یہ سُنکے حضرت کو — باپ بیٹے کی دیکھہ الفت کو
پہر اوسے ایسا حکم فرمائے — کہہ تو بیٹے سے کل یہان آئے
اُٹہکے آداب وہ بجا لایا — اور قدمبوس ہوکے گہر آیا
کہا بیٹے سے آپنی صبح تو جا — یاد فرمائے ہین تجہے مولا
جب سنا باپ سے کلام ایسا — پہر تو جامہ مین وہ سما نسکا
رات بہر تہا قرار اور نہ خواب — صبح ہوتی ہے وہان گیا شاب
آٹہو تہے نماز پڑہ کے حضور — بادۂ ورد سے تہا دل مسرور
راہ مین ملگئے آپ سے وہ پیر — رکہدیا سر کو پاؤنپر یکیر
تب اشارہ سے آؤ فرمائے — اپنے ہمراہ اوسکو لے آئے
اور مصلے پہ آ قیام کئے — کچہہ وظیفہ جو تہا تمام کئے
پہر اوسے اپنے پاس بلوائے — یوس میری زبان کو فرمائے

حسب ارشاد حضرت والا
چوسی اوسنے زبانِ پاک صفا

چوستے ہی زبان از سر نو
آگیا آب رفتہ باز بجو

ہو قدمبوس اپنے گہر آیا
جوش پیدا ہوا جوانی کا

جو کہ گذرا تہا حال سب اپنا
باپ سے مِنّ وعَنّ بیان کیا

اور کہا جلد کیجئے شادی
تا ہو ویران گہر کی آبادی

ورنہ اوسمین جو دیر ہوئیگی
میرے بے صبری جان کہوئیگی

چین مجکو نہ آئیگا یک دم
دیکہو جاتا رہیگا میرا دم

باپ نے کی خوشی خوشی شادی
ہوئی سب دور اوسکی ناشادی

دی اقارب نے آ مبارکباد
دی کسی نے دعا کہ ہو اولاد

الغرض بعد انقضائے زمان
کئی لڑکے ہوئے اوسے ذیشان

اب یہ ہی عرض ہمسر شیخ زمن
سبز ہو سبکی آرزو کا چمن

جسطرح مہربانی کی او سیر ہم پہ بھی چشم مہر کی ہو نظر

آسرا ہے تو آپکا ہے مجھے خویش و مادر نہ بابکا ہے مجھے

تیرا در چھوڑ کر کہان جاؤن حال اپنا مین کس سے عرض کرون

رحم کر مجھپہ ابن بنت رسولؐ ہے ہنداالولی عطاءِ رسولؐ

کیجے رحم مجھپہ اے سرور قید ہے غم ہون اور خستہ جگر

جو ہین مظلوم داد چاہتے ہین دلِ ناشاد شاد چاہتے ہین

جو قرضدار یا کہ ہون بیمار یا جو افلاس مین ہون یا دل زار

یا کہ اولاد کی ہو جسکو طلب یا کوئی اور دل مین ہو مطلب

جو کہ بیدست ہے سروپا ہین تنگدستی سے یا شکستا ہین

دستگیری کا وقت ہے سرور سرفرازی کی اونپہ ہووے نظر

سن نواسے میرے پیمبرؐ کی دیکھہ پوتے علیؑ حیدرؓ کی

جسکا بیٹا جوان مرجائے — دل کو صبر و قرار کب آئے

ہی یہی شاہ دین میری فریاد — آل و اولاد سب رہین آباد

یا محمد علی ہے وقت مدد — عرض میری نہ کیجے گا رد

دو جہانمین نہین ہے کوئی میرا — پیر و مرشد تیرے جناب سوا

جتنے ہین یار میرے یا مولے — جان و دل سے ہین آپ پروہ فدا

داخل سلسلہ جو عورتین ہین — درد دل اپنا جا وہ کس سے کہین

تیرے کہلا کے جائینگے وہ کس جا — کون ہے تجھہ سوا غریبونکا

زیر دامان تمہارے جو آیا — حشر کے تاپ مہر سے وہ بچا

زیر دامان تمہارے جو آیا — دم آخر زبان سے حق نکلا

زیر دامان تمہارے جو آیا — [illegible] کی اوسنے کیا ہبا کو قبا

زیر دامان تمہارے جو آیا — دو جہان ہوا وہ بے پروا

اس حبیب غریب پر ہو کرم
اَلْمَدَد شیخ مُرشدِ عالَم

۱۲۵ — ۷

مستزاد

کونسا دل ہے جسے عشق کا آزار نہین
اے فلک تو ہی بتا

اور دوا اسکی بجز وصل ستمگار نہین
معا ہوتی ہے شفا

چمن دہر مین بس کیونکہ مچا یا نہ کرون
شور بلبل کیطرح

سب ہین وہ غنچہ دہن زینت گلزار نہین
آہ کیا کیجے صبا

جانکی بیتابی کو اور اپنی گرفتاری کو
ہمنے دل ہی مین کہا

کس سے کہیے کہ یہان کوئی بھی غمخوار نہین
اپنے حافظ کے سوا

ندیا نالۂ دل نے کبھی فرصت یہ مجھے
آکے دیکھو نہین تجھے

چشم گریانکی کچھ اب حاجت اظہار نہین
تجھپہ ظاہر ہی بھلا

فخر دین نور سلیمان پیر حافظ ہین
دستگیر دو جہان

جز تمہاری پیر ابہر کوئی مددگار نہین
کیجے حاجت کو روا

کہدو اوس یوسف خوبی سی کہ پردیکو اوٹہائے
اپنی صورت کو دکہائے

خلوت دل ہی یہ کچہہ مصر کا بازار نہین
ابتو ہو جلوہ نما

شر سی دشمن کی بچون اور زیارت ہو نصیب
یہی چہتا ہی حبیب

خیرآباد تلک پہنچون تو دشوار نہین
لطف عالی سی تہہا

٢ **خمسہ جات** ١٢٦

ای مرشد رہبر ہدایت آگاہ
ہی چشم نشین تو چشم حق کا واللہ

ہو گوشہ چشم سے یہ نگرانیہ نگاہ
اے سید حافظ فقیر ذی جاہ

وے مظہر کامل کمالات اِلہ

حاضر ہے حبیب دیکہہ حسن سرمد
آنکہون سے بہانیکو تمہاری مسند

اب اس پہ عنایات عطا ہو جدید | مانند تراب بر درت باز آید

للہ رحمی بحالِ زارش للہ

دیگر

اے مردم دیدہ حقیقت آگاہ | منظورِ نظر ہو عین حق کی واللہ

ہو چشم کرم سے اس کمینہ پہ نگاہ | اے سید حافظ فقیر و بیجاہ

وے مظہر کاملِ کمالاتِ الٰہ

ای واقف کن فکان و حسن سر | اے ماہ درخشندہ و نجم اسعد

تو ہی ہے حبیب مہر گردونِ احد | بیچارہ تراب بر درت باز آید

للہ رحمی بحال زارش للہ

خمسہ

تقیید جہات سے تو ہو جا یکسو | مطلق ہو مقید نہ ہو گر ہے حق جو

اپنے کو گواں کے دیکھ اوسکو ہر سو | لا آدم فی الکون ولا ابلیس

لا ملک سلیمان ولا بالقیس

مرشد کے تصدق سے یہ ہم نے جانا | اور قلب حقیقی کی حقیقت مانا

یوں ہم نے حبیب اوسکو سبھی پہچانا | فالکل عبارۃ وانت المعنی

یا من ھو فی القلوب مقناطیس

۱۲۹ خمسہ ۳

یارب یارب بشوکت فخر الدین | یارب یارب بدولت فخر الدین

یارب یارب بہمت فخر الدین | یارب یارب بحرمت فخر الدین

یارب یارب بنصرت فخر الدین

ہے مرے گناہوں کی یہ ساری تاثیر | بنتی نہیں ہے کوئی طرح کی تدبیر

ہر چند ندامت ہے حبیب اب تو اسیر | عصیان مرا مپرس و باز مگیر

۱۰ یارب یارب بعصمت فخر الدین ۱۳

خمسہ

گہٹا چہائی ہے غم کی پیر چشتی
تمہین ہونا خدا ہی وقت پشتی
بہت ہی اندنون میرے پہ زشتی
بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

مین گرتا ہون برائے حق سنبہالو
بلائے موج آفت سر سے ٹالو
مجہے دام توحش سے نکالو
بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

سوا تیری نہین میرا چہانین
لگی دل کیون یہ بحر بیکرانین
پہنسا ہون مین بلائے ناگہانین
بگرداب بلا افتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی
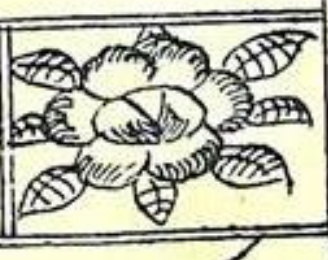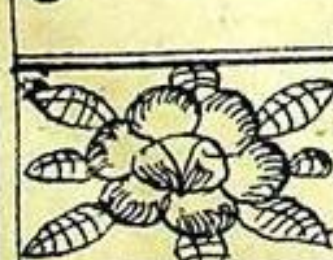
یہ بی برگی مین کیا سامان ہوا ہے
کہ خوف رعد غم ہران ہوا ہے
بپا پھر نوحکا طوفان ہوا ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

نہین معلوم مجکو کیا ہوا ہے
دلا یہ مرض جادو سا ہوا ہے
میری اب جان کا سودا ہوا ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

میری عزت تمہارے ہاتھہ مین ہے
میری حرمت تمہارے ہاتھہ مین ہے
میری صحت تمہارے ہاتھہ مین ہے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

مجھے کہتے ہین سب چشتی بہشتی
عدو ہے بر سر طغیان و زشتی
لگا دو پار کشتی شکستی
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

تمہارا ہون تمہارا ہون تمہارا
نہین ہے غیر کا دلمین گذرا

کہان اے ناخدا تجھ بن سہارا
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

برای مصطفے اب رحم کیجے
برائی مرتضی اب رحم کیجے

پے خیر النسا اب رحم کیجے
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

تیرے در کا حبیب پاک ہر کمینہ
اب اوسکی سجدہ گاہ ہے تیرا زینہ

عجب ہے بحر آفت کا قرینہ
بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

خمسہ بر غزل حضرت صاحب خواجہ حافظ
محمد علیشاہ چشتی خیر آبادی کی غزل مبارک پر

۱۳۱ ۷

منم بلبل بہر گل کہ رو چون گلستان دارد
چہ گویم وصف آن گلشن نہ آسیب خزان دارد

سری دارم بآن سروی کہ بر خستان دارد
دلم بربود جانانا کہ آئنے دستان دارد

شکر لب خندۂ نمکین خمار میکشان دارد

مژہ ناوک فگن تیغ نگہ سے دل ہے دو ٹکڑے
ثنا ہو کیا سراپائے بت عیار کی ہم سے

یہان ہے فکر عالی پست ادنی ہا مین اوصف کم
چہ گلرخ نرگسین چشمی سمنبر سنبلین زلفی

لب نازک تر از لالہ قدی سرو چمان دارد

یہی فریاد ہے میری اغثنا مرشد ہر سیر
محمد کے نواسے ابن حیدر حامی محشر

سزاوار ترحم ہی یہ سر افگندہ بے سر
گہ از تمکین نمی پرسد زحال زار من دلبر

خدایا مہربان سازش کہ دل سنگین جفا دارد

عجب کیا ہی اگر ملجائی مہرہ دلربا تیم
تمہارے حکم کے تابع ہین سب جنات و آدم

ہمین حسن تکی خواہش ہے و اسکا وصل الکدم
ازین نامہربان شوخی چہ آسایش دہد دستم

کہ با لم التفاتہا ز من خاطر گران دارد

عوض میں اشک کے خون جگر ہی چشم سے جاری
ہوا معلوم جو سنتا نہیں فریاد و زاری

لگا ہی تیر مژگان سینہ پر دیدہ کا ری
نمکیں دلبری شاید ارادہ دل آزاری

کہ از مژگان زند پیکان ما از ابر کمان دارد

دکہا کر وہ بت رعنا مجہے صورت بیک لمحہ
تعجب کیا جو کہوی ہوش اور طاقت بیک لمحہ

بپا کرتا ہی از بس فتنہ و آفت بیک لمحہ
متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ

مگر در گوشہ چشمی چنین ہا مردمان دارد

حبیبا حکم حافظ ہی لگا پیر کلان سے لو
خدا کا گر تو طالب ہے سمجہہ دنیا کو شل جو

طرف تیسہ کے جانا نہ و نکر ویرانہ صحبت سے رو
بیا مشتاق زین گنبذ تو خاک پا سلیمان شو

کہ ہر کس از جمال او کمال بیکران دارد

خمسہ حضرت صاحب خواجہ حافظ
محمد علیشاہ چشتی خیر آبادی کے غزل مبارک پر

تو ہے رسول تو ہے نبی تو خدا نما	اور تجھہ مین جلوہ گر ہی یہ کیا شان انتما
تصویر دلمین آنکھہ مین نقشہ ترا جما	اے سید دو عالم یک جلوہ دہ بما

عینا یا تطلبنا نک فاجلس علیہما

بیشک تمہاری دید ہی ہمکو خدا کی دید	کیونکر نہ عشق آپکا ہو دمبدم مزید
احمد ہین آپ حامد و محمود اور حمید	موسی بکوہ طور شہار فعت شنید

عیسی مبشر بک یا سید الوری

از گلشنت نصیبہ گل گشت گونہ	وز حضرت تو ذات ارم راستونہ
خورشید خادم تو نسبوزد در ونہ	یوسف بدین جمال ز حسنت نمونہ
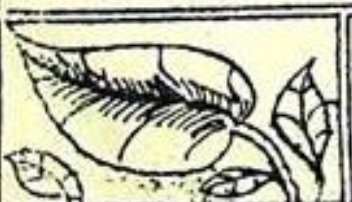
اذ فی کمال حسنک لم یدر منتہی

محبوب دوسرا کوئی ایسا کہا ہی تو	خوشرو و خوش کلام خلیق و خجستہ خو
حافظ ترا حبیب ہے کہتا ہے مست ہو	شاہی و فخر یافت سلیمان ز نور تو

سبحان من افاقک یا مظہر العطا

خمسہ

مبارک ہو مبارک ہو تمہارے در پہ آئے ہم
تمہارے سامنے آکر جو پایا تھا وہ پایا ہم
سبھی عیش و خوشی شادی کی سامان سبھی لائے ہم
مبارکبادیاں اے جان جاں تم پہ دیگا ہم

أتيناكم أتيناكم فحيّانا وحيّاكم

محبِّ محمد کی ہزاروں نے پئے ہیں خم
عقیلاں حسن کے دیکھکر کے عقل سے ہو خود گم
الٰہی لاکھوں ہوں بندہ گرچہ اس میں کوئی قم
تمہارے در پہ آیا ہوں میاں لیں سیر سنو اب تم

أتيناكم أتيناكم فحيّانا وحيّاكم

بروز حشر آئیں گے تمامی انبیا در پر
بچا لینا بچا لینا میری امت کو یا داور
محمد مصطفیٰ بیٹھینگے امت سب ہی لیکر
یہی کہتے سب آئینگی رسول اللہ کے در پر

أتيناكم أتيناكم فحيّانا وحيّاكم

شفاعت سے محمد کے چلے جائینگے جنت مین
کرامت سے محمد کے چلے جائینگے جنت مین

حمایت سے محمد کے چلے جائینگے جنت مین
عنایت سے محمد کے چلے جائینگے جنت مین

اَتینا کُم اَتینا کُم فَهیّانا وَ هیّا کُم

الا یا ساقی کوثر الا یا ساقی کوثر
مین آیا ہون ترے در پر مین آیا ہون ترے در پر

بھرے اے آفتاب اب جا ہی جام مئے کوثر
کہ تا مین مست بیخود ہو پکارون آپکو سے در

اَتینا کُم اَتینا کُم فَهیّانا وَ هیّا کُم

کوئی ہے حشمت کے گھر کا کوئی قادر کا کہلاتا
اثیر از مرشد کامل کے رستا کون بتلاتا

خود دیکھو جو کے کہتا ہے خدا کو بھی پاتا
یہی کہتا ہو مین خواجگانکی در پہ ہون آتا

اَتینا کُم اَتینا کُم فَهیّانا وَ هیّا کُم
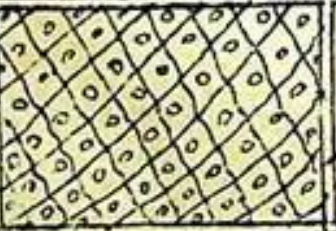
جو آئے ہند مین خواجہ معین الدین حسن سنجری
سبھی داتا ہوئے مثل جلال الدین تبریزی

ہوئے حاضر سبھی ہیرے با عیش و فیروزی
یہی پیر سے ہوئی آتے ہی وہ بابرگ و نوروزی

اتینا کم اتینا کم فھیا نا و ھیا کم

جو اوس یوسف کے چہ مین بر سر دربار آتے تھے
کوئین خود جھانکتے ملنے زلیخا آڑاتی تھی

نہین سکین چین ہوتی تھی تو سو سو بار آتے تھے
زبان حال سے کرتی یہی اظہار آتی تھی

اتینا کم اتینا کم فھیا نا و ھیا کم

خودی کھو آکے در پر خدا پانیکو آئے ہین
میان ہم حالت دل اپنی کھلانیکو آئے ہین

دلا آئینہ دل کا صاف چمکانیکو آئے ہین
تمہارے سامنے یہ بیٹھکر گانیکو آئے ہین

اتینا کم اتینا کم فھیا نا و ھیا کم

تمامی ہند مین گھر گھر ہے شادی جا بجا تزئین
کہ دیکھو آج دولہ بنگیا خواجہ معین الدین

کئی ارباب تلوین ہے کوئی ہے صاحب تمکین
براتی پڑہتے آئے ہین ملائک کہتے ہین آمین

اتینا کم اتینا کم فھیا نا و ھیا کم

نرالا سیر کی ہے محبوب کی جلوہ کا عالم ہے
عجب باتین عجب گباتین کچھ انداز بھی کم ہے

عجب ڈسکی ادامین ہین کرشمہ کیسا پیہم ہے	یہی پڑہتا ہوا آتا ہی جو کوئی کہ محرم ہی

اَتَینَاکُم اَتَینَاکُم فَحَیّانَا وَ حَیّاکُم

مئے جام محبت سے ہین ہو کے سرشار سبہی	پڑے ہین درمیان کوچۂ بازار سو ہمسے
کہڑے ہین تیرے ہر دم طالب دیدار سبہی	یہی کہتے ہین تجہسے بر سر دربار سو ہمسے

اَتَینَاکُم اَتَینَاکُم فَحَیّانَا وَ حَیّاکُم

مئے عشق خدائے پاک سے سرشار آتا ہے	جناب خواجہ حافظ کا زلہ خوار آتا ہے
حبیب مینوا جب بر سر دربار آتا ہے	یہی کہتا ہوا ہر دم مشتوق یار آتا ہے

اَتَینَاکُم اَتَینَاکُم فَحَیّانَا وَ حَیّاکُم

مسدسہائے اردو

۱۳۴ — ۹

تمہارے در کا ہون محتاج احمد مختار	بغیر در گہ والا کہین نہین گہر بار
کرون مین اپنے مطالب کو کسطرح اظہار	مجہے یہ بیت ہے پیش نظر ہی لیل و نہار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ہین آپ چشمۂ فیض و عطا و جود و سخا
مین ہون غلام غلام اور آپ ہین آقا

خدا نے آپکو کون و مکان کا شاہ کیا
کرون مین عرض بہلا اپنے حال کو اب کیا

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

مرے حضور مری بادشاہ میرے مختار
مین کیا کہونگا کہ احسانکی نہین ہی شمار

بہ کبریا کہ سنی ہی میری ہزارون بار
وہ آپ ہی تو ہین کیا کیجیے بہلا تکرار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

بلا کے ہاتہ سے ہون پا لنگ زیر سنگ
بدل رہا ہی یہ پیر فلک ہزارون رنگ

غلام آپکا کہلا کے کیوں ہوں اب تنگ
بغیر آپکے اورونسے عرض حال ہے ننگ

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دو بارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ہوں تشنہ کام جمال رسول ربانی
عزیز تشنہ دہان جانکر نہ دین پانی

کبھو تو ہوویگی بحر کرم کو طغیانی
جو مشکلیں ہیں میری دم میں ہوینگی آسانی

کریم سائل خود را غنی کنہ یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

یہ دوستونسے وصیت ہے بعد مرنیکے
حضور خاص ہیں لیجاکے کہو یہ حاضر ہے

تمام عمر خطا ہیں صرف کی اسنے
نگر امید شفاعت تہی اسکو حضرت سے

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

جناب خواجہ سلیمان و حافظ دوران
غریب و عاجز و مسکین ہون نعیم الاحسان

ظہور نور محمد اور فخر انس و جان
کہ ہست مشکل ما پیش درگہت آسان

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ہمیشہ احمد مختار و حیدر کرار
اگرچہ حرص و شرہ مین ہون غرق سیل و نہاک

جناب حافظ دوران شہ صغار و کبار
مین کیا سوال کرون اور کیا کرون اظہار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ظہور مظہر کل ہین وہ صاحب لولاک
حبیب گردش گردون کب ہے تجکو باک

نبی ہین اونکے لئے عرش و فرش اور افلاک
ہر ایک عالمین حامی ہر اونکی ذات پاک
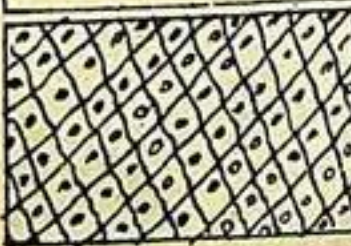
کریم سائل خود را غنی کند یکبار
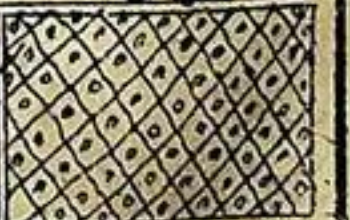
دو بارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

ہماری قبلہ عالم بڑے حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی قدس سرہ الابدی کے شعر مبارک پر ہماری حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ سید محمد حبیب علیشاہ چشتی حیدرآبادی آدام اللہ تعالی برکاتہ العالی علی سائر المریدین و جمیع مفارق الطالبین الی یوم الدین نے مصرعہ پہونچایا مسدس مبارک یہ ہے

مسدس

۶ — ۱۳۵

وہ تو بہکنے لگے ہمتین ہین جنکی پست
پی کے محبت کا خم ہو گئے ہین کتنے مست

نام نہ پوچھو میرا مین ہون تو مست الست
آپکے جن و بشر ہو گئے سب زیر دست

مورچہ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

اپنے گنہگار پر جلد رحم کیجئے
دیکھو خطاوار ہون لطف و کرم کیجئے

نظر عنایات کی مجھپہ نہ کم کیجئے
نام غلامون مین تم میرا رقم کیجئے

مورچہ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

حشمت کی سرکار مین رہتا ہون حاضر مدام
اے میرے حاجت روا جلد کرو مرے کام

وصل کی امید مین بیٹھا ہون صبح و شام
شاہونپہ رکھتا شرف آپکے در کا غلام

مورچہ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

دلمین میرے شوق ہے آپکے دیدار کا
حال بہت ہے حزین عشق کے بیمار کا

دہیان ہے آٹھون پہر مجکو میرے یار کا
اس دل غمگین پر رحم ہو سرکار کا

مورچہ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

خواجہ محمد علی مرشدِ روشن ضمیر | از پئے فخر جہان وزیر پئے شیخ کبیر
بندۂ ناچیز پر رحم کرو میرے پیر | خواجہ سلیمان کے آپ ہو بنیک وزیر

مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

عاجز و مسکین ہو آ گیے در کا غریب | کاوشِ فرقت سے ہے حال کچھ اسکا عجیب
سر کو جھکائے ہوئے بیٹھا ہے در کے قریب | روتا ہوا کانپتا کہتا ہے تم سے حبیب

مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

۳

مسدس

۱۳۶

جتنے لیا ہم سارے حسینوں میں اسکو چن | اپنی محمد اور علی سے لگی ہے دُہن
بولوں شراب عشق کا پیکر کے ایک بن | عشاق تاکہ وجد کریں مری بات سن

لو کان فینا للالوهة صورة
ءانت لا اکنا ولا اتردد

۱۳۷ مسدس ۳

جیب افعل کا تیرے سمجھے حق کو فاعل ہے
فنا کر ہستی موہوم کو اپنی تو عاقل ہے

نہین غیر خدا کوئی اگر تو صاحب دل ہے
سبب کیا نحن اقرب کا اشارہ جو غافل ہے

تجھی مین ہی جسے ڈھونڈھے ہے تو اور جسکا مائل ہے
تیری غفلت سوا یہان کونسی دیوار حائل ہے

۱۳۸ ایضا ۳

محب حافظ مین پھرا چھوڑ کے مین اپنا وطن
گھایل اب تیغ سی ابرو کے ہوا میرا تن

بنگیا تیر ملامت کا نشانہ یہ بدن
اس حبیب دل خستہ کو ندی رنج و محن

اے اجل نقد صبر کن امروز کہ من

لذتے گیرم ازان زخم کہ برجانم زد

مسدس

۸ ۱۳۹

خواجہ معین دین محمدؐ کے ہین وزیر
سارے ولی ہین آپکے دربار کے فقیر
شیخون کے شیخ آپ ہین کل مرشدون کے پیر
کرتے ہین عرض آپسے سب شاہ اور امیر

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

مشکل کشائی بندۂ مسکین کی کرو
حاجت روائی بندۂ مسکین کی کرو
عقدہ کشائی بندۂ مسکین کی کرو
اب رہنمائی بندۂ مسکین کی کرو

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

اللہ میرا کیسا غفور الرحیم ہے
غفار مذنبین نبی کریم ہے

اور خواجگان چشت کا رتبہ عظیم ہے
حافظ جو میرا ہے وہ خدا کا ندیم ہے

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر
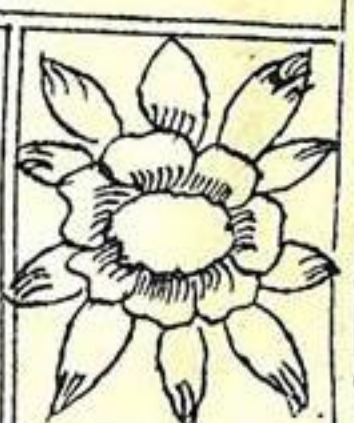
فریاد عاشقان ہے شب و روز و شب
اور اٹھ رہا ہے ہجر میں شوق کی تعب
ملتی نہیں ہو ہم سے یہ بتلاؤ کیا سبب
تشریف لاؤ گے مجھے فرماؤ آپ کب

از پا فتادہ ام ملکا دستِ ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

یہ عرض کر رہا ہوں میں عالیجناب سے
بیدار کیجئے مجھے اب جلد خواب سے
مجھکو چھوڑاؤ ہجر کے جلدی عذاب سے
تشریف لائیے مرے گھر میں شتاب سے

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

حافظ

حافظ ہماری خواجہ محمد علی جو ہین
اور راز دان واقف سر جلی جو ہین

آل نبی ہین اور خدا کی ولی جو ہین
روشن ہے اونکو مری مرادین ولی جو ہین

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم جہان بگیر کہ گویند دستگیر

اوس ماہ رو کی سامنی چلتا ہی کسکا بس
بسمل ہین چار پانچ تو گھایل ہین آٹھ دس

مقدور کیا کہ روبرو آجائی ہیچکس
مرشد ہمارا آسا مریدونکا دادرس

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم جہان بگیر کہ گویند دستگیر

رہتی ہی مری دلمین تو ہر وقت تیری یاد
لگتی نہین ہی تیری یہ در پر تو مری داد

در اشتیاق بڑہنی لگا دمبدم زیاد
اب تو حبیب حاجت مسکین کو کیجی شاد

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر

دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

عیدی

عیدی رمضان المبارک

۱۴۰ ۲

ای مؤمنو عید مہ رمضان آئی | اور عیش و خوشی وصل کا سامان لائی
احباب مبارکی دیئی سنکے حبیب | جس وقت کہ تو حشت سی نعمت پائی

رباعیات

۱۴۱ ۲

ابن عم مصطفے شاہ ولایت پر سلام | تشنگان کربلا اہل مصیبت پر سلام
خسرو لولاک کہ ہو آل و عترت پر سلام | یعنی حضرت فاطمہ خاتون جنت پر سلام

رباعی

۱۴۲ ۲

ہنگام نزع نام رسول خدا کا لے | مشکل مین نام حضرت مشکل کشا کا لے
بس ہے حبیب تیری لئی وقت بیکسی | نام شریف دل سے شہ کربلا کا لے

رباعی ۱۴۳ — ۲

یاالٰہی از طفیل مصطفےٰ | دور کر درد و الم رنج و بلا
بندۂ عاجز حبیبؔ خستہ پر | سایہ افگن ہون شہید کربلا

رباعی ۱۴۴ — ۲

حسین ابنِ علیشاہ کربلا تم ہو | حبیبؔ بی سروسامانکی ہو عالم
ہر اک مرضکی دارو ہی اسم پاک حضور | میری حکیم میرے درد کی دوا تم ہو

رباعی ۱۴۵ — ۲

یاالٰہی از طفیل پنجتن | دفع ہون میری یہ سب رنج و محن
اس حبیبؔ بندۂ ناچیز کا | ہو مدینہ دفن گہ اے ذوالمنن

رباعی ۱۴۶ — ۲

افسوس حبیبا سگ جانان نہ ہوا | اور کوچۂ حافظ کا تو دربان نہ ہوا

سجادہ نشین و زاہد خلوت دوست | سب کچھہ تو ہوا و لی مسلمان نہ ہوا
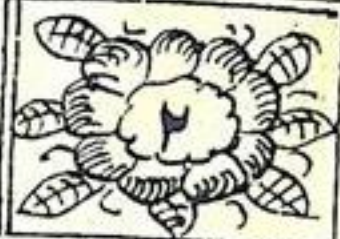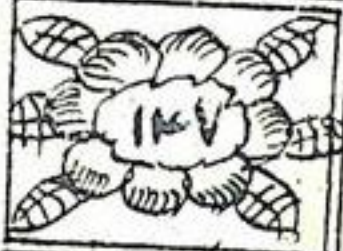
رباعی

۲ — ۱۴۷

یا علی شیر خدا رب سما کیواسطے | دامن خیر النسا ذی حیا کیواسطے
اولیا غوث و قطب یا امین سر در بہیک | کچھہ ملے مجکو حبیب کبریا کیواسطے

رباعی

۲ — ۱۴۸

یا علی قنبر کو بہیجو تا مصیبت دور ہو | جو گذرتی ہے میرے دلپر وہ آفت دور ہو
تیری درگاہ ہی کمینہ خستہ جان مسکین حبیب | بندہ عاجز کے دہنگیر وحشت دور ہو

رباعی

۲ — ۱۴۹

یا الٰہی از طفیل فاطمہ | نام احمد پر بہیں سید احاتمہ
اس حبیب خستہ جانکو امن دے | دور رکھہ مجہسے وبائی حاتمہ

رباعی

۲ — ۱۵۰

میرے حسین میرے بادشاہ میرے مختار
میرے ٹوٹی ہوئی ناؤ کو لگاؤ پار

بچالو جملہ شہیدانِ کربلا کے طفیل
حبیب عاجز و مسکین ہے بہت ناچار

رباعی

۲ — ۱۵۱

حبیبا کس لئے کرتا ہے زاری
تجھے بخشیگا تیرا ربِ باری

محبت پنجتن کی دل میں رکھیو
کہ تا ہو پلہ میزان بھاری

متفرق اشعار اردو

۱ — ۱۵۲

آبرو سے یار گر لگائے تیغ
قتل ہونے میں ہمکو کب ہے دریغ

شعر

۱ — ۱۵۳

پہنکر بیٹھے ہیں جو الفقر فخری کا لباس
واہ کیا پوشاک ہے صلِّ علےٰ صلِّ علےٰ

شعر

۱ — ۱۵۴

درد و غم میں مبتلا ہوں اے نبی کبریا
رحم کیجے از برائے فاطمہ خیر النسا

حضرت شیخ کلیم اللہ خواجہ سلیمان فخر جہان

ارحم خواجہ معین الدین قطب مشایخ شیخ انام

تخم محبت عشق کا کہونٹا دم کی چکی پہیر دام

چشت نگر کی ساری سکہیان پیس رہی ہین دیکہو تمام

جسکی سہاگ کی چڑیان پہنی لچہا یوت سہاگ کا باندی

میرے سہاگ کو مولا رکہے سدا سہاگن میرا نام

حافظ حافظ جسنے پکاری بیگی ہوا ہے اوسکا کام

حبیب علیشاہ مین ہون سہاگن لاکہون ہین جسکی باندی غلام

۱۶۳ گیت ۶

محمد کے گہر کے علی نبی وارث | خوب اچہی بنی گہر داما دی

نبی کی بیٹی علی کی دولہن | اٹہرہ ہزار عالم کی ہی شاہزادی

انبیا اور کیا حور و ملائک
سب دیتے ہین مبارکبادی

ابو طالب کے گہر کے لوگ کہت ہین
فاطمہؑ تیری سے ہوئی آبادی

علیؑ جی کی دولہن فاطمہ زہراؑ
بی بی آمنہؑ ہے جنکی دادی

خدا کے کرے حبیب علی کو
ایسے گہر کی لی خانہ زادی

۱۶۳

گیت

خیرآباد شریف کو ان ہین سر چلتے جاؤنگی
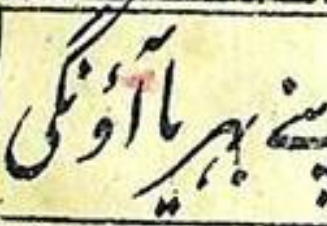
من بانی سو مرادان مان ہین اپنے بہر پاؤنگی

پیر کی اپنے تربت پہ مان ہین گیند کنوارہ چڑہاؤنگی
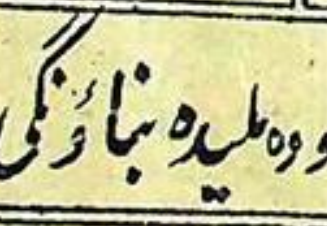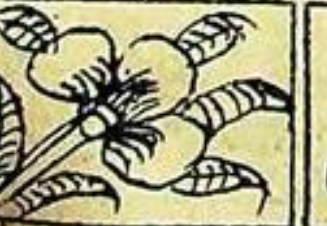
بچیا بالک بیٹھے گے تو مان ہین دودہ ملیدہ بناؤنگی

نہلا کے گیلے بالو نسے مان ہین حبیب بندی جاؤنگی

پیر کے در پہ مظفر کی مان مین کشتی بھر کے لٹاؤنگی

چیزهای هندی

١٩٦ — ٦

ہوری

ہوری کھیلون پیا مین سو سو بار
خواجہ معین الدین کے دربار

چشت نگر کے کنج گلین مین
نظام الدین اولیا کھیلن ہار

فخر جہاں کی ریتی رچی ہے
نور کی پڑت پہنوار

محمد علیشاہ کو دولہن بنائی
خواجہ سلیمان نے کر کے سنگہار

عبیر گلال کو چہڑکت موکھ پر
ڈالت ہے گلے ہار

پھر پچکاری حبیب کو مارے
دیکھت ہے سنسار

شاہ ظ ہوری

۱۶۵ — ٹھمری — ۵

جسکی ہمکو آس ہے جسکی ہمکو آس ہے — پاس رہت ہی نجر نہ آوین جو پھولن مین باس ہے

لے جوگ بگا بھگی بھیس رے پھرا کر دیس بدیس — پیم نگر مین سیس نوایا پھر کیون رہت اُداس ہے

اپنی مین تم جان لو جو ساری پہچان لو — نحن اقرب جسنی بولا وہی اپنی پاس ہے

رب نی کسنی بولا لن ترانی کون کہا — من سے آنی کہہ احمد کا آیا پہن لباس ہے

وہی پرتھمی وہی اکاس وہی گروجی وہی داس

واکی پیت حبیب توڑو جب لگ تن مین سواس ہے

۱۶۶ — ٹھمری — ۳

مین ہون دیوانی وانگری کے جانگری مور اسیان بست ہے

وہ ہی مور منکی نگری واہو نگر مین پیا رہت ہے

آپ گروجی آپ ہی چیلہ جگ درشن کا یوہی میلا

سب مین رہت ہو اہو اکیلا جاکی بنیتی سبھون کرت ہے

تن من وہی سواس وہی ہر دم اپنے پاس وہ ہے

آنا ہمکا حبیب بتا دے پہر کیون توری آنسو بہت ہے

۱۴۷ ۱

ٹھمری

تا ہو ریکو ساتہہ سنگ مین جاتی

ان کی مرادین سبھی مین پاتی

از ربط الفت وز شوق وصلت

ان کے جو گنیان سبیں نواتی

خواجہ سلیمان کرم کرین تو

حافظ پیا کو مین اپنے مین پاتی

شادان و فرحان در بزم جانان

اپنی گرو کی چیری ہی کہاتی

جانان چگویم حال دل سن

تا بولے بتیان ناہیںجے پاتی

بے تابی دل پایان ندارد

انکھو نسے دریا اپنے بہاتی

لرزان و ترسان در بزم شاہان

منکے مین بتیان ادنکو سناتی

پہنکے چوڑیان سب سکہین مین
خطِ غلامی در دست دارم
چشتی نظامی فخری کہاکے

مین بے سہاگن اونکے کہاتی
تمری کہاکے کسکی کہاتی
اونکی چرن پہ سیس نواتی

عاجز حبیبم یا شیخ ارحم
تمی ہی ہوجیاگے سنگاتی

۱۶۸

ٹہمری

۲
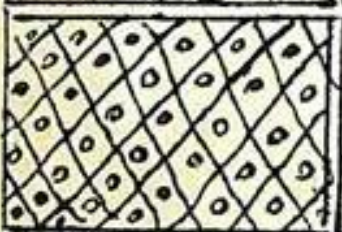
کیسے سنگ پہونچونگی سکیری ندیان گہری برن اٹک
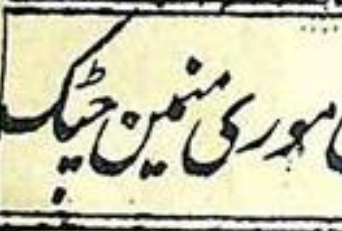
فخر کے نور سلیمان تہاری لاگ رہی موری منین چٹک

چارکہونٹ چودیس پہیرین حافظ پیا توری بہائی ٹٹک
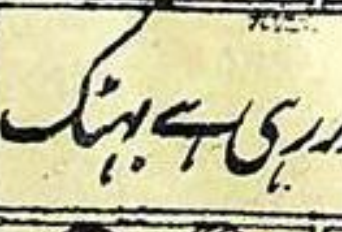
ناو حبیب کی پار لگادو بیچ سمندر رہی ہے بہٹک

۱۶۹

ٹہمری

۳

مین توگرسی دہیان لگائی سیکری
شام سندر کا ابتو درسن
فخر پیا بر پائے سیکری
یا گہٹ مین ہین پائی سیکری

باہین حبیب کی پکڑ سیان نے
سیدہی راہ بتائے سیکری

ٹہمری

سگر بنے کی ہہی ہون دیوانی
نظام الدین کے کنور لاڈلے
بہت دن سے آس لگ کے
جا کو کہت ہین یوسف ثانی
دولہ بنو ہے فخر جہانی
تمری دوارے کہڑی ہون نوانی

محمد علیشاہ حبیب علی کو
پلائے گیو ہے مدسبحانی
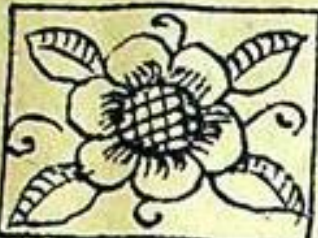
ٹہمری

۱۷۰ ۴ ۱۷۱ ۴

الف

الست بربکم سنکے سکھیان قالو بلیٰ کی بنسی بجائی

بنسی بجائی سد لبرائی اور توری در پر سیس نوائی

نحن اقرب کہکے سبحی کل شیئ محیط سنائی
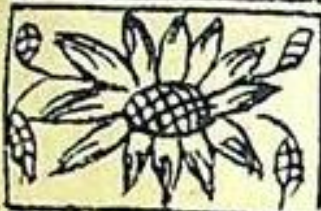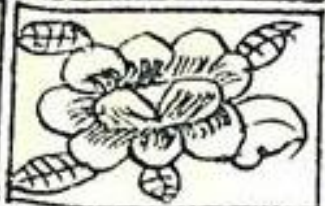
وھو معکم اینما کنتم ایسے گرو کی چیری کہائی
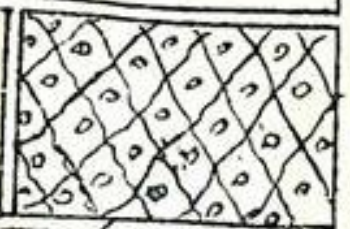
منکی بتیان کچھو نا بولون منہ سے نکلی ہوئی پرائی

شراب طہورہ واسے جو مانگی مد احمد کی ہمکو پلائی
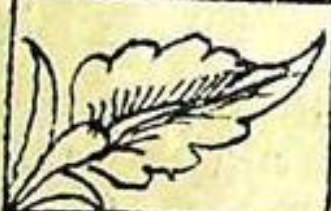
غیب سے آکے بیچ شہادت وحدت سے در پردۂ کثرت

ڈنکا بجا کے دین نبی کا حبیب علی کو ناچ نچائی

۱۷۲ ٹھمری ۶

اجمیری رنگ مین رنگ دے چوندریا

واری واری جاؤن پورب بسیا

ٹمری کہاں کے کت گھر جاؤن

مائی باپ مین نہ موکو بہیا

ہون اوگن کچھو گن نہین مجہہ مین
بالا پن سے آس لگا کے
من کی بتیان کسکو سناؤن

تم ہو موری لاج رکھیا
بیٹھہ رہی مین تمری ڈگریا
تم بن کون لے موری کھبریا

محمد علیشاہ حبیب علی سے
لاج رکھیا سُدکے لیو تیا -

۳ ۱۷۳

ٹھمری

ہو جی مورا بانکا کنہیاری
چشت نگر کے لاکہن گلیان

واری جاؤنگی توری بلہاری جاؤنگی
اوسمین سے ڈھونڈ پیا کو پاؤنگی

آن ملے جو حبیب سے اپنے
سنکی مین بتیان اونکو سناؤنگی
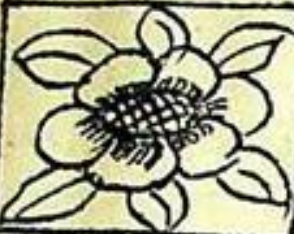
۳ ۱۷۴

ٹھمری

چلو چلو رے سکی وس دیس مین جہان پیو کا اپنی درسن ہوے

وہان پیو سوا نہین کوؤ ملی وہان جا جو اپنی خود کیو کھوے

کبھی جانت ہون نہ پہچانت ہون ولی دسی مین اوسکو مانت ہون

من موہن صورت ہر گہٹ مین وہ توگر وا لگا کے بتا دینو موے
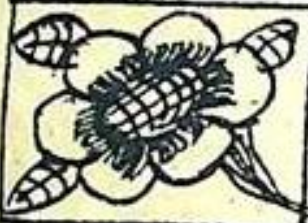
مین تو چیری ہی وہ گرو جی جو حبیب کا حافظ مولا ہے

ابہی چاہی تو ایک نجر مین وہ میرے رنگ دو ئیکو دلسے کھوے

۱۷۵ ٹھمری ۱۴

پیر خواجہ کے مین بلہاری
دیکہو مرادان میری ساری

سپنے مین آؤ درس دکہاؤ
ابتو سدہ بدہ گئی ہے ہماری

ہمرو پیا اجمیر بست ہے
یون ہی کہت نرناری

حبیب تہارو نام جپت ہے
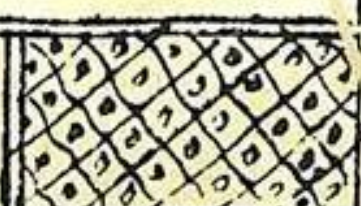
مین توری صدقے مین توری واری

۱۷۶ ٹھمری ۴

تمری کارن بہی ہون دیوانی
لاکہن بتیان تمری سہی ہون
دونو جہان مین پیر ہمارے

مکھڑا دکھا دو یوسف ثانی
ہمرا کہا تم ایک نہ مانی
معین دین اور غوث سبحانی

بائین حبیب کی بیگی پکڑلو
فخر کے نور سلیمان کے جانی

۱۷۷ ٹھمری ۳

خواجہ محمد علیشاہ پیر تمہارے مین بلہاری
صدقے واری صدقے واری پیر تمہاری مین بلہاری
مین ہون باندی آپکے در کی مین ہون لونڈی آپکے گہر کی

پیرومرشد خواجہ میری صورت اپنی دکھاؤ پیاری

سرسے اوتار و پیر ہمارے مجکو سنبہالو پیر ہمارے

میرے سر پہ گناہوں کی گٹھری کیسی ہے یہہ بہاری

۱۷۸ ٹھمری ۴۶
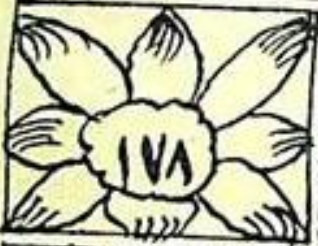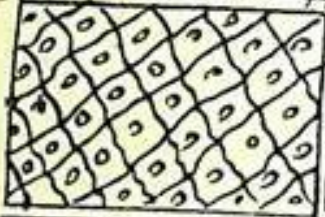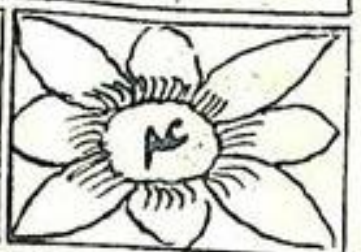
سیاں بولو جی نادریا موری کون لگائے پار

ندیا گہیری بانس نہ بلی آن پڑی مجے دہار
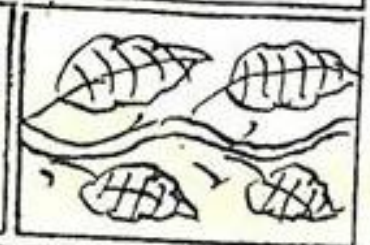
نادریا موری کون لگائے پار
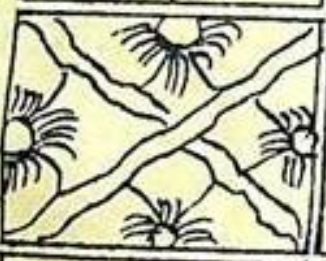
آن ملو ہمیں تو جب امین دوگی اور ہونگی گاے کاہا

نادریا موری کون لگائے پار

حبیب گریب کی اج یہی ہے حافظ کے دربار

نادریا موری کون لگائے پار

ٹھمری

۱۷۹ ۵
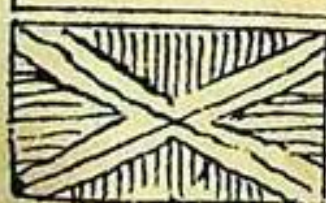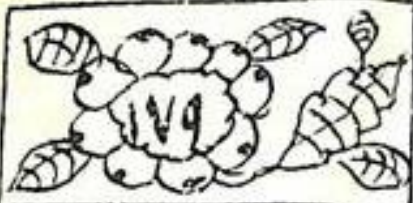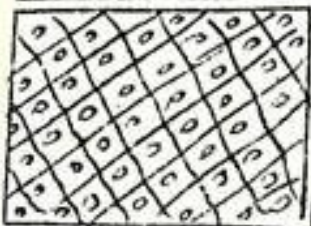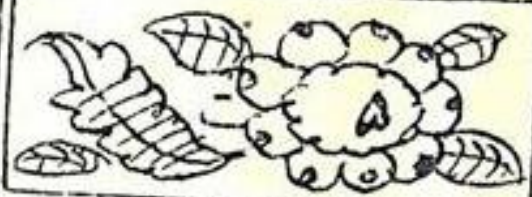
سائین ہمارا توسہ والا اوسکے چرن کا ہکو سہارا

مرشد ایسا ہادی ایسا رہبر ایسا حامی ایسا

کوئی ہوا ہے ایسا نہو گا حق کا پیارا حق کا پیارا

مشکل کشائی شان ہے جسکی حاجت روائے ہر جسکی

معشوق حق کا محبوب ربکا حسن ادا مین سب سے نرالا

ٹھمری

۱۸۰ ۵

ہر گھٹ مین واکا روپ نرالا
وہ تو اپنا نام چھپائے رے لوگو

حافظ پیا مین سب پیرن ہین
قطرہ مین دریا سمائے رے لوگو

گروا لگائے سندہ بسرائے
وہ تو اپنی جھب دکھلائے رے لوگو

آپ ہی گاوت آپ ہی ناچت
آپ ہی ڈھول بجائے رے لوگو

چشت سنگار اجمیرن دہلی

خیر آباد ہین بائی رے لوگو

ٹھمری

۱۸۱ ۹
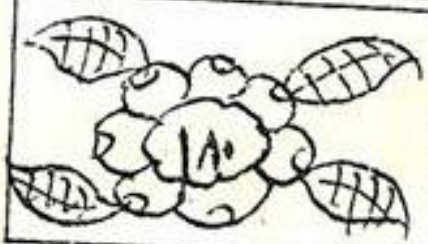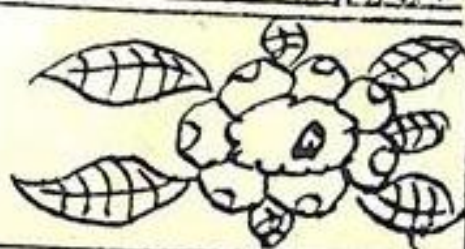
پیا نینن بین موری آوت ہے
روپ اوسکا ہر گہٹ ہین
جون پہولن باس عجب ہین
آوم نام دہراوت اپنا
کہین گاوت ڈہول ستار بجا
جو سدہ بدہ اپنی بسار دیا
دو انکہیر ہیم کے جسنے پڑہا
کہین بدرین صاحب استد راج

اب جو تمین جوت سماوت ہے
پر اپنا نام چہپاوت ہے
کیا نور ظہور دکہاوت ہے
کہو کون نگر سے آوت ہے
کہین سانچو ناج نچاوت ہے
کب قال اقول پڑاوت ہے
وہ عاشق نام دہراوت ہے
کہین من سے دو نکو بہلاوت ہے

۱۸۲

جو نظام نگر کا نبادا سی
وہ جگمین حبیب کہاوت ہے

۴

ٹہمری

تیرے سوائے کوئی نہین ہے
رام نام کی سمرن پہیرے
لاجکی ماری کہہ نسکت ہون

مائی باپ ہین ناموکو بہیّا
کو نہین اب اوسکا لویّا
منکی موری کون سنیّا

۱۸۳

حبیب تہاری بنتی کرت ہی
محمد علیشاہ سُدہ کے رکہیّا

۲

ٹہمری

سیّان موری پکڑلے بیان
حبیب پیلے عجکرت ہی

بیان پرون تورے سیّان
اپنی نگر کے تب مجہے رہتیان

ٹھمری

۳ — ۱۸۴

کرم کرو اب بندہ نوازا
تم بن کون پار اوتارے
پیر نصیر نے تمکو پکارے

حضرت تم ہو صاحب رازا
اٹک رہت ہے ہمرا جہازا
سیّد محمد گیسو درازا

ٹھمری

۵ — ۱۸۵

موری پت نرہی سکھین سین
نس دن سیکا سوجھت ناہین
اتنی بات من موہن مانو

تمری کارن بی پت پہرت ہون
تمری ڈگریا تاک رہت ہون
سیس نوائیکی عرج کرت ہون

بائین حبیب کی بیگی پکڑ لو
حافظ پیا توری بیّان پرت ہون

ٹھمری

چشت نگر کے رہنے والو
تمری دَر کی ہی ہوں دیوانی
ندیا ہے گہری بانس نہ بلے

ہمری یہ بات پیا کو سناؤ
ہاں بیگی آؤ ہاں بیگی آؤ
ہمری ناؤ دریا پار لگاؤ

بھول بھولیا نمیں پڑ گئی سجنی
اپنے حبیب کا باٹ بتاؤ

۷

ٹھمری

۱۷۶

موکو گرو الگا کے سیّاں ذرا ہینسکی
فخر پیا کے ہی ہوں دیوانی
آنملوں نی تو جیارا ہین دونگی
حافظ پیا کی سنجر کے بیرونا چھی
چشت نگر کے گہیرے ندیاں

جوت دکہا جا نینوں نمیں بنکی
چشت نگر کے گلین ہیں پہنکی
ترے چرن پر سیس گھسکی
موری کلیجوا مین رہ گئی دہانکی
باوری ہی ہونیں او ہمیں پہنکی

منکی مرادین سب نین نے پائی | واکی چرن پر سیس گوہسکی

اپنے حبیب کی بات کو مانو
بنتی کرت ہے تم سے ترسکی

۳ ٹھمری ۱۸۷

موری گہر آوے چشتی پیارا | بن درسنگی اب نہین یارا
خواجہ معین الدین میر من آئو | اپنے نین سے کرونگی نجارا

اپنے حبیب کی عرجکو مانو
بنتی کرت ہے یہ تم سے بچارا

۴ ہوری
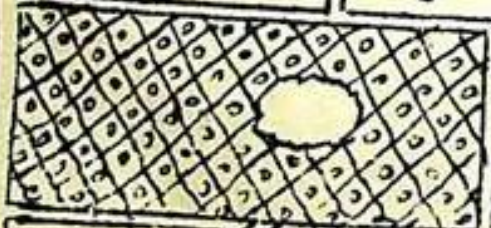
حافظ پیاری بین جیری ہوتوری | چشت نگر مین کہیلونگی ہوری
گونا لیگئے پیئو دواری | موری ٹوٹی لاجکی ڈوری

فخر کے نور سلیمان کی رنگ مین
ذرا رنگدے چوندریا موری

کوئی جا بولو حبیب پیا سے
سیج پلنگ پر بیٹھی ہے گوری

۶ ۱۸۹

ٹھمری

کہین باغ بنا کہین ویرانا
کہین شمع بنا کہین پروانا

ہر گھٹ مین آپھی رہت من موہنا
کہین دیوانا ہے کہین ہر شانا

کہین گرو بنا کہین ہے چیلا
کہین حسن ہو کہیلا کہین ہر میلا

کہین مومن ہے کہین ہر ہندو
کہین کعبہ ہے کہین ہے تنجانا

کہین حشمت نگر کو جلکے بسایو
کہین تو سہ والا سلیمان کہایو

کہین عاشق آپ حبیب کی صورت
کہین جماوت ہر منین پیو کی مورت

ٹھمری

رُت آئی پیا بن برسنکی — بات کرت ہی موری چیاتر سنکی
محمدؐ علیشاہ سے کوئی جا کہیو — مین تو باوری ہی تورے درسنکی

چشتی حبیب جب لت نہین موہن
بنتی کرت ہون مین ہر سنکی

ٹھمری

چشت نگر کی ساری کمائی — محمدؐ علیشاہ پیا نے پائی
سینی مین رکھہ سندر چھب اکی — لیکے بلیان سبہیں نوائی
نظام الدین محبوب الٰہی — موری نکیجے جگ مین ہنسائی
دن نہین چین نیند نہین نندیا — کس چاتر نے آنکھہ لڑائی
واہو نام کا مالا جپت ہون — جا نگری مین پیا کو پائی

مائی باپ سب چھوڑ کے سجنی
حافظ پیا کی چیری کہائی

حبیب علی کی بات کو مانو
دیتی ہون تم کو فخر دو ہائی

جوگی

چشت نگر سے آیا جوگی
پیم کی بتیان سنایا جوگی
کیسی دہونی لگایا جوگی
جگ مین دہوم مچایا جوگی
کس جوگن کا جوگ لیا ہے
انگ بہبوت رمایا جوگی
فخر پیا سے پیت لگا کر
نین نیر بہایا جوگی
محمد علیشاہ نام ہے جنکا
اونے ہمکو بنایا جوگی

حافظ نام کا مالا پھیرا
نام حبیب دہرایا جوگی

۳ — ۱۹۳

افراد ہندی

پنجابی

مینو آس لگی ہے دل وچ تینڈی

آ مورے ڈھولا خبر لے تینڈی
حبیب توسیا نوکوئی نہیں دسدا

آس لگی ہے دل وچ تینڈی
تو سینڈا صاحب میں تیری لونڈی

۵ — ۱۹۴

ہوری

چشت نگری ہے ہو نین چیری
رنگ اجمیری نظامی ہے رنگدی
خواجہ سلیمان تونسہ والی
بیاں پکڑ کے چھوڑو نہ بالم

پیا سنگ کھیلوں گی ہوری
چیری بنی ہوں نین توری
دو جگ میں شرم رکھو موری
بہوت گئی رہی تھوڑی

بھر پچکاری حبیب کو ماری
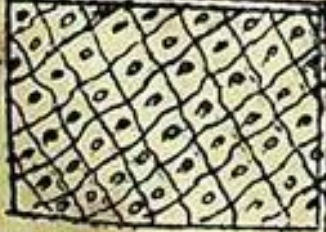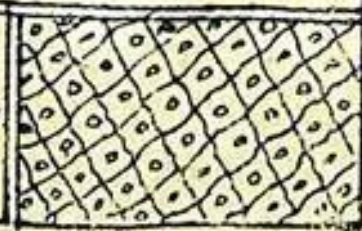
١٩٥
٤
ساس نندیا کی کارہی چوری
ٹھمری
تورے درسن کو مورا جیا للچائیو ہان
جو وا نام کا بہروسا رکہت ہی
منگلی صراوان وہ ہی بہرائی ہان
تیس بس آس رکہت ہون
آن ملونی تو جیا موا جائیو ہان
سپنے مین دیکھی حبیب کی صورت
رات سیان مور گہر آئی ہان
١٩٦
٥
ٹھمری
جاگت جاگت عمر گجاری بن جاگت نہین چین
جا نینن بین پیا بستے ہے واکو نیند کب آیوری
پورب پچہم اوتر دکہن ڈہونڈ پہری چودیس
شان محمد علی کی لیکے حافظ نام بتایوری
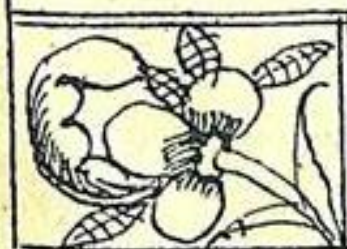
شاہوری کا جوگ لا وٹہا کے گہر گہر الگ جگا یوری

ٹھمری

۱۹۷ — ۳

تمسا ہمکو ایک نہین ہے ہمسے تمکو لاکہہ ہجارو

جبھوا کے دیس کی راہ بتاوو تن من دہن سب اوپہ بہر وارو

حبیب کی بتیان وہ اسے بولو پیر سنگ کی جانیوالو

ٹھمری

۱۹۸ — ۵

خواجہ قطب کی آگی نگر مین سنگی مرادین مین بہر پائی

سب کچہہ اپنی فخر کا صدقہ مانگ کے اون سے لے آئی

در پہ کہڑی سارے اولیا اللہ ہوتی ہے کسکی وہانہ رسائی

کوئی خالی نہ یہان سی گیا ہے دم مین کرتے ہین حاجت روائی

سنلے حبیب در پر آدمی ہوتی ہے قسمت مین جسکی بہلائی

۱۹۹ ۳

ٹھمری

معین الدین پیر چشتی اجمیری تم ہو سب کے گریب نواجا

قطب دین اور گنج شکر موری لیجے سُنکی کاجا

نظام دین محبوب الٰہی تم پر کیسو موری لاجا

۱۲۰ ۱۴

ٹھمری پنجابی

تم آؤ میرے ڈھولن یار وی

بنیاں پرت ہوں منتی کرت ہو لن

منڈی لیلی توساںڈا کوئی ہتھیں دسدا

آس لگی ہے میتو تینڈی

تم بھگی کھیریا لیو تینڈی

میاں مجنوں یہ کہدا بہر داوی

سائیں گلاں مٹھیاں تینڈی

حبیب پیا نوں دل وچ رینڈی

۲۰۱ ۱۵

مبارکبادی

سگر نبی کی ہین پھاری بنرا نبی گو لی آیا مان

رنگ رنگیلا چھیل چھبیلا ہنس ہنس گروا لگایا مان

الیسے بنے پہ سہرا موتی وارون تن من ہون سب اپنی

نیہا لگایا سہرا پنیا سے نیا لڑایا مان

سب مل دیو آؤ مبارکبادی چشت شہر مین مچی ہے شادی

نظام نگر کی آئی براتی پھولن سیج بچھایا مان

فخر کا نور سلیمان کا پیارا محمد علیشاہ راج ڈولارا

حسن ہنر کی حبیب دیوانی وو تو خیر آباد بسایا مان

۲۰۲ **چانول چھٹنے کے گیت** ۵

حافظ حافظ بول کے بہنا چانول مین کوٹونگی

محمد علیشاہ پیر گھر سے نعمت مین لوٹونگی

آؤ بہنان پہنو گہنان چشت شہر سے لائی ہون

نظام دین محبوب کا صدقہ فخر الدین سے پائی ہون

کنگی کونڈا بہو سا اوسکا ملاؤن نے پائی ہین

کوئی کٹا ئے چانول فقرا نبی کے در لائی ہون

سب سکہیان مل چانول کوٹے اپنی اپنی باری ہے

پکی پکائی دیگ لیوے جو مرشد کی پیاری ہے

عشق کا موسل دالکی اوکلی وصل کے چانول ہین پائی ہون

لچھہ یوت سہاگ کا باندہے حبیب سہاگن کہلائی ہون

ایضاً

حافظ پیا کو سب جا دیکہی ہر ایک بستی اور بن مین

در مین حافظ گہر مین حافظ حافظ مورے آنگن مین

میرا پیارا مجھ مین آیا نعمت فیہ سر دحی سنایا

تن مین حافظ من مین حافظ حافظ موے انگہن مین
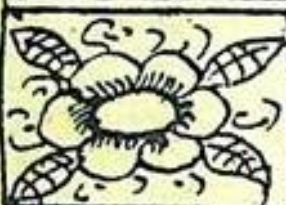
ہر جا وہ ہی ہے موجود اوپر نیچے دیکھو خوب

حافظ پورب پچہم مین حافظ اوتر دکہن مین

مکہ مدینہ جاکے آیا چشت کے گہر سے نعمت پایا

آکے خیر آباد بسایا جسکا شہرہ لاکہن مین
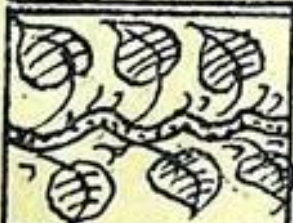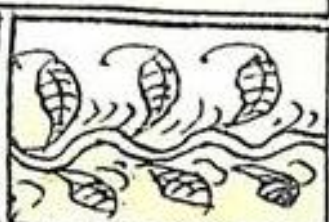
پیر سنگڑے سب کچھہ پایا محمد علیشاہ نام دھرایا

حبیب کو اپنا داسی بنایا کون ہی ایسا جن مین
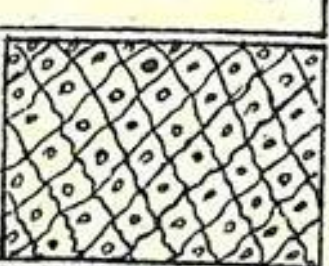
دیگر

۲۰۴ ۵

چشت شہر مین دہوم مچی ہے دولہ دلہن کو لے آیا

دی براتی مبارکبادی ہنس ہنس گر والگایا
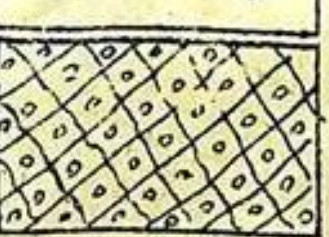
چشت شہر اجمیرن دہلی روپ بدلگی آپ ہی آیا

خواجہ حافظ محمد علیشاہ اپنا نام دھرایا

حسن وادا مین یوسف ثانی ایسی دلہن کون ہانی آیا

چار کھوٹ چودیس بہری مین تجہسا نظر مین نہ آیا

خواجہ سلیمان پیارا بڑا میرے رب سی مجکو ملایا

حوران پریان منجالا کے پھولن سیج بچھایا

اولیاء اللہ غوث وقطب سب متین مانگ بھرایا

عاشق نام حبیب کا رکھ کے اپنا داسی بنایا

۱۱ — دیگر — ۲۰۵

مجھے پیا کے دیس پہچا مورے بابل
سیری بنگی ڈولی لگا مورے بابل

چشت کے گھر جو دیا بالے پن مین
مری دھوم سے شادی مچا مورے بابل

نبڑا بدیسی جانت بو جت

اب نا رہون گی بابل تورے گہرین

پیا بن میکا چین نہین ہے

والف بینہما کا منتر

حافظ نے کو بلا مورے بابل

کوئی ٹونا ٹامن جنتر منتر

موری حکومت مولا رکہے

بہت دن بیچ پیا گہر آ بیلو

مجہے تو ہی تو کر کے دیا مورے بابل

مجہے خیرآباد پہنچا مورے بابل

مجہے کوئی طرح سے ملا مورے بابل

کسی کامل سے پوچھہ سکا مورے بابل

سیج پلنگ پہ بٹھا مورے بابل

مجہے پیا ملنکا بتا مورے بابل

سائین کے گہرین سدا مورے بابل

باندہ ہیٹی سے ہٹا مورے بابل

حبیب شی کا نبڑا آوے

کچھہ ایسی سکہا دے دعا مورے بابل

غزلیات فارسی

بسم الله الرحمن الرحیم

ردیف تاء فوقانی

۲۰۶ ۵

نگاهم از نگاهِ یار شد مست
دلم از دیدن دلدار شد مست

خرامان چون گذشت آن غارت ہوش
سرِ ہر کوچہ و بازار شد مست

زبوی زلفِ عنبر بوی ہر چشم
اسیرِ الفتِ دلدار شد مست

زچشمِ مستِ آن ساقیِ گلفام
بہ پیکش صوفیِ دیندار شد مست

۲۰۷ ۹

کرم فرما مرا این نیست طاقت
حبیبِ زخفت بسیار شد مست

نظام الدین نظام اہل دین است — کہ محبوب الٰہی بالیقین است

محمد ابن احمد نام نامیست — بلاشک رحمۃ للعالمین است

چہ سلطان المشائخ سرور دین — برائی خرقہ پوشش حبل المتین است

بہ عشقش گل بن شادی کند گل — درین غم بلبلت زار و حزین است

شہ اصحاب تمکین اہل تلوین — ولا معشوق رب العالمین است

تعالی اللہ بدہلی روضہ پاک — کہ رشک آسمان فوق زمین است

شوم قربان آن قبر مطہر — کہ در دل آرزوی من ہمین است

بحمد اللہ ز خلفائے طریقش — سلیمان زمان و فخر دین است

ترحم بر حبیب چشتی دل کن

غلام حافظ دنیا و دین است

ردیف حاء مہملہ

٧ ٢٠٨

کار دیگر مرا چه کار آید — اشتیاق است این که یار آید

موسم گل رسید ای بلبل — بی گل من چه خوش بهار آید

خال و زلف تو دانه و دام است — مرغ دلها با ضطرار آید

یافتم جرعهٔ ز جام لبش — بر زبان شکر بار بار آید

آمدم بر درت محمدؐ علی — که نهال دلم ببار آید

فخر دین است اینکه بر قدمش — جان و ایمان اگر نثار آید

۶

بیقرار است ای حبیب

جز در تو جان قرار آید

۲۹

بدانائے عالم که هرگز نبود — بغیر از وجود تو دیگر وجود

ظهور من و شش جهت نام من — بهر جا نمازم بهر سو سجود

که خود دیر و کعبه مکان منست — همه جلوهٔ خویش کردم نمود

دلا غیرِ خود را چو دانی کہ نیست
اگر ہستی خویش فانی کنی

درِ علمِ حق بر تو خواہد کشود
ترا جلوهٔ یار خواہد نمود

۲

بدیر و حرم چون فشردم قدم
حبیب او در آمد بچشمِ وجود

۲۱۰

نبود و نبود و نبود و نبود
ظہورِ من و شش جہت شد علم
فنا گشت چون دامن غیرت
اگر از وجودِ خودت بگذری
گہے جلوه در داد مجنون صفت

بغیر از وجود تو دیگر وجود
معمائے نغز این کہ دانا کشود
ہمانا کہ از رازِ پرده کشود
خدا را بہ بینی بچشمِ شہود
چو لیلی گہے عقل و دین در ربود

گہے قیس و فرہاد گشتم حبیب
گہ لیلی شده بس دلِ خود ربود

۲۱ | ۱۷

ردیف راء مهمله

فریادرس و یادرس خواجه سلیمان دستگیر
جز تو ندارم هیچکس خواجه سلیمان دستگیر

تو دستگیر بیکسان تو چاره بیچارگان
فیضِ تو من دارم هوس خواجه سلیمان دستگیر

این بنده پابند را جز درگهت مامنی
در کار من لطف تو بس خواجه سلیمان دستگیر

ای ساقی اینجا یک قطره از بحر عطا
افشان برین ناچیز خس خواجه سلیمان دستگیر

ای تو سلیمان زمان من همچو مور ناتوان
رحمی بحالم یک نفس خواجه سلیمان دستگیر

ملک و ملک جن و بشر وابسته فرمانِ تو
سیمرغ پیش تو مگس خواجه سلیمان دستگیر

حفظ شما در دو جهان حافظ شود در هر زمان
دارد حبیب این ملتمس خواجه سلیمان دستگیر

۲۱۲ | ۴

ردیف زاء معجمه

حضرت شیخ المشایخ خواجه بنده نواز
بر درت سجده کنان گویم بصد عجز و نیاز

دین و دنیا دولت و ایمان با عیش و سرور
کن عطا بهر خدا ای صاحب راز و نیاز

رحم کن ای دستگیر اینجهان و آنجهان
کن کرم سید محمد حضرت گیسو دراز

٤

با این حبیب خسته جان تباه نامه سیاه
ورد قرآن را بده توفیق با روزه نماز

٢١٣

دلم محو جمال یار امروز
تنم مشتاق آن دلدار امروز

هزاران مست صدها بیقرار اند
ز چشم نرگسین بیمار امروز

ببزم چشتیان هر سو که دیدم
شدم مست خمار یار امروز

٥

ترحم بر حبیب خسته دل کن
طفیل حیدر کرار امروز

٢١٤

ردیف شین

دوش از پیر خرابات بیامد در گوش
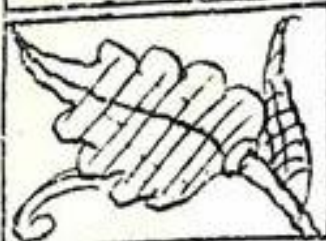
نوبہار آمد و گل چتر زد و بادہ بنوش
بادۂ الفت جانانہ اگر پیمائے
راز را از لب پیمانہ مکن گل کن گوش
نیستم قاضی و ہم محتسب و زہد پرست
ہاں خراباتی و رندم نہ فقط بادۂ نوش
گر بخواہی کہ بکف دامنِ شاہی آرَی
خرقۂ فقر بہ تن ساز بیانگ ہی و نوش
لطف کن سوئے حبیب و زجفا شانہ مپیچ
یک نگاہِ تو ربودہ دل و دین دانش و ہوش

۲۱۵

ردیف لام

۱

نبیٔ کریم رسولِ خلیل
رؤف رحیم عزیز جلیل
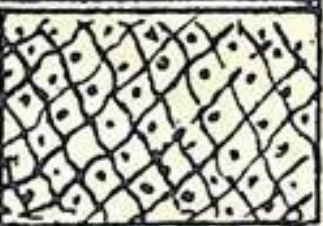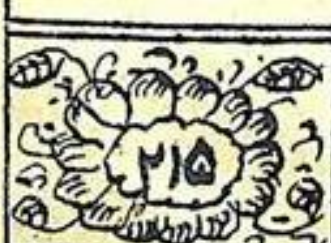
هو اللہ جمیلٌ یحبُّ الجمالُ | لقاءُ الخلیلِ شفاءُ جلیل
اگر مشکلے پیش آید ترا | فقل حسبی اللہ نعم الوکیل
مرا نام پاک تو یا مصطفےٰ | کہ حصن حصین است و ظفر جلیل
بغیر از وصال تو احوال من | مریضٌ مریضٌ علیلٌ علیل
دوائی دل دردمندان توئی | فانی علیلٌ علیلٌ علیل
تو عین تجلی تو اظہار حق | تو صاحب جمالی تو حسن جمیل
تو انسان کامل بجمع صفات | فانی غریبٌ رذیلٌ ذلیل
اگر تارک دو جہانت شوی | بگویم عقیلٌ عقیلٌ عقیل
حبیبا بعشق محمد علے | فانی قتیلٌ قتیلٌ قتیل

۱۰ | ردیف میم | ۲۱۶

السلام ای تاجدار ملک وحدت السلام | السلام ای والی اقلیم کثرت السلام

السلام ای مجمع کل انبیاء و اولیا
السلام ای مرجع کل اتقیا و اصفیا

السلام ای چارهٔ کل دردمندان السلام
السلام ای حاجت کل مستمندان السلام

السلام ای جمله ازواج نبوت السلام
السلام ای آل و اصحاب رسالت السلام

السلام ای رحمت عالم برای مرتضیٰ
رحم فرما از برای فاطمه خیر النساء

السلام ای چار یاران نبوت السلام
السلام ای یاریابان رسالت السلام

یا ابوبکر و عمر عثمان وحید السلام
حضرت زین العبا باقر و جعفر السلام

السلام ای ساکنان شهر شبر السلام
والصلوٰة الله علیکم دائما ذاک المقام

صد سلام ای طبع روشن زنده خاطر خفتگان
السلام ای شمع نور افشان بزم قدسیان

۷

حضرت قطب المدینه شیخ یحییٰ السلام
رحم کن برین حبیب ناتوان تشنه کام

۲۱۷

چشم را دریاد جنت اشک ریزان میکنیم
دل بسودای سر زلفت پریشان میکنیم

طاعت صد ساله ام یک گردش چشمت ربود
نقد جان را نیز اکنون نذر مژگان میکنم

در خیال عارض گلرنگ آن رشک چمن
سینه پر داغ را رشک گلستان میکنم

نیست غم از داغهائے سینه و سوز جگر
گر به باغ حسن ویت گل بدامان میکنم

هر سحر گه از برای چاک کردن در جنون
وام از یاران جیب دیگر و گریبان میکنم

خضر فرخ پی ندارد ای الف لطف از دو تیغ
مورم و قصد لب بوس سلیمان میکنم

٦

مطمئن شو ای حبیب از شر دشمن نیست باک
شاه خیرآباد را من حرز ایمان میکنم

۲۱۸

عشقت از ماه و سال میدارم
آرزوئے وصال میدارم

خرقه کن خرقه جدائی را
بے تو از بس ملال میدارم

کن مدد خواجه محمد علی
بار عصیان کمال میدارم

تا فتد پرتوئے ز عکس رخت
دل سجنجل مثال میدارم

پرگناہم بہ بند صورت عفو | صورت انفعال میدارم

۵

پیش لطف حبیب نیست مجال
گرچہ فکر محال میدارم

۲۱۹

در آرزوی وصلت میگریم و میرقصم
وز جاذبہ فرقت میگریم و میرقصم

در دائرہ کثرت جز یار نمی بینم
وز جوش مئ وحدت میگریم و میرقصم

واللہ یکے دانم باللہ یکے خوانم
چون دیدہ بہر صورت میگریم و میرقصم

در کثرت موہومہ زوی نشدم غافل
فی فی سبب غفلت میگریم و میرقصم

۶

با ساقی مہ روی حقا چو حبیبا می
حقا کہ ازین فرحت میگریم و میرقصم

۲۲۰

غریبم عاجزم مسکین گدایم
بنام چشتیان از دل فدایم

گہے تیمار دار دردمندم
گہے چون دردمندان می نمایم

گہے دریا گہے ساحل گہے موج
گہے در وجد و حالت مست و بیہوش
گہے حسن مقید گاہ مطلق

گہے سن اصل و گاہے جدایم
گہے رقاصم و گہ مے سرایم
بشکل خود اسیرم مبتلایم

۷

گہے دل دادہ بیچارہ حلیم
گہے محبوب با ناز و ادایم

۲۲۱

غلام خواجۂ بندہ نوازم
گہے در بتکدہ چون بت پرستم
گہ ابن الوقتم و گاہی ابو الوقت
گہے در میکدہ ہستم سیہ مست
گہے در کسوت صورت پرستان
گہے باران گہے ابرم گہی برق

سگ کوئے شۂ گیسو درازم
گہے در کعبہ در بند نمازم
باوصاف جمال خویش نازم
گہے رندم گہے از پاک بازم
گہے معنی شناس و سرفرازم
گہے طوفان گہے اندر جہازم

۲۲۲ — ۵

گہے محبوب ہم وگاہے حبیبم
گہے قانون گہے قانون نوازم

منم آن عاشق دیوانہ ہستم
بشمع روئے خود پروانہ ہستم

فدایم من بنام شاہ اجمیر
بعشق چشتیان دیوانہ ہستم

گہے ہستم بت وگاہی برہمن
گہے خود کعبہ و بتخانہ ہستم

چو آدم گاہ مسجودِ ملایک
گہے معمورہ گہ ویرانہ ہستم

۲۲۳ — ۵

درین اطوار گوناگون حبیبا
گہے دریا گہے دُردانہ ہستم

غلام خواجگان چشت ہستم
زجامِ احمدی سرشار و مستم

گہے ملا گہے قاضی گہے شیخ
گہے صوفی گہے رندِ الستم

گہے عاشق شدم بر دختر رز
گہ اندر بتکدہ من بت پرستم

يد الله فوق ايديهم بر و سر | كه زير دست پيران هست دستم

٧

حبيب الكل في الكل ست ثابت

همه اسرار حق در خويش جستم

٢٢٤

رسيده كاسهٔ پيري بدستم | ازان رو جام رسوائي شكستم

ازان روزي كه در دل عشق آمد | بغير از قاصدي نامه فرستم

كشيدم سجده پيش طاق ابرو | بياد كعبه رو احرام بستم

بدست ساقي كن جرعه خوردم | من آن مستم كه از روز الستم

همه عالم گواه هستي اوست | گرالب والكن من نيز هستم

ز وعظ اہل كسوت بخيه بر لب | زدم از فكر اين و آن برستم

٦

حبيب از اولين پابند عشقم

مسلمان نيستم نے بت پرستم

٢٢٥

بندِ خودش از ہمہ بگسیختم
در سرِ زلفِ تو دل آویختم

شیر دلان سخت فرو ماندہ اند
لاف ز عشقت چہ زنم کیستم

خلعتِ ہستی تو در بر رسید
فاش بگویم کہ ازان زیستم

تخم ہوائے تو بکشت دلش
از تہ دل روز ازل ریختم

جز بوجود تو وجودی کراست
ہست چگویم کہ خودش نیستم

۲۲۶

کف بگریبانِ وصالش زدم
رشتہ حبیب از ہمہ بگسیختم

۷

ای شاہ عالم جانِ من در عشق تو دیوانہ ام

گاہے نظر بر من فگن در عشق تو دیوانہ ام

عاشق شدم بر روی تو افتادہ ام در کوے تو

بگذاشتہ حبُّ الوطن در عشق تو دیوانہ ام

مصحف رخ نیکوئے تو طاق حرم ابروئے تو
نظارہ ات سیر چمن در عشق تو دیوانہ ام

ای جان من جانانِ من در دل بیا سلطان من
خالیست بے تو انجمن در عشق تو دیوانہ ام

من در فراقت چون شدم دیوانہ و مجنون شدم
صد پارہ دارم پیرہن در عشق تو دیوانہ ام
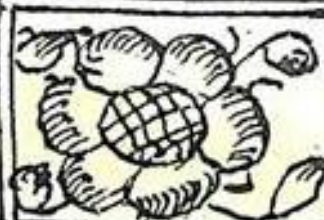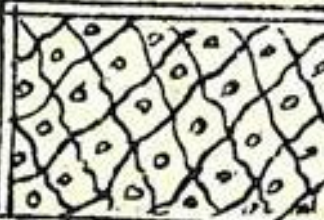
رویت چو گل اندر چمن وآن قامتت سرو روان
مانند بلبل نالہ زن در عشق تو دیوانہ ام

گفت آن طبیب جان بگو درد یکہ داری درنہان
گفتا حبیب خستہ تن در عشق تو دیوانہ ام

هست چون یار باست هر جایی
عاشقان بی حساب می بینیم

چون یکی گشت خواب و بیداری
همه در عین خواب می بینیم

چون بهر ذره نظر کردم
شاهد بی نقاب می بینیم

آفتاب حقیقت احدی
همه جا بی حجاب می بینیم

عاشقان جمال مطلق را
سینه مثل کباب می بینیم

صوفی و مطرب و غزلخوان را
هان بچنگ و رباب می بینیم

مفتخر شو بحب آل نبی
کاندرین فتح باب می بینیم

عشق و عاشق محب و حبیب
در سوال و جواب می بینیم

روی خوشت دیدم و نگریستم
هان دل خود را بتو آویختم

دعوهٔ عشقت چه زنم چیستم
کیستم و کیستم و کیستم

گوش چو گردید بسوی نگار — نقش بدیوار شدم شیفتم

بود نه در رشتهٔ مریم مسیح — دست بدامانِ تو آویختم

گرد سرایت اثر زندگیست — زیستم و زیستم و زیستم

تخمِ محبت بزمینِ دلم — ریختم و ریختم و ریختم

جز بوجود تو کسی نیست نیست — نیستم و نیستم و نیستم

٦

گرد چو نظارہ بروی حبیب
شیفتم و شیفتم و شیفتم

٢٢٩

اگرچه ساقیا من دلق پوشم — بده جامی که تا خرقه فروشم
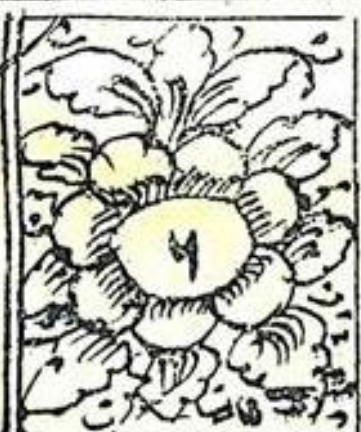
نه قاضیم نا مفتیم نه عالم — خراباتِ جهانم میفروشم

حدیث حسن حافظ را چه پرسی — بیک نظاره اش گم کرده هوشم

مبره هیبت تقید و اضافات — خداوندی که او آورده جوشم

که الفقر اذا تم هو الله | صدا از غیب این آمد بگوشم

مدد العشق فی حال حبیب

فانظر حسبة لله خروشم

ردیف نون

در دلم کوئے اوست خانه نشین
رو تو فردوس بر کرانه نشین

دلبر ما بدلبرئے همه
در دل ماست دلبرانه نشین

سالها بے تو آفتاب خورم
مهر کن ماه یک زمانه نشین

اے سلیمان فخر انس و جان
دل بدرگاه تست خانه نشین

محفل عاشقی است ای ساقی
پرده بردار و دلبرانه نشین

تار بند خودی شوی آزاد
بر در یار بیخودانه نشین

بر در حافظ آئی بنده صفت
بعد از آن خیز و خواجگانه نشین

٦ — ٢٣١

چون خدا امید بحبیب ترا
بزل در ساز و شادمانہ نشین

هست محبوب خدا فخر الدین | درة التاج ولا فخر الدین

از یدت شان ید اللہ ظاہر | دست تو دست خدا فخر الدین

من کہ آلودۂ عصیان ہستم | رحم کن بہر خدا فخر الدین

متصف با ہمہ اوصاف اللہ | بخدا شان خدا فخر الدین

سرزد از ہمت عالی یکسر | ہست اللہ نما فخر الدین

١٢ — ٢٣٢

نظرے کن بہ حبیب نالان
خبر تو کس نیست مرا فخر الدین

سید الاولیا معین الدین | سند الاصفیا معین الدین

جانشین جناب پیغمبر | خلف مرتضی معین الدین

نام پاک تو حرز جان منست | درد دل را دوا معین الدین

بادشاہِ زمان و اہل زمین | سرور اصفیا معین الدین

از غم بندہ کاہش رنجش | ساز زارا رہا معین الدین

تاج عرفان گدائے را بخشی | یا حبیبِ خدا معین الدین

بدرت عاشقانہ پاکوبم | شدہ ہم مبتلا معین الدین

کن بحق محمد عربی | یک نظر سوئے ما معین الدین

فخریان یافتہ خدا از تو | یافتم از خدا معین الدین

ہست ہند الولی عطائے رسول | نامِ پاکِ تو یا معین الدین

نیست اندوہ و غم مریدان را | اے معین جزا معین الدین

۹

چارۂ این حبیب بیچارہ
ساز بہر خدا معین الدین

یا معین الدین چشتی بادشاہ صوفیان — سالک راہ طریقت ہادی کل گمرہان

خود توئی کعبه توئی قبله توئی قبله نما — خود توئی حاجی مطوف سجده گاه عارفان

خود توئی عاشق توئی معشوق و محبوب خدا — خود توئی رشک گلستان خود توئی باغ جنان

خود توئی انسان کامل جامع جمله صفات — خود توئی نور و تجلی گشته پنهان و عیان

خود توئی معشوق یزدان زانکه حق داده خطاب — در جبین پاک تو هذا حبیب الله عیان

یا فتی قطب المشایخ خوش خطاب از مصطفی — مرکز پرکار وحدت خلوتی لامکان

خود توئی ابن علی یا خواجه هندالولی — یک نظر سوی گدا کن والی هندوستان

خواجه عثمان هرونی گفتا ترا غیب فقر — فخر گر بر فقر داری میسزد غوث زمان

آن آفتاب حسن بایوان برآمده
نی نی مسیح نہ طوطی پران برآمده

از کنج مختفی بظهور جمال خویش
آن واجب الوجود بامکان برآمده

ای فخر دین محب نبی چون شدی عیان
گر جلوهٔ تو نور سلیمان برآمده

شان محمد است علی نام پاک تو
حقا که حق بصورت انسان برآمده

۸

گاهی حبیب خسته و گاهی طبیب دل
گه خضر و گاه موسی عمران برآمده

۲۳۵

شوریدگان حضرت چشتیم آه آه
دیوانگان اهل بهشتیم آه آه

کردیم یاد او در دل خود صد هزار بار
بی قید یک نامه نوشتیم آه آه

هر دم طواف کعبهٔ ابروی او کنیم
ما روزه و نماز بهشتیم آه آه

کردیم آه و ناله و زد جوش بحر اشک
ما آب و گل ز عشق سرشتیم آه آه

جنت جمال یار جهنم فراق اوست
ور آتش فراق بکشتیم آه آه

مارا بزهد و تقوی طاعات نیست کاری
سوز و گداز و عشق و محبت بذوق و شوق
در یاد او ز جمله گذشتیم آه آه
اندر زمین دل همه کشتیم آه آه

گاهی جبیب خویش نگفتی دعا سلام
ای صد هزار نامه نوشتیم آه آه

۲۳۶

ردیف یای تحتانی

بت من بی نیازی جان گدازی
که می آید نظر هر دم نیازی
کنم سجده میان طاق ابرو
درین مسجد ادا کردم نمازی
رخت چون ماهتاب و مهر طلعت
قیامت قامتی فتنه طرازی
بت نکته نوازی نکته چینی
که حسنش دل فریبی جان گدازی

۲۳۷

جبیبم لیکه در عشقت اسیرم
بنام آن خدای کارسازی

ختم مرسل محمد عربی — ابطحی هاشمی و مطلبی

گفت خالق ترا رؤف رحیم — رحمة العالمین چه خوش لقبی

چون نه نازیم ما سیه کاران — شافع روز حشر لی سببی

نام پاک تو حرز اهل یقین — دافع الهم رافع الکربی

گفت حق از برای است تو — سبقت رحمتی علی غضبی

از عبادات سالها اولی است — گر پسندی یکی ز بی ادبی

کن بحال حبیب بیچاره
نظری یا قریشی النسبی

بی لطف کنی نه غمگساری — مردم به غمت ز بیقراری

گاهی نکنی بمن نگاهی — هر چند نمودم آه و زاری

اندرسرت عمر من بسر شد — تا کی صنما بانتظاری

نے قاصد و نامہ نے پیامے قربان تغافلم کہ داری

ارنی تو بگو کہ لن ترانی کی تاب جمال یار داری

مرہم نہ نہی چو بر دلِ من بیچارہ دلم چرا فگاری

ما سجدہ کنیم پیش آن بت زاہد تو نمازِ اگر گذاری

حال دل خستہ چون دہم شرح خون شد دل من بانتظاری

جانا نہ بیا کہ جان بلب شد در ہجر تو گل شدست خواری

بیچارہ حبیب را نہ پرسی
گاہے کہ چہ حال خویش داری
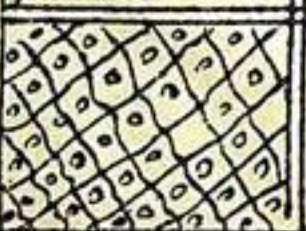
حافظ عالم اشرف آدم شان محمد ذات غنی

منبع عرفان خاصۂ یزدان نور نبی اولاد علی

حیدر اکرم سید اعظم سرور افخم باب مدینہ

شاه ولایت بحر هدایت فخر کرامت لحمک لحمی

آن خم ابرو دیده جادو چهره گلرو بینم یارب

شوق لقائک روحی فداک ارحم صفی خیرآبادی

هجر تو ای جان سوخته جانم وصل تو بخشد آب حیاتم

نحن مریض انت طبیبی نحن غریب انت نصیری

با دل نالان دیده گریان در سر تو سر گردانم

نحن حبیب انت محبی کیف بحالی انت بصیری

حضرت قطب المشایخ خواجه سید الولی — فاش میگویم توئی ابن علی ابن علی

شیر صحرائی طریقت شاه باز معرفت — فی الحقیقت تو شبیه شهسوار دلدلی

انتها نسبت قربت با مرتضی شد متصل — وصف پاکت می سزد گویم اگر نادعلی

ذکر میگوید حمایه ذاکران هر صبح و شام — بر درت سر خفی اخفی و قلبی و جلی

هر که از چشتی کند بیعت بهشتی میشود
شد حبیب چشتی را اینک ندا از هر ولی
مخمسات فارسی
٢٥
٥
عشق تو رہنمائے حریم جمال تست
بعد از فنائے خویش کہ این غنچہ میشگفت
در دیکه داد دولت دایم بدست مفت
چو روح در نظاره فنا گشت این بگفت
نظارهٔ جمال خدا جز خدا نکرد
خمسه
٢٤٢
٥
در یاد تو مستان ازل مدهوش شند
از عاقبت کار همه بی هوشند
چون باده ز مستی تو هر دم جوشند
ما میکوشیم و دیگران میکوشند
تا بخت گرا بود کرا خواهد دوست

مخمس

سیدی مرشدی و مولائی
کہ بہ حسن و جمال یکتائی
برمن خستہ رحم فرمائی
اے بسا شیر گان ترا آہوست
اے بسا دردگان ترا دوست

ہے بہت دل پہ میرے رنج و تعب
جلد پورا کرو میرا مطلب
کیجئے حاصل مرادین میری سب
اے بسا شیر گان ترا آہوست
اے بسا دردگان ترا دوست

اندنون ہون ذلیل و خوار و حزین
اور پریشان حال و دل غمگین
میرا تیری سوا کوئی نہین
اے بسا شیر گان ترا آہوست
اے بسا دردگان ترا دوست

یا محمد علی امام زمان
تیرا در چھوڑ کر مین جاؤن کہان

سیرے اس درد کی کرو درمان | ای بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

رحم کرو مجہپہ ابن بنت رسول | پئے ہذا الولی عطائے رسول

عرض حاجت غلام کی ہو قبول | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

تم بلا شک نبی کے نائب ہو | ہو مین فریاد داد کو پہونچو

دور سب دشمنونکو میری کرو | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

مین پریشان ہون شیخ حاضر باش | سخت حیران ہون شیخ حاضر باش

سینہ بریان ہون شیخ حاضر باش | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

در پڑ کی میرے رکھو اب شرم
شاہ تا کے یہ مجھ پہ ظلم و ستم

دو جہان سے کرو مجھے بے غم
اے بسا شیر گان ترا آہو ست

اے بسا دردگان ترا دار دست
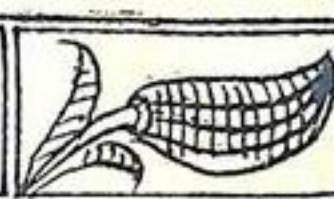
عاجز و ناتوان و خستہ حبیب
ایسے بیمار کی تمہی ہو طبیب

تیرے در کا غلام ہے وہ غریب
اے بسا شیر گان ترا آہو ست

اے بسا دردگان ترا دار دست

اب عدو کر رہا ہے ظلم و ستم
دور کر میرے سب یہ درد و الم

تیرے بندہ یہ مرشدِ عالم
اے بسا شیر گان ترا آہو ست

اے بسا دردگان ترا دار دست

رباعیات فارسی

۲۴۴

۲۶

انت سید انت حافظ انت پیر | انت یا شیخ المشایخ دستگیر
انت مولائی ندارم ما سواک | جز در پاک تو یار وشن ضمیر

رباعی

۲ — ۲۴۵

ای امام دو جہان حضرت حیدر مددی | نائب مملکت ختم پیمبر مددی
عاجز و بندہ و مسکینست حبیب کمتر | بہر اصغر مددی وز پے اکبر مددی

رباعی

۲ — ۲۴۶

اخی مصطفے با ما مدد کن | جناب مرتضے با ما مدد کن
بحال این حبیب دل شکستہ | بیا بہر خدا با ما مدد کن

رباعی

۲ — ۲۴۷

ایحافظ ہادی حق آگاہ مددی | وی وارث مرشدان فیجاہ مددی
برحال حبیب ناتوان و خستہ | للہ مددی دستگیر یا اللہ مددی

۲ رباعی ۲۴۸

کجا رفیق کجا ہمدمی کجا خویشی
کہ در طریق ادب کس ندارد اندیشی
نگردگاہ نگاہی صنم برای او
خطا چہ کرد حبیب کمینہ دلریشی

۲ رباعی ۲۴۹

علی شیر خدا با ما مدد کن
جناب مرتضیٰ با ما مدد کن
ہمین گوید حبیب ناتوانان
علی موسی رضا با ما مدد کن

۲ رباعی ۲۵۰

از رخ نقاب برکن یعنی ترا ببینم
سویم نگاہ افگن یعنی ترا ببینم
ای شیخ ہر دو عالم بر گور من چو آئی
شادیست بعد مردن یعنی ترا ببینم

۲ رباعی ۲۵۱

اے راہ نما بحر خدا راہ نما
راہی بنما چونکہ توئی راہ نما

تا کہ این حبیب ؐ کمراہ بنالد	عالم ہمہ گویند ترا راہ نما

۲ — **رباعی** — ۲۵۲

واقف اسرار شیخی رہنمائے طالبان	در جہان کس نیست صاحب چون محی الدین علے
حال خود را با کہ گویم با کہ گویم حال خود	داشتم ملجاء ما وا چون محمد چون علے

۲ — **اشعار** — ۲۵۳

اِنّی حبیبٌ مالی سِواکَ	یا شیخ اعظم روحی فِداکَ
اُنظُر اِلینا فی کلِّ وقتٍ	اِرحم علینا فی کلِّ حالٍ

۱ — **شعر** — ۲۵۴

ما پیر خدا او مصطفے را	دانیم یکے نہ فرق اصلا

شعر — ۲۵۵

ہر چہ می بنگرم در نظرم ہست دوست	نیست کسی غیر حق فاش بگو اوست اوست

۱ شعر ۲۵۶

هفتاد و هفت ساله و ده ماه و نه روز
سن شریف خواجه محمد علی ستاین

۱ شعر ۲۵۷

ایکه فرزند جناب مرتضی مولا توئی
یا معین الدین چشتی سرِ اعلی توئی

۱ شعر ۲۵۸

ای شیخ هر دو عالم نظرے کنی بحالم
من ذرۂ کمینه تو نور کبریائی

۱ شعر ۲۵۹

جانِ من زود بیا دیده بزیر پایت
بر دلم شور لب خنده لب سودایت

۱ شعر ۲۶۰

دنیا خواهم از تو نه عقبی طلبم
اے بار خدا از تو ترا می طلبم

۲۶۱ شعر ۱

چشم رحمت بکشا کن نظرے شاہانہ | لطف کن لطف کہ بیگانہ شود دیوانہ

۲۶۲ شعر ۱

حبیبا بہر سو دویدم بسے | ندیدم بغیر از تو دیگر کسے

تمت

در مطبع محمدی المرتضوی واقع بندر بمبئی درماہ

صفر المظفر سنہ ۱۳۰۹ ہجری النبوی

صلے اللہ علیہ وسلم طبع شد